قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین

کتاب مستطاب

خطائر القدس

المعروف بہ

رسالۂ عشق حقیقی

از تصنیفات ٨٠٣ھ

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین سید السادات

ولی الاکبر الصادق صدر الدین ابوالفتح

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

بسلسلہ مطبوعات کتبخانہ روضتین بزرگ شریف

بہ انتظام و توجہ خاص جناب معلی القاب نواب غوث یار جنگ بہادر دام اللہ اقبالہم

صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف و میر مجلس کتب خانہ روضتین

و بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام، اے۔ سی، ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

در انتظامی پریس کیسری بلڈنگ حیدرآباد دکن طبع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان من حرق قلوب اولیائہ المحبین المحبوبین
بنار عشقہ و شرفہم بتشریف قربہ ومشاھدتہ ووصالہ
فلہ الحمد حمداً کثیراً متوالیاً متواتراً دایما۔ والصلوٰۃ
والسلام علی التعین الاول والنور الاقدم سید الانبیاء
والمرسلین امام الاولیاء المقربین والاصفیاء المتقیین
الذی کان نبیاً وادم منجدل بین الماء والطین راحت
العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین
مصباح المقربین لہ الشافعت الکبری وبیدہ لواء الحمد
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ
اجمعین صلوٰۃ دایماً ابداً سرمدیا۔

تخلیق عالم کے باعث کے متعلق چند حدیثیں روایت کی گئی ہیں
جن کے اسناد محدثین کے نزدیک گو زیادہ قوی نہیں ہیں لیکن ان کو اس
کثرت سے اکابر علماء اور محققین صوفیہ روایت کرتے آئے ہیں کہ وہ بہ منزلہ
متواتر کے ہوگئی ہیں۔ ایک حدیث قدسی یہ ہے۔ "کنت کنزاً مخفیا

فاجببت ان اعرف فخلقت الخلق" (ترجمہ: میں گنج مخفی تھا مجھے محبوب ہوا کہ میں پہچانا جاوں پس میں نے خلق کو پیدا کیا)۔ دوسری بھی حدیث قدسی ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ "لولاك لما خلقت الخلق" (ترجمہ:۔ اگر آپ نہ ہوتے یعنی آپ کی آفرینش مقصود بالذات نہ ہوتی تو میں مخلوقات کو پیدا نہ کرتا)۔ ایک حدیث یہ بھی ہے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ "اول ماخلق اللہ نوری" (ترجمہ:۔ خداوند تبارک وتعالیٰ نے جس کو سب سے پہلے پیدا کیا وہ میرا نور تھا)۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کائنات کی تخلیق کا باعث حب ازلی تھا اور آفرینش سے مقصود بالذات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک تھی اور بقیہ تمام کائنات کی تخلیق بالواسطہ اور طفیل میں اور بعد ہوئی۔ پس بمقتضائے "جبلت القلوب علی حب من احسن الیہا" اور بفحوائے هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ تمام کائنات کے ذرہ ذرہ کو اس ذات پاک ازلی وابدی کی جانب دایماً مائل رہنا جبلی فطری لازمی اور اضطراری ہوا۔ محقق "دوانی لکھتے ہیں "اگر کسے دیدۂ اعتبار بکشائد وگرد سراپائے جہاں برآید واز ملاء اعلیٰ کہ از نفوس طبائع پاک اند بعالم افلاک آمد واز آنجا بمرکز خاک تنزل کند ہیچ ذرہ را از پرتو نور عشق خالی نیابد"۔ ولعمری محقق علیہ الرحمہ نے جو کہا نہایت صحیح کہا ہے

در ازل از خم عشقش قدحے درداند — زان فلک چرخ زنان گشت وزمین مست افتاد
قَدْ دَبَّ حُبُّكَ فِي الْأَشْيَاءِ اَجْمَعِهَا — مَا فِي الْوُجُوْدِ سِوَى مَنْ شَفَّهُ الشَّجَنُ
سرحب ازلی درہمہ اشیا ساریست — ورنہ برگل نزدے بلبل بیدل فریاد

خالق کائنات خود ارشاد فرماتا ہے۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ اور تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ -(ترجمہ:- اوس کی تسبیح کرتے ہیں یعنی پاکی بیان کرتے ہیں اور حمد و ثنا کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں۔ اور کوئی شئے ایسی نہیں ہے جو اوس کی حمد و ثنا نہ کرتی ہو) بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ لغوی حیثیت سے اللہ کا معنی وہ ذات ہے جس کی جانب سب جھکیں اور جس کے ساتھ محبت کرنے پر سب مجبول ہوں۔ غالباً اسی معنی کو پیش نظر رکھ کر حضرت قطب الوقت مولانا سید فضل رحمٰن گنج مراد آبادی قدس سرہ نے ایک مجلس میں جس میں میرے استاد حضرت مولانا حافظ شمس الضحیٰ صاحب بھی تھے فرمایا کہ اللہ کا معنی ہے "من موہن"۔ اللہ اللہ ؎

ہمہ سو روے تو بود و ہمہ رو سوے تو بود

تمام ذرات کائنات کو ذات پاک واجب الوجود کی جانب میلان کلی کا ہونا فطری اور اضطراری ہے۔ انسان بھی اسی کائنات کی ایک نوع ہے لیکن اس کی نوعیت بقیہ تمام کائنات کی نوعیت سے جداگانہ ہے اوسکو نفس اور جذبات دیئے گئے ہیں عقل دی گئی ہے ذہول کی صفت بھی دی گئی ہے شیطان بھی ساتھ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے دنیا میں آکر اوس کی فطرت اور عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور ہدایت کے لئے اوس کو ہادی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ بھولی باتوں کو اسے یاد دلائے اور اوس کے دل سے پردہ کو دور کرکے اللہ تعالیٰ سبحانہ کی محبت اور معرفت کا راستہ بتائے۔

ہر فرد پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا فرض عین ہے اور اوس کے ساتھ ساتھ اللہ اور رسول کی ایسی محبت جو کم از کم ہر دوسری شئے کی محبت پر غالب ہو واجب کر دی گئی ہے۔

چنانچہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے نہایت صراحت اور سخت تہدید کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے "قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ (ترجمہ: "اے پیغمبر" تم لوگوں سے کہدو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے عشایر واقارب اور تمہارے اموال جن کو تم نے کمایا ہے اور تمہاری تجارت جس کی کساد بازاری کا تم کو خوف ہے۔ اور تمہاری حویلیاں جو تمہیں مرغوب ہیں تو "اس وقت کا" انتظار کرو جب اللہ اپنا حکم بھیجے۔ اور اللہ نافرمانوں کی قوم کو راہ نہیں دیتا)۔ اس آیت شریف کے رو سے ہر شخص پر واجب ہے کہ باپ ماں بیٹے بیٹیوں بھائی بہنوں بیبیوں اموال واملاک تجارت اور ہر قسم کے کاروبار اور امکنہ اور باغ ویسا ئیں غرض ہر شئے کی محبت پر اللہ اور رسول کی محبت کو غالب رکھے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو حقیقی ہدایت سے محروم اور عذاب آخرت کا مستوجب ہوگا۔ اس آیت میں نفس وجان کی صراحت نہیں ہے۔ لیکن اللہ اور رسول کی راہ میں جہاد اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اپنی جان کی محبت پر بھی اللہ اور رسول کی محبت غالب نہ ہو۔ خلاصہ یہ کہ مومن پر واجب ہے کہ اپنی جان اور تمام زن وفرزند خویش واقربا اور اپنے ہر قسم کے تعلقات کی محبت پر اللہ اور رسول کی محبت کو غالب رکھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہی ارشاد ہے اور یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور تقریباً تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہے

"لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین" (ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اوس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ میں اوس کی اولاد اور اس کے ماں باپ اور تمام انسان سے اوس کے نزدیک زیادہ محبوب نہ ہوجاوں) مختصر یہ کہ اللہ اور رسول کی محبت عین ایمان ہے اور جس میں یہ نہیں اوس کا ایمان صرف نام کا ایمان ہے لاایمان لمن لامحبۃ لہ ؎

دوش دیوانہ چہ خوش می گفت ہر کرا عشق نیست ایماں نیست

اللہ اور رسول کی اس قدر محبت کہ ہر شئے کی محبت پر غالب رہے مومن کو عاقبت کے دار و گیر سے نجات دے گی اور اس کو اصحاب الیمین کے زمرہ میں شامل کردے گی لیکن یہ نیچے کا درجہ ہے۔ عشق و محبت کی انتہا نہیں ہے اور مقربین کا مقام اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ چنانچہ اللہ جل شانہ (من موہن) نے ارشاد فرمایا ہے "وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (اور ایمان والے اللہ کی محبت میں نہایت شدید ہیں) اور ان کے لئے یہ بشارت ہے "اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ (ترجمہ: بہ تحقیق جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اس پر انہوں نے استقامت کی اون پر اترتے ہیں فرشتے اور کہتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور بشارت ہو تم کو اوس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تھا۔ ہم ہیں تمہارے رفیق دنیا میں اور آخرت میں تم کو وہاں ہے جو جی چاہتے

تمہارا اور تم کو وہاں ہے جو منگواؤ۔ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان کی)۔ یہ بشارت ہے عاشقاں و محباں و محبوبان خدا کو۔ غلبہ محبت میں عاشق کی تمام طبعی کثافتیں جل جاتی ہیں اور اس کی نظر میں سوائے معشوق کے کچھ باقی نہیں رہتا محقق دوانی لکھتے ہیں " ہر جا کہ خورشید جہاں افروز عشق بحکم وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا از افق روح انسانی برآید ظلمات کثافت طبیعت روئے بہ مغرب افول نہادہ راہ عدم پیماید و ہر کجا آتش عالم سوز شوق کہ لَاتُبْقِیْ وَلَاتَذَرُ وصف الحال اوست در صحرائے وجود در گیرد ارضیات طبیعت را بکلی بسوزاند[۵]

آتش عشق تو ام خرمن پندار بسوخت تن و جان و دل و دیں جملہ بیکبار بسوخت[۵]"

دنیا و دین و صبر و ہوش از من برفت اندر غمش جائیکہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام را

سچ ہے اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً عشق و محبت میں بڑھتے بڑھتے عاشق کو تمام کائنات سے ذہول ہو جاتا ہے اور اوس کے نفس و قلب و روح اور اُس کے تمام وجود میں سوائے معشوق کے کچھ باقی نہیں رہتا۔[۵]

عشق آمد و شد چو خونم اندر رگ و پوست تا کرد مرا تہی و پر کرد ز دوست

اجزائے وجودم ہمگی دوست گرفت نام است و نشاں بر من و باقی ہمہ اوست

انسان کو طلب حق سے روکنے والی اور راستے میں مائل ہونے والی چار چیزیں ہیں دنیا خلق نفس اور شیطان لیکن عشق الٰہی جب اوس کے وجود میں بھر جاتا ہے تو کسی چیز کو اوسمیں مساغ نہیں رہتا اور ایسوں ہی کے شان میں ارشاد ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ۔ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہٗ اسمار الاسرار کے سمر سی و نہم میں فرماتے ہیں " اما نیک بخشے کہ در اصل خلقت او را محب و محبوب آفریدہ است دنیا چہ وزن دارد کہ پابند

راہ مطلوب شود...... خلق ہمانست کہ ایں شخص یکے از ایشان است۔ تغیر وزوال از نفس خویش احساس درستے میکند چگونہ باشد ایں چنیں لاثباتے ولااعتبارے طالب ومحب ومشتاق را مانع از راہ قدیم ازلی وابدی آید۔ شیطان نقش بندی در نفس کند ورنگ آمیزی نماید عنقریب آن نماند ونیاید ہر حظے کہ حسی بود ہم بیکبار رغبت وجود خود بربست چہ صورت باشد بکدام معنی مانع وپابند محب شود۔ مجنوں را از عشق لیلی کہ باز آرد وچگونہ باشد بغیر لیلی پردازد"

تصوف عشق ومحبت الٰہی ہی کا نام ہے۔ جس طرح من احب شیئاً اکثر ذکرہ یعنی جسکے دل میں کسی کی محبت ہوتی اوس کا ذکر وہ ہمیشہ کیا کرتا ہے صحیح ہے اوسی طرح اوسکا ضد بھی صحیح ہے یعنی اگر کوئی کسی کا ذکر خیر ہر وقت کرتا ہے تو اوسکی محبت دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ عشق کی حد تک پہنچ جاتی ہے پیر طریقت عشق ومحبت ہی کی راہ سے طالب صادق کو لیجاتا ہے اور منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔ جو اصل خلقت میں "محب ومحبوب" پیدا ہوئے ہیں وہ نہایت تیزی سے چلکر بہت جلد پہنچ جاتے ہیں لیکن جو ایسی بالغ فطری استعداد نہیں رکھتے لیکن طلب میں صادق اور ارادہ میں مستقیم ہیں پیر کامل مجاہدہ اور ریاضت ذکر اذکار اشغال فرائض اور نوافل سے اونکے دل میں محبت کی آگ کو جو کثافت طبعی اور دنیا اور نفس کے تلوث کے خاکستر کے نیچے دبی اور ڈھکی ہوتی ہے بھڑکا دیتا ہے۔ وہ تیز سے تیز تر ہوتی جاتی ہے اور فنائیت تک پہنچا دیتی ہے۔ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہٗ کا مسلک خصوصیت کے ساتھ عشق ومحبت ہی کا مسلک ہے۔ چنانچہ خود اونکے پیر خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ ؎

ہر کو مرید سید گیسو دراز شد　　واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد

لیکن محبت کی راہ پرخطر ہے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز

ہے نہایت دشوار گزار ہے اور اس میں نشیب و فراز بکثرت ہیں۔ ؎

کیف الوصول الی سعاد و دونہا　　قلل الجبال و دونھن حیوف

ایک جانب معشوق بے نیاز اور غنی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ وہ بے پروا بھی ہے اوس کو کسی کی مطلق پروا نہیں خلقت ھولاء للجنۃ ولا ابالی وخلقت ھولاء للنار ولا ابالی وہ غیور بھی ہے دوسری جانب عاشق کے دل میں محبت کی ایسی تیز آگ مشتعل رہتی ہے کہ جہنم کے آگ کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ ؎

وفی قلب المحب نار ہوی　　احر نار الجحیم ابردھا

اور بے انتہا بے صبری اسکے لوازمات میں ہے۔ اس لئے قدم قدم پر لغزش کا اندیشہ رہتا ہے سب سے بڑھکر یہ کہ محبت الٰہی ہی بکار آمد معتبر اور موصل الی المقصود ہے جو اتباع نبوی اور شریعت مصطفوی کی زنجیر میں جکڑی ہوئی ہو قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور عشق کے جنون میں جب ہوش و حواس عقل سمجھ سب رخصت ہو چکے ہوتے ہیں یہ نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔ ؎

بر کفے جام شریعت بر کفے سندان عشق　　ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

ان باتوں کو پیش نظر رکھکر بعض اکابر طریقت نے ضرورت محسوس کی کہ عشق و محبت الٰہی کے اطوار و منازل کے متعلق کتابیں تصنیف کریں جو عاشقوں اور طالبوں کو مشعل ہدایت کا کام دیں۔ چونکہ حب ازلی اور حقیقت محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لازم و ملزوم ہیں اس لئے عشق و محبت کے منازل و اطوار کے ساتھ حقیقت محمدی کو ایک حد تک بیان کرنے سے چارہ نہ ہوسکا اور ان تصانیف میں اس کے اسرار و رموز بھی بیان کئے گئے۔

ان مضامین پر سب سے پہلی تصنیف امام احمد غزالی کی "سوانح" ہے یہ کتاب مختصر اور نہایت غامض اور عسیر الفہم ہے۔ اس میں گویا دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے حظائر القدس

میں حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ "شیخ احمد غزالی در سوانح کہ دست موزہ ہر روندہ و رسیدہ است وایم اللہ خوش عشقبازی کہ در آں مختصر او باختہ است ......" خواجہ صاحب نے یہ کتاب مریدوں کو بارہا سبقاً سبقاً پڑھائی اور اون کے فرزند اکبر حضرت سید اکبر حسینی علیہ الرحمہ نے اون سے پڑھکر اور اون سے اجازت لے کر اسکی شرح لکھی۔ اسکے بعد حضرت قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ نے "رسالہ عشقیہ" تصنیف کیا۔ یہ بزرگ حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر السہروردی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء نے فرمایا ہے۔ "قاضی حمید الدین پیشوائے عاشقاں بود" یہ کتاب بھی نہایت غامض ہے لیکن کسی قدر بسط کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ کسی اہل ذوق نے جزاہ اللہ خیر الجزا حیدرآباد دکن میں طبع کرایا تھا اور اُس کے بعد ایک مرد صالح متقی درویش حافظ مولوی یٰسین علی مرحوم نے دہلی میں طبع کرایا۔ اسکے بعد حضرت فخر الدین عراقی قدس سرہ نے "لمعات" تصنیف کی۔ یہ کتاب نہایت لطیف اور دلکش طریقہ پر لکھی گئی ہے اور عرفائے صوفیہ میں نہایت مقبول ہوئی بزرگوں نے اس کی شرحیں لکھیں چنانچہ پہلی شرح حضرت سید نعمت اللہ ولی کرمانی علیہ الرحمہ نے لکھی۔ ایک شرح مولانا جامی نے بھی لکھی (یہ دہلی میں چھپی ہے) ایک شرح حضرت نظام الدین تھانیسری نے لکھی۔ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز علیہ الرحمہ کو یہ کتاب نہایت پسند تھی اپنی تصانیف میں اس کے مضامین اور اشعار کو جابجا نقل کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کی کتاب مستطاب **حظائر القدس** ہے جو اب طبع ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ عجیب و غریب اور نہایت بلند پایہ کتاب ہے۔ اطوار و منازل عشق الٰہی اور اسرار و رموز حقیقت محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے خاص طرز پر اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ کسی دوسری تصنیف میں اوسکی

نظیر نہیں ملتی حقیقت یہ ہے کہ جیسے بلند پایہ مصنف ہیں ویسی ہی بلند پایہ اون کی تصنیف ہے۔ سنہ ۸۰۰ ہجری میں امیر تیمور نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اوس کے دہلی پہنچنے سے پہلے خواجہ صاحب دہلی سے گجرات روانہ ہو گئے۔ یہ کتاب اسی سفر میں لکھی گئی اور جیسا کہ خود کتاب کے آخر میں بیان کیا ہے روز دوشنبہ پانزدہم جمادی الاخر ۸۰۳ ہجری کو اس کو ختم کیا۔ اون کی تحریر سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اون کے فرزند اکبر حضرت سید اکبر حسینی کے ایما سے اس کی تحریر ختم کی گئی ورنہ معلوم نہیں کہ اور کس قدر لکھواتے نفس کتاب کے ختم کے بعد ایک فصل زیادہ فرمادی ہے جس میں عشق کے متعدد اور مختلف مظاہر کو نہایت اختصار سے بعید لطیف پیرایہ میں بیان فرمادیا ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ ہم کو اس کتاب کے سمجھنے کا فہم اور اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کتاب کے نسخے نہایت کمیاب ہیں۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں اس کے دو نسخے ہیں ایک ۱۰۶۰ھ کا لکھا ہوا اور دوسرا ۱۳۰۱ھ کا۔ میں نے ۱۳۵۰ھ میں ان دونوں نسخوں کے باہم مقابلہ سے ایک کاتب کے ذریعہ نقل لی اور خود مقابلہ کر کے جہاں تک ممکن ہوا تصحیح کی۔ دونوں نسخوں کی کتابت چونکہ غلط تھی اور وہ کرم خوردہ بھی ہیں اس لئے میرے نقل کنایندہ نسخہ کی مکمل طور پر تصحیح نہ ہو سکی۔ کلکتہ کے رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے کتاب خانہ میں بھی اس کتاب کا ایک نسخہ ہے۔ میں نے اوسکو حاصل کیا اور اسکے مقابلہ سے اپنے نقل کنایندہ نسخہ کی جہاں تک ممکن ہوا تصحیح کی لیکن سوسائٹی کا وہ نسخہ نامکمل تھا اور نفس کتاب کا تقریباً صرف دو ثلث ہی تھا اس لئے ثلث آخر کی تصحیح نہ ہو سکی۔ سال حال میں سررشتہ امور مذہبی نے پندرہ سولہ سال پیشتر کا ایک نقل کیا ہوا نسخہ کتبخانہ روضتین گلبرگہ میں بھیجا وہاں سے وہ میرے پاس آیا۔ اسکی کتابت نہایت بدخط ہے اور جابجا غلطیاں بھی ہیں۔ یہ معلوم نہ ہوا

کہ کس نسخہ سے یہ نقل لی گئی تھی لیکن اس نقل سے یہ فائدہ ہوا کہ میری کتاب کے ثلث آخر میں جس کی تصحیح کلکتہ کے کتاب سے نہیں ہوسکی تھی اور کتبخانہ آصفیہ کے نسخوں کے کرم خوردہ ہونے سے جہاں جہاں الفاظ نقل نہیں ہوسکے تھے اون کی تکمیل ہوگئی۔ پھر بھی مکمل تصحیح جیسی کہ چاہیئے تھی نہیں ہوسکی اور بعض بعض جگہ الفاظ مشکوک رہ گئے۔ میں نے سنا کہ گلبرگہ شریف میں ایک بزرگ کے پاس بھی اس کتاب کا ایک نسخہ ہے لیکن وہ مجھے نہ مل سکا ورنہ ممکن تھا کہ اوس کے مقابلہ سے میری کتاب میں جو الفاظ تصحیح سے رہ گئے تھے اون کی تصحیح ہوجاتی۔ بہرحال نہایت کدوکاوش کے بعد میرے نقل لیئے ہوئے نسخہ کی جس قدر تصحیح ہوسکی اوس پر قناعت کی گئی اور اوس سے کتاب طبع کرادی گئی۔

اس کتاب کو طبع کرنے کا خیال تقریباً پچیس سال ہوئے نواب فضیلت جنگ بہادر مولانا انوار اللہ خاں صاحب معین المہام وصدر الصدور امور مذہبی سرکار عالی کو پیدا ہوا چنانچہ اونہوں نے اس کی طباعت کا حکم بھی دے دیا تھا مگر اون کا انتقال ہوگیا اور یہ کارروائی رہ گئی۔ سررشتہ امور مذہبی سے جو نقل کردہ نسخہ کتب خانہ روضتین کو بھیجا گیا اور جس کا ذکر ابھی اوپر ہوا ہے غالباً اوسی حکم کے ضمن میں نقل کیا گیا ہوگا۔ مولانا انوار اللہ خاں علیہ الرحمہ کی رحلت کے بعد سررشتہ امور مذہبی نے اس کتاب کی طباعت کی کارروائی ختم کردی تھی مگر بفحوائے کل امر مرہون باوقاتہا اوس کا وقت اب آیا۔ اس کے طبع اور نشر کی سعادت ہمارے نہایت محترم دوست **نواب غوث یار جنگ بہادر** دام اللہ عمرہم واقبالہم صوبہ دار صوبہ (کمشنر ڈیویژن) گلبرگہ کے حصہ میں مقدر تھی کہ اونکے توجہ خاص اور اون کے حسن انتظام

کی بدولت یہ کتاب طبع ہوسکی۔ چند سال سے گلبرگہ شریف کے روضہ بزرگ اور روضہ خورد کا انتظام صوبہ دار کے نگرانی میں دے دیا گیا ہے۔ اوسی سلسلہ میں تین سال سے نواب غوث یار جنگ بہادر کے ہاتھ میں عنان انتظام ہے اس قلیل مدت میں انہوں نے جو نمایاں ترقی کر دکھائی اوس کے بیان کا یہاں موقع نہیں ہے۔ لیکن یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ اونہوں نے ایک کتابخانہ بھی قائم کیا ہے۔ حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسودراز علیہ الرحمہ کے روضہ کو روضۂ بزرگ کہتے ہیں اور اون کے فرزند اصغر حضرت سید اصغر حسینی کے صاحبزادہ حضرت قبول اللہ حسینی کے روضہ کو روضہ خورد کہتے ہیں۔ دونوں کی جاگیریں علٰحدہ علٰحدہ ہیں مجموعی طور پر ان دونوں روضوں کو اختصار کے لئے روضتین کہتے ہیں۔ ہر روضہ سے متعلق ایک کتاب خانہ بھی تھا جن میں دستبرد زمانہ سے بچکر چند کتابیں رہ گئی تھیں مگر وہ بھی روز بروز تلف ہوتی جا رہی تھیں نواب غوث یار جنگ بہادر نے دونوں روضوں کی سجادہ نشین صاحبوں کی رضا سے ان کتابوں کو ایک جگہ جمع کرکے بنام "کتب خانہ روضتین" ایک کتاب خانہ قائم کر دیا ہے اور اوس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے جس کے وہ صدر ہیں۔ مزید احتیاط کے لئے ناظم صاحب امور مذہبی کی نگرانی بھی قائم کر دی ہے۔ اس کتاب خانہ کے متعلق کوشش یہ ہے کہ جس قدر کتابیں خصوصاً خواجہ صاحب اور اون کے فرزندوں کی تصانیف جس مناسب طریقہ پر مل سکیں فراہم کرکے کتاب خانہ میں جمع کی جائیں اور جیسے جیسے رقم کا انتظام ہوتا جائے اور موقع ملتا جائے خواجہ صاحب اور اون کے فرزندوں کی تصانیف کی طبع اور اشاعت بھی ہوتی جائے۔ چنانچہ نواب غوث یار جنگ بہادر کی توجہ و انتظام سے خواجہ صاحب کی کتاب ترجمہ **آداب المریدین**

گزشتہ سال طبع ہوکر شائع ہوچکی ہے۔ اور اوسی سلسلہ میں نواب صاحب بالقابہم کی حسن توجہ اور انتظام سے اب یہ کتاب **حظائر القدس** طبع کی گئی۔ کتب خانہ روضتین کے مہتمم اعزازی ہمارے عالم فاضل متقی پرہیزگار صالح عابد زاہد دوست مولانا حافظ قاری **محمد حامد صدیقی** صاحب پروفیسر عربی گلبرگہ کالج سلمہ اللہ تعالیٰ ہیں اور کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ انہیں کی تحریک پر نواب غوث یار جنگ بہادر اور معزز اراکین کمیٹی نے اس کتاب کی طباعت کے کام کا سے

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

اور میں نے اپنی نقل لی ہوئی اور تصحیح کی ہوئی کتاب سے طبع کرانے کا شرف اور سعادت حاصل کی۔ جزاھما اللہ سبحانہ و تعالیٰ خیر الجزا۔

اللھم حرق قلوبنا بنار عشقك وارزقنا الانقطاع عما سواك وصل وسلم وبارك علی خاتم النبین سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین

خاکسار

سید عطا حسین

لنگم پلی۔ حیدرآباد دکن
۲۹ رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ روز پنجشنبہ

وَالَّذِینَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ

حظائر القدس

المعروف بہ

رسالۂ عشق حقیقی

تصنیف ۸۰۳ ہجری

از تصنیفات

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین
حضرت سید السادات ولی الاکبر الصادق صدر الدین ابو الفتح
سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی
قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1282/6

الحمد للہ مضئ الشمس منور القمر مظہر الملاک مصور البشر محسن الحسان متملح الملاح مزین الوجوہ مملح الشفاہ فسبحان من زین تلک الصور والاشکال بحلی الغنج والدلال وتنبل الخدود والجباہ بوسم الشامۃ ووضع الخال وجعل حرکات اطراف الظراف حین المشیۃ والکلام ووقت الجلسۃ والابتسام کالملح فی الطعام وکالکحل فی العین المستورات فی الخیام بحیث تدعو وتنادی کالشمعۃ المفراش لارباب البصیرۃ واہل الجاش حی علی النقل من الفتوح ببذل النفس والروح فای ذی سعادۃ وبخت وای ذی سلطنۃ وتخت یحسن راسہ بہذہ التاج ویبھی شعارہ بہذہ الدیباج فسبحان خالق الارض والسماء وواھب الحسن والبھاء یزید فی الخلق ما یشاءُ

والصلوٰۃ علی رسولہ سید الرسل الہادی الی السبل المخصوص من بین الارباب بالخطاب المستطاب المحبوب الحب بل حب الحب یسعی فی طلب ربہ لغلبۃ شوقہ وحرارۃ حبہ فعرق جبینتہ مسنح یمینہ فانحدر منہ علی اراضی الطیبۃ من قلوب عبادہ الصفیۃ الصفویۃ فنبتت عشب العشق وکلاء الولاء وبتلک النضارۃ والخضرۃ والبہاء اخذ کل قسمۃ من دن الحبیب کما قیل -

مصراع

؎ وللارض من کاس الکرام الصیب ؎

فمنهم من قوی أصله وتطاول وتناثر فرعه وتمایل وتکاثر ثمره و تکامل تلك الدوحة عند العرفاء کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السمآء فبذر البذر وظهر الزرع فکثر ثمر زرع فحصد حتی یبقی ببقاء دین احمد علیه السلام قال الله تعالی قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ الله ینبئ علی فوق لنا بالاعلان والافصاح محمد علیه من التحیة تمجد مؤید وعلی اصحابه واحبابه واهله وولده بنعت مخلد ووصف مؤبد اللهم اعصم بحرمة نبیك احقر خلیقتك واذل ذریتك عما لایعنیه

امّا بعد پس حادثۂ مغل از خویش و خویشان بوده می آید طرف بهروالانظاره از تنگ دلی بجان آمده زبان وقت کلمۂ چند ذوق آمیز ونکاتے چند شوق انگیز در مراتب و درجات عشق اگرچه این بیان از حد تقریر وتحریر بیرون است از انچه لمولٰ از عالم بیچون وچگون است املا کرد چنانکه یکے هزیان گوئے در خلوت خویش با خود سخنانے هزیان گوید این گفتار ما را بدان میزان اوزانے باشد.

بدانکه **عشق** سه حرفیست صحیح است معتل و مضاعف مهموز نیست سه حرفیست ابتدائے ووسطی وانتہائے باید ۳ حرفیست ـ **عاشق معشوق عشق** باید آنگاه سه چیز جمع شود صحیح است و لے باصحت باید نفسے سلامتے باید جانے باصفوت باید ـ معتل نیست عشق بے سببے علتے باشد محل وغیر محل تا نه اندیشد خود بیاید وخود برود وبباز گردانیدن باز نگردد ـ

عشق ۳ حرفیست عین شرکتست **عشق** اول او عین است عین از مبداء

---

[۱] التسلیم

مخارج است موجب ہر موجودے عشق آمد خاجبتُ ان اُعرف فلذا خلقت الخلق ہمیں حکایت کرد۔ عشق با صحت آمدہ است معلول بعلت مادری و پدری نیست۔ عشق خودزاد است۔ عشق مضاعف نیست خطیہ او وحدہ لاشریك له باشد جنسیت قربت بدان فرد حقیقی چگونہ متصور باشد واز کجا ضم توان کرد لیس کمثلہ شیء گرہ ہارا کشادہ وہمہ بند ہارا گستہ است۔

عین

عین آئینہ زانو باشد ہیچ حیوانے بے قوت آئینہ زانو شستے نتواند کرد ہیچ سالکے سایرے روندہ و باشدہ بے عشق نتواند نشست نتواند خاست نتواند رفت اگر عشق نبودے فلک نگردیدے وحیوانے نزائیدے سبزہ نروئیدے انسان نپرورئیدے خدا چنانچہ خود است نشناختے و چنانچہ خود است ندیدے۔

عین چشم را گویند اگر عشق نبودے ہیچ جمالے در معکس چشم پیدا نیامدے اگر عشق نبودے مردم چہ دیدے ہر چہ بعین دیدے بعکس عشق دیدے میدانی می بینی آنچہ تو آن را منظور خود دانستی جز آن نبودہ است کہ عکس در چشم تو پیدا آمد دل آنرا بچشم خویش دید از ان سببے وعلے رہ بر وقتے این رباعی خواندہ۔

رباعی

چشمے دارم ہمہ پر از صورت دوست	با دیدہ مرا خوشست چون دوست دروست
از دیدہ و دوست فرق کردن نہ نکوست	یا اوست بجائے دیدہ یا دیدہ ہموست

ای محمد چہ نیکوست ہاں چہ نکوست آہ ہموست ہموست ہموست۔

عشق عین چشمہ باشد آنرا کہ چشمہ آب خوانی یُسقیٰ بماءٍ واحدٍ ونفضّل بعضھا علی بعضٍ فی الاُکلِ بنگر کہ عشق اینجا چہ باختست وکدام صورتگری از چہرہ غیب پیدا آوردہ است یکے را نیشکر خواند ویکے را حنظل تحفہ دیگر مزہ ہم دگر ساختہ است

انجو بہ دگر خاصیتے واثرے دگر ہم آنکہ یُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِدٍ معنی داشت عجب کارے۔ فرد آ تجلے شود یک لکہ بیست چہار ہزار پیغمبران از فہم او بیرون باشند مگر خاتم الانبیا اکنون دانستی رنگا میزی عشق را انہا یتی نیست تفصیل چہ معنی دارد تبدل و تحول چہ صورت بندد۔

عین ذات شے را گویند لاحول ولا قوۃ الا باللہ من حق تعالیٰ را عین اشیا چون گویم گوئندہ نمیداند چہ میگوید شنوندہ چہ فہم بر دای ملحد زندیقے یُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِدٍ فہم نکردی وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ندانستی بکدام فہم عین الاشیا گفتی چہ گفتار است کجا افتادم چون عین ذات شخص باشد عشق بہمہ صور واشکال متشکل بود عجب نکتہ موہومے دعجب جزوی لا یتجزی کہ انواع تجلیات اورا نہایتے پیدا نباشد و غایتے متصور نگردد۔

عین آفتاب را گویند آفتاب یکے را منعکس افتد یکے را منفذ آفتاب ہمہ انواع لمعات دارد خشبوئے راگندہ سازد گندہ را خوشبوئے با ہمہ محیط است جہان بنور او روشن است اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نشان میدہد اورا جز بد و نتوان دید باصرۂ مردم از عین شمس فیض گیرد او را بد و بیند آفتاب سلطان سیارگان است او سلطانی دارد او قہرے دارد او بہرے دارد ز ہرے دارد تابش آفتاب را ہمہ باید تا ہم از درِ او فیضے تواند گرفت عشق تمام رو بکس نمودست آفتاب بر آید فرو شیند بخصلت خویش و صفت خویش بریک حالت نماند گاہ بر آید بکسوت حوا گاہ بر آید بصورت آدم مجنون جمال خود را در لیلے میدید ہم از آن میخواست با لیلے یکے گردد اشتیاق ہم از زین گریبان سر بر کرد احتراق ہم از ینجا دامن گیر شد آفتاب بر اید بچراغ احتیاج نماند چراغ بسوزند کار نیاید زیب ندھد

شعر

کل الجمال غدا لوجہک مجملاً — لکنہ فی العالمین مفصلاً

آفتاب سہ فصل دارد در زمستان تابشے دگر نہد و در تابستان سلطانی دگر

نماید در بہارستان جلوہ دگرگون میبخشد برین مثال رنگ آمیزئی عشق را تصور کن پیدا
باشد کہ عاشق از عشق تنگ آید و گاہ بود اگر شمۂ ازان حرقت در خود کم بیند نزدیک باشد
کہ زہرہ اش عیب آرد۔ آفتاب گرم خشک است سوزندہ است عشق ہمین عمل می بازد
عاشق را لب خشک چشم تر سینہ گرم دم سرد تنے نزار آفتاب ہمین عمل آموخت است آفتاب
جہان را روشن کرد است چراغ عالمیان است مبصر بصر است گاہ باشد عشق در عاشق
چنان نہان بود کہ عاشق خود را فارغ ہیغم شدہ داند فجاۃً بغتۃً چنان در گیرد کہ
کارش بجان افتد آفتاب نقاب بر رخ کشد فاقد البصر گمان برد کہ شب افتاد ہر آئینہ
او را از وے جز حرارتے نصیب نبود نادانے دگر ہم گوید کہ آفتاب پوشیدہ شد او نمی
داند کہ پارۂ ابر او را حجاب نتواند شد اما تو محجوبی او آن جمال ندارد کہ بگفت گویندہ
و بگفتار سازندہ چیزے ازان کم آید او در ہر بابے بہر فصلے بکمال خود است و بجمال
خود تو آفتاب را بچشم خویش می بینی پس آنکہ فیض از نور آفتاب میگیری آنکہ این ہم
تو بینی از وچہ توانی دید لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ بر سر چہار سو بازار ندا میدہد
وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ توقیع نو امیدی در گلوئے ہر یکے
می بندد۔

عین آئینہ را ہم گویند قدیم خواست خود را خود بیند خود را خود چنانکہ
خود ست نمی توان دید صورتے را کہ شفاف صاف عکس پذیر صفت او باشد
احداث می بایست کرد دران محدث قدیم عکس جمال خود نظارہ کرد خود را از
دیگران مشتاق تر یافت دبدبہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ را علم افراخت محی الدین
ابن اعرابی از سر نادانی گوید ما الکل مفتقر وما الکل مستغنی نگر
احتیاج من خود را خود از برائے خود از بہر خود غیر خود سازم کہ عین خود را
معکوس ظاہر کنم بینہما وہم دوئی اندازم احسنت ہلا انصاف تو گوئی

ذیلی

ما الکلّ مفتقر وما الکل مستغنی آفتاب خود را خود شناسد اما خود را خود نہ بیند مگر صفا آب را نظارہ کند از آئینہ چند فہم خیزد آنکہ روے خود را در آئینہ می بیند عکس خود را میبیند نہ عین خود را و آن عکس کہ می بیند آن عکس دیگر است کہ از شعاع باصرہ او منشعب می شود اکنون بہ بینی کہ عین آفتاب کہ دیدہ در آئینہ چہ رخ نمود و از ہمہ بیگانہ مرا و ترا با او چہ آشنائی کہ در اصل با او نسبتے نداریم عشق قدوسی و سبوحی من و تو مختاری و صلصالی۔

عین عشق نشان از عیان ہم دہد ہر کہ عاشق شد باوّل عشق بعین عیان رسید بحق شیخ سخن ستانہ میرود اگر عاشق باشی بدانے۔

عین جاسوس را نیز گویند شنیدہ صفت ابو الحسن نوری انہ یقال لہ فی المشائخ جاسوس القلوب انہ یدخل فی القلوب و یخرج حیث لا یحس ولا یعرف معلوم عشق وَاللّٰہُ مِن وَّرَائِہِم مُّحِیطٌ باشد وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔ اَنْطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ کشادہ میگوید من ہمہ و از ہمہ و در ہمہ چگونہ بود کہ ہمہ چیز را من ندانم اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ تعلیمے درستی میکند اکنون ہان وہان تو ہش باش اگر خطرہ غیر عشق در دل تو آید خطیر کارے بود و عظیم روزگارے ترسم کہ بشرمساری و بگرفتاری قدم نہادہ باشی مجنون بخیال لیلے قرار خواست گرفت خیالش آن سزا کرد کہ از دولت حقیقت وصال بحرمان رہ برد۔ استحلاء الطاعۃ ثمرۃ الوحشۃ من اللّٰہ جاسوس می بیند نیکو می داند خبر محبوب میرساند کہ عاشق در خیال صورت محبوب چنان دنبال دارد کہ از ہمہ چیز غشاوہ قناعت بر چشم دل پوشیدہ است ورنہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ چہ می آموزد فان لم تکن تراہ فانہ یراک میگوید اگر ہیچ نیست کم از آنکہ وہمی و خیالے حالے و مالے عاشقے را لابعد تازیانہ رنجانید

ملا۔ ن ک ودیکی بر نیامده چه باشد میگوید در وہم من آن بود که معشوق حالت ایذا شهود دقت مع ولم بدان مشغول ازالم که خبر یابد و نفس ازان چه احساس کند

غزل

من رفته ام ز خویش درون و برون نه ام
از من مرا طلب تو کمن من کنون نه ام
چون لحم و دم شده است مرا عشق تو بدانک
من مغز و استخوان و دگر پوست و خون نه ام
با دوست چون یکی شده ام چیست وصل و ہجر
ہستم ہمان که بودم ازان کم فزون نه ام
کس پرسد از محمد چونی چه گونه
بیچون چگون چه گوید چو نم چگونه ام
استغفر الله پے یک بیت خانه پر از ابیات شد راست گفته اند

ن بجن الحدیث شیخو نے روزے این آیت اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی صورت تجلی بر محمد صلی الله علیه وسلم رد نمود ازان ذوق دست و پاے میزد بدین وہم که محبوب من نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ نشانے میدہد و مرا بجو د نزدیک میخواند و میگوید بیت

از بعد مکن شکایت ای خسته جگر کز غایت قرب می نه بینے ما را

خیمۂ در دریا زوند تمام جامۂ خیمه تشرب دریا شد و مع ہذا خیمه از تشنگی نالد معشوقه نشان دہد دوری تو از غلط تست و قربت من بحقیقت حق عاشق چگونه از خود بدر نرود و از شورش و غوغا چه کم آید آرے لکل بادة صولة

ولکل بادۃ دولۃ

برعین عشق عین روانیست الحق لا یستوی شئ ہمیں غمزہ زدہ است الحق لشدۃ ظہورہ خفی ہمیں نقطہ برعین شد میان احمد و احد چہ تفاوت کند جز یک میم صفرے کہ درمیان وہمے زدہ است اوئی دمنی پیدا آوردہ است تا محمد فریاد برآورد لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك سنائی خود ستائی کردہ است از بیگانگی بیگانگی آمدہ است میگوید ؎

از احمد تا احد بیسے نیست میمی بمیان حجاب معنیست

عجب کارے بر لعل موہوم نقطہ متوہم بناز و کرشمہ زدہ است دعوی حسنے وملاحتے پیدا آوردہ است بیچارہ شاعر چہ بر حقیقت معنی بلطف طبع خویش اطلاع یافتہ میگوید شعر

فالوجہ مثل الصبح مبیض والخال مثل اللیل مسود

ضدان لما استجمعا حسنا والضد یظہر حسنہ الضد

حبشی سفید بنود ختنی نمک ندارد تو سفید با حلاوت نمکے تمام داری آنکہ میخواہد جمال جہانرا بچشم جہان آرائے نظارہ کند کفر و ایمانرا بہانہ ساخت و از ہر یکے علمے برافراخت وخود بینہما بلا خلاف ونفاق وتردد و اختلاف کند بیت

بوالعجب کاریست بس طرفہ رہے گاہ من او باشم و او من گہے

بسیار بود کہ عشق در وجود عاشق کمین زدہ باشد و عاشق خود را ازان فارغ و بیگانہ داند گوید عشق راندانم واز و خبرے ندارم بلکہ دو عداوت و آتش فرقت درمیان انگیزد و تیز تر افروزد و میگوید خونابہ دشمنی کشتست آن ہمہ دوست کانیہا شنیدہ پیشتر گفتہ ام یدخل ویخرج ولا یحس ولا یعرف حکیم سنائے حکمت میبازد و شیوہ خوشی می سازد بیت

کفرودین ہردو در رہت پویان وحدہٗ لاشریک لہٗ گویان
عالم را صورت چہرہ تصور کن یکذات ویکیتن دان وبروا این قصہ انجون
الانسان عالم صغیر کما ان العالم انسان کبیر زہے شعبدہ گومی
کہ میرود صغیرے عاشق کبیرے وکبیرے عاشق صغیرے چہ میگوئی ید خل
ویخرج کدام دریچہ سر برکردو از کدام رہ دردن وبیرون شدہ رارہ نمود خہ
خہ اختلاف اعتبار است مردعاشق حریف کار است بتحقیق بدانی مراو ترا
اینجا نہ درحساب ونہ درشمار است فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا
آنکہ بود از اختلاف وتردداو باتفاق اجتماع شود چہ باشد ہرکسے خودراچنان
دوست دارد کہ ہمہ را از خود فراموش بلیند نہ آنکہ ہوست کہ ہریک باخوداست
واوباہمہ وہمہ دروست سلطان محمود درعین باروو رعزة وجلال خود بودو
بشہود جمال ایاز مستغرق وبا این ہمہ درین اندیشہ کہ بیت

بروبرشیر مردان زن تو عشق از من چہ میخواہی
سگ رنجور را بگذار در بانان کہ می دانی

نمک فروشے بارِ نمکے بر سر نہادہ درمحل بارہم برسرخیال وکارخود
فریاد برآوردہ ہرطرف گردان سرگشتہ میگردد نمک بہائے فریاد میکند محمود
باہمہ عزو جلال وعظمت وتکبر خویش نمک فروش را بحضرت احضار فرمود
وزبان طعن بر رخش کشود کہ اے احمق نادان چہ محل نمک فروش است
درکوچہ و بازارگرد نمک خریدار بین گفت ای بادشاہ متعززای سلطان
متکبر قصہ مدزان نمک کہ برسر گرفتہ ام نہ نمک بہائی است باملاحت وحسن
ایاز سرو کارے دارم این ہمہ بہانہ است سلطان محمود مقصود خودرا دو رہ
درطۂ شرکت نمود گفت باہمہ خزائن وفیل ولشکرومال باہمہ عزو جلال من

تاب عشق ایاز ندارم عرب برآمد باہمہ وصال در زاری دنالہ در شورم و درین خیال تو کہ باشی وچہ باشی باماہم کلنگے کنی نمک فروش شوریدہ دا فروختہ وگداختہ جوابے باصوابے درمیان نہاد گفت ای محمود این ہمہ اسباب صالست کہ تو داری سازو سوز و ذوق و درد در قسمت ما منحصر است مسکین سلطان ازین جہان چہ نشان برد گفتار عطار چیزے نسبتی بروزگار ما و بحال کردار ما دارد بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ذرۂ دردت دل عطار را

حرفت عشق بدتر از سلوت او باشد آہ در تحقیقت است وصال جمال بخیال بیت

خیال است این کسی را وصل یار است خیالی شو خیالش اصل کار است

چنیں دانم وقتے عشق بناختی عمر بہزل و بازی گذشت خود را ندانستی تو عشق گشتی وقتے این بیت را ور حال خود نساختی بیت

حاصل عشقش سخن بیش نیست سوختم و سوختم و سوختم

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماید انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ کذا مرۃ و تو گوئی بر عین عشق روا نیست. ابوطالب مکی گوید لا یتجلی فی صورۃ مرتین ولا یتجلی فی صورۃ الاثنین رفتہ خواہ باز گردد ولن یقبل کہ باز آید ازین طلب جست وجوئی خود عین بردل احساس کند ہر آئنہ عین ربین شود عین بعینہ مستتر ماند جمع الجمع را عبارتے نماند و جمع صورت رخت بربست اللھم اھد قومی فانہم لایعلمون ہم ازین نقطہ است کہ بر عین غین افتادہ است لولاک لما خلقت الافلاک ازین سرفراز نیز ہم ازین باز زیست نرم وے را بر مجنون شفقت شد بحضرت لیلے بشرط نصیحت در آمد بگو یعنے از جمال تو چہ کم آید و از حسن و ناز تو چہ نقصان پذیرد اگر سکینے از در حسنے گیرد و جانش بنظرے قرار پذیرد لیلے گفت کہ ازین طرف بخلے نیست اما او تاب

جمال من ندارد تجلی بر کہ۔ ناصح بدین بشارت مجنون را تسلی داد ہم در اثنا این قصہ لیلے در صحن خیمہ با جامہ پاکشان خرامان شد گرد برخواست مجنون را آن نظر شد فخر علی وجہہ مغشیا بیہوشانہ گشت ناصح گفت اے مسکین تو بہ دیدے مبتلائی کہ ہرگز درمان نہ پذیرد زبے دولت جز این دولت مطلوب چیست عشق فنا باشد من نباشم من کردم عشق چونہ باشم۔

عین چشم لاسمہ را گویند العین حق والسحر حق تفسیر این آیہ میکند اگر حق نبودے حق نبی را جمال خود نمودے وبچشم او جلوہ نکردے داد را از و نبردے واو را از خود بنخود درہ ندادے چون عین بعین شد اول باخر رسید آخر با ول انجا میدروی تبلیغ کر دید از دنیا باخرت کہ رسید ابصار المبصرین معارف المعارفین ونور علماء الربانیین وطرق السابقین الناجین والازل والابد وما بینہما من الحدث تحقیق کرد حسین منصور برائے اینکار از مشہور ملکوت شد اما دریغ ورائے پردہ مستور اطلاعے نشد بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

حبك الشئ يعمي ويصم خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ بے تشابہے وتاوبے وتاملے بیانے درستے کردہ است خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ یکے کہ جمال حال در معشوق ذوالجلال نظارہ کمال نکرد وہمہ خفاش وار بوم صفت از انجمال نتوانست کہ آنجمال را نظارہ کند ہر آئنہ مختوم باشد در خود اعمی تصور کنی خود را و دیوار را از جمال شموس واقمار چہ نصیب برکار بود عشق یکے را کور کرد یعنی آن نظر ندارد کہ خود را خود بیند ویکے از تابش دیدار انتفار آثار کرد ودیگر حبك الشئ يعمي ويصم انکار بران کار افزود وعجائب کارے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ خدا خود را چون بیند خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى

ن فائدہ

ن نبا شم عشق من باشم

ن مذکور

سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ اوہست ولے این را از ولفیب نیست
ہیچ میدانی کدام حرمان ازو بالاتر کہ یکے خود را از خود برنخورد بعد دے تصور کن دوئی
فرض کن تباہی وتضالی درخیال بربدانکہ حرمان از گمان باشد اگر حق نبودے بیچارہ
گفتار ازین گفتار سر برنکردے و در سنگسار من وتو در نیامدے **بیت**

عشق آمد و خانہ کرد خالی — برداشتہ تیغ لا اُبالی

العین حقٌّ چہ حق الیقین میگوید حقیقت حق میفرماید العین حق
این جملہ چہ معنی دارد میگوئی ای اُثرہ کائن میفرمائی ای ثابت مجاز در مجاز
وحقیقت بحقیقت خویش در استتار العین حق موضوع ومحمول را باعتبارے
اختلاف کردو باعتبارے اتحاد داد من وتو اصابت بآن اعتبارے درستے
وشرکتے محققے حق الحق چہ نام باید یکے گوید جمع دوم گوید جمع الجمع۔

عشق مهموز نیست ہمزہ بے ضغط نباشد بے ثقلے نبود وعشق صرف صفا
است این بقا است واگر حرفی را بینی برصورت الف نبشہ و در و حرکتے باشد
آن ہمزہ بود نہ الف۔ الف از ہواءِ ہُوِیّت نشان دہد وہمزہ از قید وازوامانداگی
بیان میکند فی الھمزۃ ضغطۃ وفی الضغطۃ لفظۃ وفی الالفظۃ
بسطۃ عشق بدینہا نسبتے ندارد از امثال این بیزار باشد اگر در عاشق ہوائے
احساس شد معلوم شود کہ از عشق بوئی نیافتست اثرے ندیدہ است عین عشق چشمکے
زند ہر طرفے مردم گمان برند یکے گوید اور ادر کرد فلان را قبول داد مرا تسکین
فرمودہ است زہے زہے شیوہائے عشق واحد بصور مختلف بمعانی متضاد ظاہر
باطن شدہ باطن ظاہر گردد **بیت**

سلطان عشق خیمہ بصحرا اگر زند — ملک وجود را ہمہ زیر و زبر کند

اِنَّ الْمُلُوْكَ إِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا معنیش انستہ وَجَعَلُوْا

أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً محمود باہمہ کاروبار وسلطنتے کہ داشت گاہ گاہے
ایاز را بر تخت نشاند و تاج سرافرازی بر سرش نہد و خود بشرط بندگی باادب
چاکری پیش بایستد وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً صورت جلوہ گری
درین حکایت تمام تر نمودہ است چہ آنکہ ایاز عزیز است و محمود ذلیل
ونہ آنکہ ہر یکے عزیز است دیگرے ذلیل فعل ایاز گونہ اینجا روے خود را وجہ
تحقیق از پردہ برون نمودہ است میگوید مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ
رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ نسبت ابوۃ و بنوۃ از میان بدر بردہ است
فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فکفروا چہ می گوئی نور احدیث را نقط بسیط را
مرکب بجز اخوانند اینجا اگر تو گوئی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ایمان از سر
تازہ کن بگو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الحقیقۃ کالاکرۃ ہر جا کہ انگشت نہی حاق وسط باشد برین
اعتبار مرکز با دائرہ یکی شدہ است ضغط از میان خواستہ عشق را با ضغط
چہ کار ہمہ از انست کہ او ہموز نیست ہمہ اعتبار صحت را تحقیق کردہ است
حقیقت را حلقہ تصور فرما خطی در میان کش بر مثل دو کمان شود فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ دو کمان نمودہ است أَوْ أَدْنَىٰ خط را در میان طرح کن
حلقہ بصفت خویش باز گردد اما چنان نہ شود کہ من قبل بود اثرش باقی ماند
وہم دوئی ہم ازینجا سر بر کردہ است عبودیت و ربوبیت ہم ازین رہ اثبات
یا فتست دوزخ و بہشت بجلال و عزت و بقہر و سلطنت پیدا گشتہ است
پیغامبران ہم ازین جا مبعوث اند و شرائع ہمین حکم کردہ است حشر و نشر
ہمین میکند ثواب و عقاب ہم ازینجا میخیزد عقاب و حساب بحقیقت خویش
پیدا آمدہ است إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ہمین تفسیر کردہ است

ش و از گون

الزجز

العین حق اگر عین حق بحق نیست العین یدخل الرجل القبر والمحد القدر از کجا شد که کرد ؎

در دیدۂ انسان ما صورت نہ بندد پیکرے　　جز عکس عین شخص ما در نور ما نورے ببین

یانور یا نور النور یا منور النور یا نور السموات والارض روشن تر ببین صاف تر نظارہ کن ظاہر تر بیدار شو بیدار نما یا نور وحدت بود از وحدت بشرکت خرامید ہم ازین بلا ہم از آن حظی موہوم کہ در وقت منازلت طرح افتاد جبرئیل بصورت وحیہ کلبی ظاہر شدہ آن بود کہ جبرئیل از صورت خود گشت بدین صورت شد یا جبرئیل این صورت دارد اما چنین نمودے اللہم حقائق ومعارف موارد و مصادر ہمہ برین موضع نمود است **بیت**

گر عشق نبودی و غم عشق نبودے　　چندین سخنے خوب کہ گفتی کہ شنیدے

ایاز میگوید در حضرت بادشاہ محمود وقتے گنہے نکردم مگر آنکہ گاہ گاہے مرا دبر تخت نشاند و خود بشرط بندگی و چاکری بایستد لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مصطفٰے ہمین گنہ کرد باوے میگوید ازین گنہ مرنج ناکس الراس مباش شکستہ دل مگرد بارادرین شیوہ کار بار یست و شرط روزگار یست تا جبر قواعد دین شرط ضغطات راہ نیست عشق بذاتہ صحت دارد اما ازین ضغطات بررہ توہمات بسیار افتد حکما گویند استر ذہبک و ذہابک ومذہبک ذہاب مذہب راہمان رہ در پردہ نہان داشتہ اند ذہب بدھا بہ ذہب مذہب استقامتے ندارد کارے رہ گذر الست تو سل انتہٰی بگذر پردہ بھلانے بدر...

دیوانہ قاضی عین القضاۃ خوش پندی بشرط تحقیق اشارت میفرماید بجان و سرمن از عادت پرستی ہر گذر ہفتاد و دو ملت را یک مذہب

کن بر سر کار روزگار خویش باش آرے طالب را برائے این و آن چہ کار با دوزخ و بہشت چہ مصلحت او را ایچیز باید ہر چہ آید و رود ہم بر صفت اختلاف و تردد باشد خوب طبعے رباعی گفتہ است رباعی

دنیا شہ را و قیصر و خاقان را دوزخ بدرا بہشت مزیکان را
تسبیح فرشتہ را و ثنا انسان را جانان ما را و جان ما جانان را

عشق در اصل وجود حرکتے و سکنتے ندارد لایوصف بحرکتہ وسکنتہ انہ من الحوادث وتعالی العشق عن نعت الحدوث یک نقطہ است کہ تجزیہ و تقسیم نپذیرد جہتے و سمتے ندارد قبلے و بعدے نہ خلفے و قدامے نہ او را بیان خواست شد بیان جز بتحرکے و سکونے نتوان چہ بیان لغت لسان است کلام مرکب از حرف اصوات خواستند او را حرکتے دہند تا در بیان آید اول حرف را اختیار کسرت شد ازانچہ گفتہ اند الساکن اذا حرک حرک بالکسر گفتہ ام سکون ہم نبود۔ امّا چو حرکت نداشت لاحرکتہ ولاسکون بود گوئی کہ آن مستقر و مقر را سکون تصورے شد گوئی فلاں را باقرار و سکون است یعنے اضطرار و اضطراب ندارد اختیار کسر از ان افتاد کہ عشق کاسر روس اکاسرہ است عشق شکنندہ کامہائے ہر کامیست عشق شکنندہ ہر سر عی و مبغضیت عشق شکنندہ ہر دلے و نفسی است عشق بر کسے جری نکند امام فوج را مکسور سازد جبار قہار از آتش نامند عشق جبر کسر کند چو کسر جبر روا نداشت بحز تم تحقیق کرد ہمہ عالم نصب کردہ اوست عشق چہ چیز است لا ھو الّا ھو چہ باشد یعنی ماہیت او عین وجود اوست اللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اگر گوئی الغنی بنفسہ الغنی یعنے حکایت از نعت و ذات او باشد و اگر غنی بغنا فرمائی بازگشت ہم بدان ذات شود القول ان اتحاد ان لا نقیضان ولا ضدان ولیکن

حاشیہ: ن فلان
حاشیہ: ن الغنی یعنی بغیر الغنی

اختلاف اعتبار در قبیل قال وگفت وشنود انداخت احرار کبار را این طرف لحظ نیست معتزلی نفی صفات گوید وصوفی ترقی فرماید مرفات باید ونفی بی اثبات نه شود فعلی هذا کلا القولین العولین ۔

ش

شین را بسکون فرو گذاشت از انچه وسط است وسط را دو نظر است نظر منه الی الواجب ونظر منه الی الممکن تعین طرف را مصلحت نبود ۔

قاف معنی ندارد تا چه تقاضه کند وقتے نصب فرماید جہان را ہم از و استقامت شد ووقتے رفع نماید گوید انا اغنی الشرکاء من الشرك وگاہے وقف کند از انچه منتہی ہمه برین باشد عشق بروزن فعل است یکی موزدن کن دوم را موزون له براے وزان را میزانے مستقیم باید تا ایاك نعبد وایاك نستعین اهدنا الصراط المستقیم مطلوب افتد ہیچ میدانی صراط را چه اشکال است گفت وشنود در روے قریب بمجالست شنیدہ از تیغ تیز تر واز شب تاریک تر واز موے باریک تر آری اتباع نفسے بنفسے خصوص نفس زکی وتقی ونقی اشکالے محالے دارد اما بحسب قسمت نسبت نصیبۂ گیر دوزن اعمال منوط ہم برین حالت اما چنین گویند این وزن بر مثال میزان عوض باشد اما چنین محقق شد دو پله دارد وچوبے ریسمانے چند برہم بسته سنگے دو پله نہاده واعمال را ہم سنگ او ساخته اگر برابر آید فقد نجا واگر برتر باشد فقد اوفی او فاز بالمقام والشفاعة عند الله العلی الأعلی واگر سبک رود ہر آئینه لائق سنگسار باشد واگر این صورت را میزان عوض نام نہی فتسمه ما شئت مرد شاعر منظوم را بر فاعلات فاعلات قیاس کند اگر برابر آید مقبول ورنه مردود وزحف را اعتبارے نیست منہیات وصغائر باجتناب کبائر مغفور معفو اند شفاعت را واستفاضت نور اتباع را امثالے فرض کن مثلثے لفتش ساز

کہ سہ زاویہ متساویہ دو قائمہ باشد در زاویہ مطلعہ شمس انکار در گوشہ مجمع آبی در کنجے دگر قائمہ مجردے عکس آفتاب بر آب افتد و عکس عکس بر دیوار نماید عکس نور سبّوحی و قدوسی بر صفائے دل نبومی عکس نمود عکس عکس بر متابع کہ محاذی دل اوست صورۃ گری کرد این شفاعت این نجات این اتباع این صراط مستقیم و مقام شفاعت فافہم واغتنم فافہم واغتنم

چون قاف تعین حرکتے ندارد تا وقت چہ تقاضا کرد مستحق چہ اعراب شد علی ھذا الأصل او موقوف باشد آخر کار دلیل بر انتہاء مرد کند اِنَّ اِلیٰ رَبِّکَ الْمُنْتَھیٰ بدین اشارت فرماید فَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَأْتِیَکَ الْیَقِیْنُ ہم ازین بیان نشانے میدہد حتی بمعنے کے بود اگر یقین محیط موادی حقیقت باشد و حتی برائے انتہاء غایت باشد درست افتد ولیکن تا ذمہ باقیست خطاب عالیست چو وقت شد مرد از سیر و سلوک ایستاد در زاویہ فراغت نشست پا دراز کردہ ماند پالہنگ از کمر کشود و نعلین از پا بیرون کشید ابریق زا پس پشت نہاد عصا چوب دستی را بشکست زوادہ راہ پاشنشوراً ساخت از مراحل و منازل فارغ گشت از قطع طریق امین شد آرے ازین سلوک ایستاد اما مقامات الوصول لا تنقطع و تجلیات الکشوف لا تنحصر و ہر روز آفتاب برکی دیگر برآید نورے دگر بخشد ماہتاب را از زیادتی و کمی چہ کم آید گاہی باشد روز بجلا و صفا خوش و روشن تر بود روز باشد از اصطلام و اغبرار خالی نبود وقت ظاہری شد سیر باطن پیشتر آمد ذوالنون مصری بر بایزید نبشت چہ گوئی کسے را کہ یک قطرہ ازان دریا چشید مست گشت بایزید نبشت این کار کار زاہد نام مکن اینجا کس است دریا ازل و ابد آشامد ہنوز نعرہ ھل من مزید میزند غرق در قعر دریا از تشنگی نالد در چہ دریا کم شد مرد را آن حرارت است بدان عطش است کہ البتہ از طلب آن نہ ایستد علی ھذا این مرد بحر یست

م (خطائر)

یا جہی ناہی را پرسیدند ما کل تو چیست گفت دریا مشرب تو چیست گفت
دریا مسکن تو چیست گفت دریا معاش تو چیست گفت دریا در چہ باشی
گفت دریا از چہ گفت دریا بچہ باز می گردی گفت دریا ای رب این ماہی
آبی نیست آتشی است اما ماہی چنین میگوید من از دریا ام و از دریا رستہ ام
مثل من با دریا ہیچو جز با کل باشد نہ با دیگی میتوانم شد نہ از وید میتوانم شد
فعلی ھذا اضطراب و اضطرار من چہ کم آید آب برالبست ژالہ تام شد
بگداخت ہمہ آب شد ولکن سر دیئے خاصیتے با خود گرفت کہ در آب نبود
ھذا بیان الحقیقة ونعت الحقیقة اگر این نبودے دوزخ وبہشت
ہزل و فسوس بودے چنانکہ حکما گفتہ اند این گفتار بمصلحت است بران بازگشتی
تو او نشوی مگر شود معلومت آنروز کہ تو نبودی او بودہ
سنائی ہم ازین بیان حکایتے میکند

بیت

تو او نشوی ولیک اگر جہد کنی جائے برسی کز تو توئی برخیزد

باعتبار وقف شد و باعتبار حرکت آمد اما حرکتے کہ تعین ندارد و تا عاقل چہ
تقاضا کند۔ جنید را پرسیدند ما النہایہ قال الرجوع الی البدایة
تا بدایت ہر یکے چہ بود بدان بازگشت شد حکما گویند ہر روحے از فلکے است
بازگشت ارواح بمقام افلاک او باشد ہر کسے در بدو کار حرص و ہوسے
داشت در منتہی ہمدان باز آید بعضے از سالکان طریق حرص مالے در سر
ایشان بود چون کار با نتہا کشود آن حرص و ہوس و طرب خود بردہ بود غلو لہ
کن از گل در دریا شست انداز آب با آب پیوند و گل بگل رسد۔ الرجوع
الی البدایة درست شنید نیست اینصورت کہ بمرور ایام تو دگر چیز گردی ہمان
چیز باشی کہ بودی الموجود لا یصیر معدوما بل ینتقل من صورة الی

ومن مادة الی مادة ومن هیئة الی هیئة ازین موجود نورِ مطلق مراد باشد
آنرا که فیض قدسی نامند جائے خدائے خوانند و بمحل ولی گویند و بجائے وجائے
کرکشف آن مصلحت نمی افتد خالق کل شیء گویند اما خالق القذرات
والخنازیر تادباً نباید گفت۔ حریری گوید الفقیر الذی لا یفتقر الی
نفسه ولا الی ربه افتقار چه معنی دارد نفس ازمیان صورت اضمحلال
گرفت فقیر باهمه در هاویهٔ نیستی نابود شد افتقار این بر تیغ آن رفت چه
شد مرجع باصل بازگشت چنین هم گفته اند که فقیر خود را بدو گذاشت استرسال
کرد افتقار هم رخت بربست کشاده باصل خود رسید الفقیر لا یفتقر الی الله
باعتبار این همین توان گفت الصوفی لم یخلق بیان خود صورت عیان نموده
است هم ازین جا شبلی گوید انا اقول وانا اسمع وهل فی الدارین غیری
جمال الدین مغربی طبیبے حاذق وحکیمے واثق بود هم برین اعتبار گفت شعر

کلامی الی مسمعی راجعٌ　　فانی انا القائل السامعُ

محمد حسینی سخن کوتاه کن بسیار گفتار بصفت احرار کبار نباشد آن بزرگوار چه گفت
کمون بسخن نمی گنجد کمون سخن نمی ارزد هان وهان اکنون درا تمام کلام اهتمام کن
عنان سخن از ابهام مرام سوئے مقصد تمام کن۔
شین شانے باشد کل یوم هو فی شأن از آن بیان کن خدا وجود ندارد
ما رأیت شیئاً الا ورأیت الله فیه اشارة بدوام مشاهده باشد شیئاً نکره
در موضع نفی افتاده است تخصیص التعمیم کرده است کل یوم هو فی شأن یحیی میتاً
ویمیت حیاً یعز ذلیلاً ویذل عزیزاً۔ حکایت وزیرے و بادشاہے
شنیدهٔ تا لئے دران بیان این حکایت گفت هذا من شأن الله العالم
متغیر وکل متغیر حادث این شکل تغیر وازین روئے حدوث هر چهار

اشکال را بر ہر اکبر و اصغر و در عالم صغری حدے وسطے نہادہ است تو مکرر
راحذف کن ہر آئینہ حد بذاتہ ثبوت یابد۔
شین سہ دندانہ دارد وہم تثلیث برد۔ محی الدین ابن اعرابی در فصوص
الحکم بیانے کند مردما نزا وہم تثلیث رود العیاذ باللہ نہ اینچنین است ما بیانش
برین گمان اشارتے بکند وانکہ او گوید خلق عیسی من ماء محقق من مریم
ومن ماء متوھم من جبریل لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
کلام شنیع بیان وشیع وہم تثلیث وخیال ترجیح باشد میگوید فاعل باید فعل باید
وقابل باید ہر آئینہ تثلیث آید عجب بران توحیدے کہ او بیان کند و بیان
الحادے کہ ازو پیدا آید این گفتار را چہ اعتبار وہم اینجا ہیولا صورت نہ بندد
اگر این سہ دندانہ را اظہار نہ شود وسہ نقطہ بر سرش نہی بیان شین مرتب شود
تثلیثے درمیان نہ ہم بیک حرکت ہمہ کارہا تمام گشت شبلی گوید التصوف
شرک لانہ صیانۃ القلب عن الغیر ولا غیر وکذالک توحید شرک
اللّٰھم رسول اللہ چنین فرماید الشرک فی القلب العبد المؤمن اخفی
من دبیب النملۃ السوداء علی الصخرۃ الصماء فی اللیل الظلماء
چون توحید شرک آید خفی او نیست خفی شرک جلی باشد اللّٰھم انی اعوذبک
من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم بہ واستغفرک لما لا اعلم بہ
اگر شرک ہمین طرح عبارت اوثان بودے ما لا اعلم را چہ معنی گفتن باشد
ہم تو استغفار کنی وشرک خفی مغفور معفو گردد عجبے دگر مرد عارف محقق
واستغفرک لما لا اعلم فی شرک گوید و تو عنایت کنی
لما لا اعلم مغفرت آن شرک خفی دیگرے اینجا اشارت ورمزے دیگر نماید
کلامنا جمع فی جمیع۔

شین شراب باشد عمل شراب چه بود سکرے طربے سلبے وغلبے اگر شراب صرف
آمد اثر بر حسب آن باشد واگر مزاج شد لذت وعمل همبدان قسمت افتد یکی گوید
وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ساقی برین شد و شراب مطهر هر آئینه صاف
در صاف صرف در صرف باشد وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ عبارت از خبط
وخلط بود بوے شراب ابرار را مزاج ساختند ولیکن ورد لذتے باشد کہ در
صرف نیست فی الامتزاج غیر مانی الاتحاد در حقیقت مرد محقق را
اخذ حظی نباشد وذوق لذت طمسی فی طمس محش فی رمس فناء فی فناء پس
چگوئی لذت را هباء فی هباء واما در مزج وجود شهود فقدان
وعرفان غیب و حضور تو اندیشہ کن یکے در یکے چه لذت گیرد واگر در ینجا القصور
وتقدیرے کنی ضرورتست کہ بدوی آئی و آنکه او در د آشامد آنکه اگرچه مستانه
شود اما از صاف صرف محروم ماند مسکین کافر جز خیلے وجیمے شراب نباشد اگرچه
او را مستانه کند اما کدر بود سر درد ے دارد کہ ناخوردہ بہ گر فتنے دارد کہ ناچشیدہ
به اما او هم دعوی مستی و دعوی وجدائے دارد لیکن مثال احول چه بود دو مے بیند
ولیکن یکے را بدو نه آنکه مشرک شد نه آن کہ بت پرست گشت۔ شخصے شبلی را
محاسبہ می پرسید الوف و مئتین را حساب کرد پس آن پرسید چند شد شبلی گفت
یکی گفت می فسوس کنی کہ هزار ها را یکے گوئی شبلی گفت تو دیوانہ شدی گم گشتی
یکے را هزار ها کردی من یکے در یکے ضرب کردم جز یکے نبود شنیدہ اهل اعداد
یکیست آن چند هزار کہ شود بتکرار آن یکے گرد و یکے در یکے جز یکے نباشد
حکیم گوید الواحد لا یصدر منه الا الواحد همین باشد جنید میگوید
لیس فی جبتی سوی الله اشارة هم ازین شین عشق است خود را میگوید
خود را اثبات میکند و بود را اثبات میکند و شهود را روے می نماید اشارة

128214

بتثلیث مشغول حسین منصور انا الحق فریاد میکند می بایستے کہ بکشند از توحید باشرک آید واز وحدت صمدیت بفردانیت احدیت باز گردد نہ آنکہ پر کالہ پرکالہ اش کنند قاضی ہمدان می گوید **بیت**

ما مرگ شہید از خدا خواستہ ایم | از دوست سہ چیز کم بہا خواستہ ایم
گر دوست ہمان کند کہ ما خواستہ ایم | ما آتش و نفت و بوریا خواستہ ایم

بیان حاجت نیست سہ چیز خود میفرماید چگویم آن دیوانہ را تا ایکے بیکے بندہ نیست سوے این چہ لحظ کردہ است بگو لا الٰہ الا اللہ ہیچ دانستہ معنے لا الٰہ الا اللہ چہ باشد لا الٰہ نفی ما استحال وجودہ الا اللہ اثبات ما استحال عدمہ ثنائی اینجا خوش خود نمائی کردہ است **بیت**

نیست را کعبہ و کنشت یکیست | سایہ را دوزخ و بہشت یکیست

شخص و عکس معکس السلطان ظل اللہ ابوالحسن خرقانی میفرماید انا اقل من ربی بسنتین ھیھات فھیھات ھو الخالق الوجود کما ھو خالق العدم فعلے و قولے و آمدنے و رفتنے بودنے و ماندنے گشتنے و رفتنے تو فہم میکنی من چہ میگویم فارسی کشادہ است انشاء اللہ تعالیٰ در فہم تو آید **بیت**

ابد اینجا ازل یابی ازل اینجا ابد بینی | بیابی جملہ را باقی نیابی ہیچ را فانی

خدا را اندیدند و لے شناختند محمد را دیدند و لے نشناختند یکے چنین میگوید بسیاران خدا را بینند و نشناسند **بیت**

آنکہ برآمد ببزم مجلسیان دوست دوست | گرچہ غلط مید ہد نیست غلط اوست اوست

عشق است کہ ہمہ چشمہا می بیند و ہمہ گوشہا می شنود و ہمہ دستہا می گیرد و ہمہ پاہا می دود و ہمہ زبانہا می گوید اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۔ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ الصدقۃ اولا تقع فی کف الرحمٰن

یکجا جمع آمده بر درستی این مقال گواہان راست اند علی کرم اللہ وجہہ فرماید لوکشف الغطاء ما ازددت یقینا می گوید اگر وجود شین در وسط عشق نبودے مارا بواسطۂ راہبرے احتیاج نبودے و ہیچ پردۂ غشاوتے بر بصیرت ما نیفگندے لوکشف الغطاء ما ازددت یقینا فرض محالے تقدیر محالے است غطا کجا تا کشف کند شک کجا تا یقین روے نماید این ہمہ اوہام و خیالات است اما ترتی بہا اطفال ھذہ الطریقۃ باشد جنید گفتہ است ہزار در ہزار مرد را این دریا فرو برد یکے ماایم برآوردیم بایزید گفتہ است ہر کسے بچیزے سر برآوردہ است ماایم کہ بہ ہیچ سر فرود نیاوردیم احمد غزالی میگوید خواجہ در تلاوت خیر بودند خواجہ در بازار بجرید کفش بودند سوختۂ افروختۂ بیخبۂ بپس مضی ایام ولایت ایشان بمدتے باہر یکے بدان رہے کہ معتاد ملاقات ایشان باشد کرد با جنید گفت کہ سید الطائفہ این گفتار شما است کہ این دریا ہزار در ہزار مرد را فرو برد یکے ماایم کہ سر برآوردیم گفت آرے گفتار ما است آن مسکین سوختہ بدلے دردمند و جانے بتن دوختہ عرض داشت گفت خواجہ کاشکے چنانچہ ہزار در ہزار مرد را این دریا فرو برد ترا نیز فرو بردے تا نفس از تو بر نیامدے ہموارہ دران غرقاب مدح و ثنائے تو این بودے ؎

الحمد للہ علی اننی　　کضفدع یسکن فی الیم

ان ھی فاھت ملئت ما الحا　　وان سکتت ماتت من الغم

رئیس القوم ازین سخن شرمندہ سر فرود افگندہ ماند ہمان مسکین ہمارہ ضعیف نحیف ہمارہ بیچارہ بدلے صد پارہ از بایزید پرسید گفتار شما است ہر کس بچیزے سر فرود آورد ما ایم کہ ہیچ سر فرود نیاوردیم گفت آرے گفتار

ن ہمان
ن ہمان

ما است آن دردمند ستمند آن بیدل ارجمند عرضه داشت سلطان العارفین
هیچ مگو که تو هم بچیزے سرفرود آوردی طیفور با همه غرق حضور در نور بود ازین
سخن بصفت خروش شد ازین شرمندگی جاے سخن نماند آن طموس
مطموس آن رفته رفته آن شکسته گسسته آن ساخته پرداخته از احمد پرسید که
شما فرمودید محمد را که امام ببازار بخرید کفش رفته است گفت آرے همچنین بود
آن گم گشته از خود رفته از هم گسسته هیچ نه پیوسته برآمده عرض داشت که اگر
محمد در بازار کفش بخرید رفت احمد را چه افتاده بود پس گرفته دنبال شده
با محمد پریشان میگشت **بیت**

ای اهل خرابات یکی بشتابید تا قافلۂ سوختگان دریابید
ای اهل مناجات که در محرابید صد قافلہ بگذشت شما درخوابید

شین شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ
قَآئِمًا بِالْقِسْطِ شهد الله فرق انه لا اله الا هو جمع والملئكة و
واولوا العلم قائما بالقسط جمع الجمع شین بصورۃ خویش تفرقہ نمود حق
شهادت حاضر گشت غائب شاهد گشت و شاهد خود حاضر است غائبے
بر شاهدے گواهی دهد هرگز این شهادت را کذب نبرد اما هم آن بود گواهی
بر که باکی درچه یکے گواهی میدهد که من آنم صفت من چنین و چنین است
جاے تصدیق همیں باشد بر که میگوید کجا اثبات میکند این بهانها است
که میسازد غائب شاهد شود و شاهد غائب گردد این چه صورت انگیز نیست
این سیمیا گریست بیچاره سوفسطای را همین دربلا داشت آنچه دی گذشت
و آنچه امشب بخواب دیدی درمیان هردو چه تفرقه می بری که از هردو جز حکایتے
و خیالے بیش نمانده است لیکن گوئیم خواب را تعبیرے هست این جهان

بفہم تو مثال خوابے شد و آنجہان خواب را تعبیرے فردا این خواب ترا تعبیرے
کنند بحسب آن خیرے و شرے بتو رسد اینک مردے در خواب دید مارے
او را گزد گوئیم دشمنے برو غالب آید امروز یکے شخصے را کشت گوئی این خواب
دید فردا ش تعبیر کنند بجائے او او را میکشند فَمَن یَّعمَلْ مِثقَالَ ذَرَّۃٍ
خَیرًا یَّرَہٗ وَمَن یَّعمَلْ مِثقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ہمیں بیان کردہ
است اگر این جہان را خیال گفتی آنجہان را نیز خیالے تصور کن چنانچہ اینجا
راحتے و مشقتے آنجا نیز کذالک

شین عاشق شاہدے عدالت و بلفظہ و معناہ شہادے و شاہدے
و مشہودیست بتثلیث شکلے مبارکست نالہ و شور صوفیان آہ دردمندی
محبان تعبد و تنزہ متزہدان و متعبدان و آرام و قرار عارفان ہمہ در مقام
تقلید است تقلید چیزے با سوز و بابرکت است چیزے با ذوق و راحت
است مرد متوسط گاہ ذوق وصال گیرد گاہے از فراق نالد دروے
بدرد مندی آرد ہمہ آمدن و رفتن او ذوق در ذوق باشد امام مرد منتہی
اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ صفت او باشد و مبتدی راہمہ
ناسودگے در ناسودگی بود انا متوسط اخذ الحبل بطرفین گرفتت
مبتدی آرزوے انتہا کند منتہی ہوس ابتدا برو متوسط از طرفین نصیبہ گیرد
مہ کم باشد زیادہ میشود کم میشود چیست زیادتی او بود کہ کم میگیرد و از کجاست
کمی و ہر چند کہ از جمال آفتاب بہرہ مند تر از و از صفت مقابلہ دور تر دہر چہ
بدور تر نزدیکتر نقصان کمی بیشتر اگر وزیر با بادشاہ باشد کواحد من
اعوانہ نماید ہیچ عزتش پیدا نشود و چون بدور رود دگمان برند مگر ہمیں
بادشاہ است وانہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ کل یوم

ن بجا ہند

سبعین مرة ہمین بشارة بمقام توسط کرده است میرود وی آید بیشتر میشود ومیگذرد وعبارت از استغفار واستتار میکند۔

شین شکایت میکند از جور معشوق واز جفاے یار معشوق ہرچند ہمہ مراد عاشق باشد بازعاشق ہواے دارد کہ ہرگز کار بکام او نبود معشوقہ گوید چہ مطلوب است بگو کہ من ہواے ترا ساختہ کنم آن گرفتار ہوائے دارد کہ قابل گفتار نیست چہ می گوئی العشق شدة الشوق الی الاتحاد گفتہ اند آنکہ اثنان لا یتحدان وحیث لم یبق بینھما الا واحد فرد ثان وبین ثان ولعمری وہم دوی یاقیست بلاء فراق محقق علی ہذا ہیچ عاشقے بمعشوق نرسیده ہیچ طالبے روے وصال ندید لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ ہمہ را نا امید کرده وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ داغ حرمان بر پیشانی ہمہ نہاد عجب کارے او گوید وصال بخشیده ام این نالد کہ در بوادی فراق ودر مغار ہجران گرفتار وحیران ماندم وادردا این فراقیست کہ ہیچ نبی مرسل وولی محقق ازین پرده در نگذشت العلم حجاب الله الاعظم سدے ہمہ در دل شد وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ بصائر عصابہ غشاوه بست فہمہا گم گشت عقلہا عدمست از افعال اشتات بفعل واحد آیند واز فعل بصفت روند واز صفت بذات واز ذات بکہ چون ذات حجاب ذات باشد ارتفاع این حجاب طاقت کہ بود لَن تَرَانِي کدام تازیانہ است کہ بر سر موسی علیہ السلام زده است وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ کدام مدار است و چہ بلا و چہ سوختگی ات شنیده مصراع

ہرچہ خواہی بکن ای دوست مکن یار دگر

ہرچہ بیان کنیم از دور بدور ترویم سکوت ثبوت فرماید ورمزے بنادانی برد نہ گفتن را مساغ نہ سکوت را مجال شکایت ہم ازین بلا است نہ مرا گذارد کہ

خود بخود باشیم و نہ خود از من گذرد و بخود مستقیم ماند و دیگر گویم معشوق با ہمہ و بے ہمہ
در حیے گریختین کہ دہر باز تجلی خفی دارد و صفتی نہانی کہ ہرگز عاشق را قابل نیست کہ
بدان مطلع شود ہم از ان مینا الدتعالیٰ مَا فِي نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ
خدا را اسد جزو رحمت فرض کن یکے ہمہ وجودات داد ند انسان کہ ولید را پرورد
حیوان کہ نتیجہ خویش را برآرد و ہر جا کہ رحمتے شفقتے میلے محبتے است قسمت
آن جزو است کہ بہر کسے بحصہ و نصیبہ رسیدہ است علی ہذا نباشد وجودے کہ
کہ فیض رحمت او نبود

شعر

کل الجمال غدا لوجھک مجملا لکنہ فی العالمین مفصلا

ہمین سر را برروے کشادہ نہادہ است زلیستن آمدن از اجمال بتفصیل مردن
رفتن از تفصیل بہ اجمال مسکین عاشق گرفتار بشکایت و مبتلا بنکایت باشد
یا نہ ای عزیز در صورت مجاز دو نفرے کہ دعوی عشق و محبت و دوستی یکدیگر
میکنند حالتے باشد ہر دو بوہم خویش بمراد یکدیگر شوند چنان نماید کہ ہیچ پردہ
بینہما باقی نماندہ است یعلم اللہ آن قدر دوری و حجب و استار بینہما از بعد
المشرقین پیشتر بری پیشتر شاید ہیہات فہیہات معشوقہ تمام بکس نمودہ است
شین شقاوت ہم باشد میدانی عالم را بر دو پایہ داشت کما خلق آدم
جعل ابلیس معاً معاً بے شب و روز قوام عالم نشود بے کفر و ایمان بروز
صفات حسنے بکمال خویش پیدا نیاید از ہر صفتے وجودیست از قہر
قہرے پیدا آید و از لطف لطفے از جمال جمالے و از جلال جلالے مثالے
ظاہر از آتش سمندر است از آب ماہی است از بہشت حور اخو است
و از دوزخ حیات و عقارب و از سبحات جلال صور مہیب و عظیم و چنانچہ
سلطان و غیر آن اگر این دو چیز نہ بودے شقاوۃ و سعادۃ ہر دو بجمع نیامدے

بدین صفت بلینہما برزخ لایبغیان حسین منصور میگوید ما صحبت الفتوۃ الا لاثنین لمحمد وابلیس سرہمہ سعدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وسر ہمہ اشقیا ابلیس یہ بین کہ ہر دو علم چہ بلند برآمدہ است و باہر دو چہ تقابل و تنافے میرود یکے میگوید اعل ہبل دیگرے میگوید ربنا اعلی واجل نکو مقابلہ وخوش محابا تیست رونده را ابلیس گو یداول قدمے کہ او در رہ نہد اے نادان عبادت چند ہزار سالہ را بخلعت پارہ گلیم سیاہی دادم تا فضل و شرف لعنتی بر جبہہ غرہ ما نہادند ہان وہان بیا باما بساز کہ درد بہتر از درمان است وصل بیوفا تر از ہجران طالب صادق بدین وساوس متعلق و پابند نشود البتہ مسافر را از منزلے بمنزلے رفتن ضرورۃ باشد چو لعین بیند البتہ پائے طلب او از روش نمی ایستد و خیال طلب از سینہ اش کم نمیگردد داند کہ البتہ حریف جرعہ ازان خم نوشد قطرہ ازان خمخانہ چشید آرزوی دیگر برد چون ازان شربت مستان گردی وازان قدح حیران وسکران شوی یک لعنتے جدید نام زد این مرید کنی تا سوز برافزاید و درد بر درد دو تو گردد و در وقت خویش چنین گوید سمندر را در کرانہ آتش آر در قعر غرقاب آتش اندازد تا آن شقی بدبخت آتش را بمراد خورد و سوزش را بانتہاش بیند فردا عذاب آن لعین جز این نیست داغی کہ بر پیشانیش نہادہ اند و اضافت لعنتی کہ او را سرافراز یدہ باکبریا و عظمت میدار داز پیشانیش برگیرند نعرہ آن لعین جز این نباشد آہ چہ بودے آن داغ لعنتی بر پیشانی من ابدی ماندے در و وقت آن بدبخت جز این نیست

بیت

می نفروشم گلیم می نفروشم — گر بفروشم برہنہ ماند دوشم

گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ — سفید کردن آن نوعے از محالاتست

بدبخت را ز گلیم سیاہ خویش قناعت ضرورت باشد و اگر نکند قناعت ناسودگی وقت نقد او باشد و آن آسودگی کہ او دارد آن آسودگی است کہ در ناسودگی آسودہ است بر درد آرامیدہ است باسوز ساختہ است با ضطرار قرار گرفتہ است حرمان را وجدان ساختہ است نایافت را یافت نام نہادہ است میگوید **بیت**

بدست ورند و عاقبتم در دوزخ فراقتم
دوزخ ز احتراقم گیرد گریز پائے

اگر سخن بایزید را برین کلام ربط وہیم کرو من ھو النار کیف یحترق وانتظام درستے وارتباطے مرتبے آید بعضی متاخران شیطان ابلیس را عاشق صادق گویند مردم نادان برین سخن اعتراضے کنند وندانند **بیت**

دارد دو سر این رشتہ یکی عجز و دگر ناز
زین سو ہمہ عجز آمد و آن سو ہمہ ناز است

اگر عاشق باشد ولٰن مردود مرید بعید بود لائق سنگسار شک زار نزار خوار بود عجب میکنی طلب را مانع است **بیت**

(حاشیہ: ن شکستہ او — ن طلب را مانع است)

این توانی کہ نیائی بہر سعدی خویش
لیک بیرون شدن از خاطر او نتوانی

اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ہمین صورت نمودہ است حسنے و احسنے پیدا آورد مجنون عاشق لیلے شد دیگرے بر جمال سیومی بر نعمان چہارمی بر عذرہ نہ آنکہ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اعتبارے آمد رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ نمائی دگر میکند غمازی دگر میفر باید رہ بسوئے دگرمی برد ہان وہان کھش باش کہ گمرہ نگردی وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ سبطر و از گونہ می نماید تو درست

خواندن بیاموز اکثر منافقی هذه الامة قراءها صوتے وحرفے دانستند وتحقیق مخارج ومصادر را تحقیق قرآن نام کردند برسران نقی بناحقی تحفه دگر دعوی صدقے اللّٰهم آنکه گوید ناری بنار رفت مائی بما، عذاب رخت وجود را از طرفین بربست لاحول ولاقوة الا بالله بسط لسان در مرکبات کن بسائط را در گوشه نه با او عذاب وثواب نسبتے ندارد ارواح را عذات باشد وے بتبع اجساد و باقی ماندن از هوا و مراد اے عزیز آنچه من میگویم شریعت با طریقت با حقیقت بجمعیت الحاد از دائره ما خارج ست زندقه از حلقه ماوراء الباب شده است چه جواب بود که سلطان العارفین شنود او آتشی است تاب آتش تواند آورد تو خاکی هستی غم خود بخور بحضرت بایزید یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا مقری خواند بایزید فریاد برآورد و من کان عنده فاین یحشر این شقاوتیست که هرگز بسعادت بدل نشود این دردیست که هرگز بدرمان باز نیاید این حرفیست که هرگز روے سلوت نه بیند السعید من سعد فی بطن امه والشقی من شقی فی بطن امه بطن ام علم نفسی باشد که قابل تحولے وتبدلے نبود هرچند ابلیس چند سال بتوفیق عبادت بود انهم با ابلیس تلبیس بوده است وبحقیقت ابلیس این بود وان علیک لعنتی الی یوم الدین آدم را نخست شرطاب برین صفت آمد انی جاعل فی الارض خلیفة پس آن گوید اسکن انت وزوجك الجنة عجب کارے هست آدم مقصود خلقت او این جهان بود در ربع سکون او را گویند در بهشت ساکن شو مسکین چون نمی تواند ماند لینک ملام کنند رسوا کنند فضیحت کنند برهنه کنند خوار کنند از انجا براند در مقر مقصود خویش فرود آرند۔

تحفہ دیگر میگوید ہمچنین بدان ومگو دانستن اش چہ سود کر گفتنش چہ زیان آمدی یفعل اللہ مایشاء افعال او معلل باغراض نیست ہر کہ خواہد محیط بمصالح او شود ضائع ماند و کارش جز بحسرت باز نیاید در ہر مظہرے کہ بصفت اشقیا صورتے نمود لا قابل باشد کہ بسعادت باز گردد و آنکہ گویند کہ تجلی قہری را تجلی لطفی بدل کنند اعجوبہ گفتارے از ہیچ عاشقے نشان این شنیدی کہ معشوقہ بہیئتے وصفتے آید عاشق گوید کہ صورتے بہ ازین بایستے این کار عاشقان نیست شنیدہ آنکہ پا در غرقاب انداخت در ورطۂ ہلاکت افتاد نہ آنکہ از خویش خبر یافت و بر حسن و عیب معشوقہ مطلع شد باز وے آشنائی شکست قوۃ سباحت رفت پائے شناوری بر لیسمانے در پیچید ہر آئینہ غرق لابدی باشد ذیلے از لے باغیری اغیرے بساط آشنائی در میان نہد و برای آنرا مہرہ ہر جنس غلطانیدہ باشد ہم کہ جائے بغرض خویش الیستد اللہ اعلم اما دوری و شقاوہ نقد است نیلوفر را چہ گوئی جز از دو رفیض گیر دہم برا بر بجدائی او باز الیستد پس آن خود بخود گرد آید حرمانے و زبولے جز خجلے نخولے نباشد ازین بدبخت تر ہم چیزے زشت تر و بدتر باشد۔

شین شرف ہم باشد میدانی شرف کنگرہ را میگویند از جملہ بلندی او بلند تر باشد کدام شرفے شارق تر و کدام فضل فاضل تر کہ او گوید عشقنی و عشقتہ و کدام درجہ بلند تر و کدام مرتبہ بالا تر فبی یسمع وبی یبصر نیابت و کالت میدہد ان من عرف قدر مطلوبہ سہل علیہ بذل مجھودہ خواجہ میگوید چہ مقصود چہ مطلوب کہ بعضے گمان اتحاد بردند و بعضے وہم حلول ہم میگویند بیت

گوید آنکس درین مقام فضول | کہ تجلی نداند او ز حلول

عکس سبحات سبوحی بر آئینۂ دل طالب روشن تر نماید او گمان حلول برد
آنگاه از خود بخود در خود شئے احساس کند اتحاد اتحاد داند لاحول ولا
قوۃ الا باللہ نہ حلول است نہ اتحاد اما این گمانہا از ضرورت احوال سالک شعر

انا من اھوی ومن اھوی انا

نحن روحان حللنا بدنا

در مصراع اول گمان اتحاد برد و در دوم وہم حلول انا و انا متحد نہ شوند
نوری با نوری یکجا مزاحمت نکند ولیکن دو باشد اذا جاء نہر اللہ
بطل نہر عیسی شرط کار راست مصراع

غوغا بود دو بادشہ اندر ولیتے

لوکان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا برہانے قوی و حجتے درستی است
کہ واجب با ممکن جمع نگردد ولیکن آفتاب بر ژالہ تابد ژالہ آب شود جنید
ہمبرین میزان این سخن را وزنے نہاد گفت قلہ یا اخی ان المحدث
اذا اقترن بالقدیم لم یبق لہ اثر مرد عارف وجود خود با شہود او
این ضرب مثل کند شخصے کوزۂ از برف ساخت پر آتش کرد و در من یزید نہاد
آفتاب بران کوزہ تافت کوزہ را عین آب یافت میدانی کہ این کوزہ را
چہ شرف شد با خلاصہ خود یکے گشت خلاصہ تر شد روزیہان مصنوعی را
این شرف داد کے دیر باز است کہ گم کردہ بودم بخ بخ امروز بدام و بکام
خود دیدم شرفے شریف است و فضلے عظیمے اما کل حزب بما لدیھم
فرحون عذر ہمہ خواستست قد علم کل اناس مشربھم بیان ہمہ
کردہ است بایزید گفت یحیی را کم تسیر یحیی معاذ گفت الماء اذا
کثر الملکث تغیر سلطان العارفین توقیع فرمود صہ تحیراً

لاتتغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم شبے در حجرہ نہگان بار گذشتہ ہشتاد
ویک شود ہمہ شب دران کار گذشت آنکہ چہ گمان بری درین فوق وتحت درین
رفع وحط اواز کار خود منحط بود استغفر اللہ اگر این گمان داری بگو لاالٰہ
الا اللہ عزت نبوت آن تقاضا کند لمحہ ولحظہ اگر کشف وتجلی جلا وخلا نداشت
آنکہ چہ نہ شرفیست بحق وحقیقت نہ بگمان اہل طریقت وقتے گفتہ بودم بیت
محمد خویش را از خویش کرد است شراب بیغمی در بیش کرد است
سرود ورقص ودف ودستک مے نے رباب وچنگ وبربط کیش کرد است
سواد الوجہ فی الدارین دارد ازین رو نام خود درویش کرد ست
عجب تشریفے افعل ما شئت فانی محب لک ہر چہ کند دوست کند
آن ہمہ مطلوب دوست باشد میدانی این چہ قصہ است لقد اطلع اللہ
علی اہل بدر چہ اطلاع است واین چہ تشریف است سایہ سبحات ازلی لمعہ
برق ابدی ترا رو نماید برق از لمعات وحرکت ایستادہ ماند وسایہ سبحات
بیزوال وفنا باشد زہے شوق زہے تشریف باشد ہم وقتے عاشق گوید معشوق
من مرا از دوستی کہ من باوے دارم دوست تر دارد آنکہ معشوق عاشق شد
عاشق معشوق گشت ـــہ

من زان تو ام تو ہم مرا باش خوش باشد عشق اتفاقی

سئل علی کرم اللہ وجہہ عن اصحابہ قال عمن تسألون قالوا
عمار قال مؤمن ملئ ایمانا حتی مساسہ قالوا سلمان قال
ادرک علم الاول والاخر قالوا حذیفۃ قال صاحب
سر رسول اللہ وعندہ علم المنافقین قالوا وانت قال وایای
تریدون قالوا نعم قال اذا سألت أعطیت واذا سکت

ابتدیت عمارتا حلقوم با یمان انباز شد سلمان ادراک علم اول و آخر کرد حذیفہ اطلاعے بمنافقین یافت آنکہ ازینجا چہ شود گوش نہ شرف[۵] علی میگوید ہر چہ خواہم بیابم و اگر نہ خواہم ناخواستہ بدہند و اگر نخواہم مرا بگوید بخواہ و اگر من با وے سخن نگویم او با من گفتار در میان نہد اینک فضل و اینک شرف قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ چہ میگوید اگر شما خواہید بجز من محبوب گردید آنچہ من کردم شما ہمان کنید آنچہ من شدم شما ہمان شوید تا ظن نبری در جہان یک محبوب بود ہر کہ او را بدو گذارد و خود را تمام بدو سپارد و اگر محب گوئی شاید و اگر محبوب گوئی باز ہمانست اللہ یعلم تا چند محب بمجبولی باز آمد آن ہمہ بیکے باز گشت گوئی ہمہ قوت عشق گشتند در معدہ ہضم شدند چنانستی کہ بذات خود با وجود لحم و دم گشتند رسول اللہ میفرماید لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا میگوید خلیل از خلالست و خلال میان دو چیز باشد میگوید اگر میسر گشتے کہ در دوستی دوئی را گنجایشی بودے دوستی ابوبکر گنجیدے۔ علی را گفت تفسک بمنزلۃ نفسی تقابل انت بمقابلتی اینجا خلت را مساغے نیست از آنچہ دوئی برہ نیستی رفتست من اطاعنی فقد اطاع اللہ ہمین شرف عشق است من رانی فقد رأی الحق ہمیں معنے اثبات کردہ است من المتوفی فقال علی اللہ رمزے ہم ازین حکایت است من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ قال مخلصا یک وجود او ہزار تجرد اثبات دخول جنت ہمدان مرتبت شود حاصل جنت ہمہ[؟] عبارت از آرام و قرار اطمینان و سکون و دریافت مراد کار خیر دگر نباشد لا الہ الا اللہ شد ذاکر مذکور و ذکر یکی گشت مخوفات از دلش خاست مرجوات کم از نومیدی بر بست دخول جنت ہمین باشد نہ آنکہ

---

[۵] یعنی شرف امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

بمیرد خیز دبعد از آن در آید الیوم فی روح و ریحان و فی باغ و بستان
وقرار و اطمینان و انهار و جنات و حور و غلمان مزاحمتها غائت
اوہام مضمحل شدہ است دنیا باآخرت بازگشتہ است بہشت و دوزخ بمثال
دو غزال در بادیہ راحت و قرار بیازی و نگشتن و جستن اند الیوم اکملت
لکم دینکم قرارے و آرامے درسے بخشیدہ است فرد

امروز پر یروز دی و فردا ہر چہار یکے شود تو فردا

عائشہ روائے مبارک را در سر گرفت و اطراف را فراہم آورد خواست بدر رود
ہیبت زدہ بیں آید رسول اللہ بہو شانہ افتاد بعد استکشاف عرصہ داشت
در رہ آدمی ندیدم جز شیر و گرگ و مار و کژدم و پیل و بوزنہ نبودہ ست پرسید
در برت چہ بود گفت ردا مبارک فرمود ردا از بر دور کن چادرے دیگر در سر کن
برو ہمچنان کرد و آن ندید پرسیدش گفت اثر ردا امن ہر کہ فردا صورتے دارد ترا
ہمان نظارہ شد اکنون معلوم شد دوزخ و بہشت وقت کسی باشد آخرت
و قیامت مشاہدہ گردد خوف از شرکت است لا الٰہ الا اللہ

شین ازاحت شرکت کردہ است نقیضان لا یجتمعان
ولا یرتفعان خوف رود امن بضرورت باشد سدّ واکل خوخة
غیر خوخة ابی بکرؓ بیت وجود ابی بکر ہرچہ نقد وقت دارد کہ سدّ آن
قابل نباشد آن ہمان خوخ است کہ مشاہد و معارف بدان رہ در آیند و
ازان سوراخ بیرون شوند انا مدینة العلم و علیؓ بابها میدانی چہ
میفرماید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہر علم از شہر بیرون شود از رہ در برون
شود و ہرچہ در آید از رہ در آید شہر شہر نباشد تا درش کشادہ و استوار نبود علی
سرّ و رمز شاخست خلافت کبری بروے مقرر است درین باب مخالفے ندارم

ہر آئینہ مشائخ را در آمد از رہ علیؑ است اگر شہر نبوت را ہمچو علیؑ درے نباشد این
کثرت اولیا با ہجوم و ازدحام خود چگونہ مدخل یا بند آری علیؑ ساقی القوم است
ہر کہ شراب محبت خورد از دست علیؑ خورد ہر کہ شراب محبت چشید از دست علیؑ چشید
اینجا بتوان گفتن الحمد للہ الذی جعل مدینۃ العلم علیا
بابہا لولا شرف التواضع لکان من حق الفقیر ان یتبختر فی مشیہ
اگر این نبودے کہ عشق بتمام وکمال عاشق را بسوختگی و نیستی بردہ است شرف عشق
این تقاضا کردے عاشق بر ہمہ جہان سر افرازیدے بایزید تبختر وخیلات رہ
سپرے میکرد و این سخن میگفت ومن مثلی ورب العرش محبوبی شطاحی
از نظر شرف است المؤذنون اطول اعناقا یوم القیامۃ مردمے کہ
بصلاح وفلاح دعوت کردند ہر آئینہ خود مصلح ومفلح باشند از خود بتمام رفتہ اند وکار با آخر
رسانیدہ لحظ طرف دیگرے ہم کنند این طول عشق و این شرف سر فرازی جز بشرف
عشق نباشد اشراف اشراف جز بشرف بصیرت عشق نبودے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میفرماید لو ہلکت ہذہ العصابۃ لن تعبد فی الارض
بعد عشق نماند عاشق نماند معشوق نماند پرستیدن چہ باشد طلب دعوۃ چہ
معنی دارد اگر مصلحت فاجبت ان اعرف نبودے ہیچ ذرہ از ذرات
وجود را شہود نشدے۔

شین شکرت ہم باشد لئن شکرتم لازیدنکم شکرتے یا سکرتے
است الشکر نعمۃ زائدۃ علی النعمۃ من قولہم شکرۃ اذا
تجاوزت بینہما عن حد المعتاد ومنہ السکر ہیچ فردے
نتوانست کہ حق اداے شکر بجا آرد اقرار بعجز کرد گفتند الشکر ہو العجز
عن الشکر جمال عشق کہ دیدروی قدم کرا نمود بسابق ازل کہ رسید آنکہ معرفت

ن آئینہ [illegible]

شکرت الدابۃ [illegible]

شکر چو نہ شد ما درست گفتہ ایم والنعمۃ زائدۃ علی النعمۃ ترا آن شناخت
شود کہ عشق را جشی و در ادراک آن عاجز مانی آنگہ عشق را شناختہ باشی
وہمیں نعمت زائد بر نعمت باشد عشق از عالم قدس است شہپر ازلی دارد بال
ابدی دارد رنگ بے رنگی با اوست جہت بیجہتی ملازم صفت اوست
از کوتہی و درازی بالاتر است واز دخول و خروج بیرون تر واز کمی وزیادتی
کمتر ہر آئینہ ادراک چنوئے شکل تر باشد و در وہمے وفہمے در نیاید ہمہ را اقرار
بعجز ضروری بود آنگہ چہ گوید لا احصی ثناء علیك انت کما
اثنیت علی نفسك بہر بیانے وعبارتے کہ اختلاف ادیان کردند
مختتم آن جز عجز نبودہ است قف یا محمد فان ربك یصلی محمد
پرسید الرب کیف یصلی جواب شود یمدح ویثنی علی نفسہ ثناکہ
گوید مدح کہ گوید ثناآنکہ شناسدش او خود را خود داند بجہے کہ شمارا و مدح بود
بدان خود را خود خواند وخود را خود شکر گوید وخود را خود ستاید خوب طبعی
بیتے مناسب این سخن گفتہ است بیت

مرغ اینجا پر بریزد پر بنہاد   عقل اینجا رسید سر بنہاد

خود شکر گوید وہمہ را فرماید کہ شکرت من در وسع شما نیست خوب
طبعے دگر ہم گفتہ است ہم ازین ولایت ما بیت

بود ز عقل بیش ازین باد غرور بر سرم
پیش در تو خاک شد آن ہمہ کبر کلاہیم

جہان شکر را اہل محبت وعشق در زاویہ بیخودی کردند از آن خود را از ہمہ
کم دیدند لئن شکرتم لازیدنکم اگر خود را بنیستی دصید و بدست
قبضۂ عجز سپارید ہر آئینہ بہمہ حال زبان را از قیل وقال پامال سازید سیل شما

جز بحسن مآل نباشد اینکہ نجم کبریٰ گوید بیت

گر سرازل طمع ابدال شود | این جملہ قیل وقال پامال شود
مفتی شرع را جگر خون گردد | ہم خواجہ عقل را زبان لال شود

زبانہا گنگ شد عقلہا ہوید اگشت قال وقیل رہ رحلت گرفت آن گہے عشق جمال خودرا بر خود تجلی کرد شکر خود را خود گفت آنکہ من و تو کجا شکر کہ گوید عجز ہم ثبوت یابد ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ خوش سخن گوید العجز عن المعرفۃ معرفۃ چہ باشد مقید صفت قعود خود را خود داند عجز او ہم علم معرفت قعود او بصفتے صحیح تراوست قوی تر اقامتے کردہ است ایستادے نمودہ است تو ہوش داری اینجا لغزش قدم مردانست منگوید ہم مفتی شرع را جگر خون گردد یعنے شرح مصلحتے باشد عجز در حکمت و در وضع اوست خواص اشیا واضح داند چہ حکمت است کہ سم قاتل است چہ گوئی البتہ سردی و خشکی او ارضی است و مادہ ہمہ خشکیہا و سردیہا زمین است مردمان چہ قدر گل خورند و ہیچ نمیر ند آری بدو سخنے حلال بیک سخنے حرام من خواص را تجربہ کردم از ین افسونہا و سحرہا شنیدہ چہ عمل دارد چہ کارہا بسر می برد لولا التقی لقلت جلت قدرتہ باشد این خواص کہ نہاد حرف خدائی را کہ پیدا آورد و طلسمات را کہ ظاہر کرد نیز نجات را کہ رہ نمودنی شد وما قدرہ واللہ حق قدرہ جز فعل خدائیست جز بوضع اشیا و خواص حروف تعیین و تخصیص نیست ہیچ اہم بسیار گوئی نکنم ھلہ از شکر بشفا الشفافی ہو اللہ دیدے ۔

شین عشق چہ شفا بخشید گفت شفا دہندہ جز خدا چیزے نیست شین عشق از شفا حرف تفرقہ بیزار باشد وننزل من القرآن ماہو شفاء ورحمۃ للمومنین رنج عشق بچہ شفا پذیرد وداروے چہ باشد

مصراع

این نہ دردیست کہ جز دوست بود درمانش

شین در وسط عشق است این درمان ہم در وسط کار است آنجا
لاقرب ولابعد ولاوجد ولافقد باشد درد و درمان انکدام
فرجہ سر برون کنند گفتہ ام آمدنی ورفتنی باید پیوستنی و بدو رشدنی باید تا درد
و درمان بصورت خویش روے نماید اے عزیز ہر چہ ترا آفتے دار و آفت
عشق دو چیز است یکے در آغاز دوم در انجام آغاز عشق را خوف این باشد
مرد طالب بسیار جست از ہر درے و رہی کہ بود سری و پائے زد البتہ
رہ نمونی جلوہ نکرد مرد نومید شد یافت مقصود خود را از بعد المشرقین دور
تردید باہ و سوز و درد و غم و اندوہ وستوہ گرفت ہمراہان جاے ایستاد و دست
کہ یافت مقصود از حیز امکان برولست آفت دوم مرد طالب بمطلوب رسید
تا آنکہ گمان بر دوراے این مقصد مقصدے نماند و پیشتر رہ روئی نیست
دانست بانتہاے وصال کار انجامید کمال بانتہاے شرف خود بمقصود
اتصال یافت اکنون این مردم ہمچنین گوید رباعی
آنم کہ ہمہ جہان بفرمان منست سلطان منم و عشق تو سلطان منست
تو جان منی ہمہ جہان جان منست من آن توام ہمہ جہان آن منست
یعنے شفیع المذنبین کہ باشد جز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کرا
تصور توان کرد و شفیع جز واسطہ نباشد۔

شین شفا شماتت اعدا کند شیطان چنین گوید نہ از خود رفتی نہ بدو
رسیدی در وسط تلوینات پابند گشتی گاہ از خود روی گاہ بدر آئی گاہ بر در ہستی
گاہ ببر ہستی اللہ اعلم تا ختم کار بر چہ باشد مرد خمار زدہ را جز شراب دوا نباشد

اگر شراب نیاید بسر درد گرفتار گردد شراب بدست ساقی است شراب در خمار است
یکے دہد و یکے ندہد تا عاقبتش بر چہ افتد العواقب موھوم والخواتیم غیر
مفھوم وانما الاعتبار بالخواتیم از حکایتے کہ حضرت شیخ الاسلام نظام الدین
از گریہ وہیبت بیتاب افتاد آنحال مناسب اینمقال باشد وآنکہ سفیان
ثوری از کوری خود حکایت کند ہم ازین قبیل توان دانست بلعم را ہمیں قصہ
است کلیب در حالت مناجات این مقالات داشت اللّٰھمّ
اسمی ھذا کلیب وجسمی ھذا مجذوم ورسمی ھذا افاقۃ این
جبرئیل ومن المبارز چہ جاے مبارزت جبرائیل است کہ او میگوید لو
دنوت انملۃ لاحترقت۔ خلیل میگوید حسبی من سؤالی علمہ بحالی
شفا از وے میخواہد حالت بعلم او میکند وسوالے خفی در میان می نہد این درد یست
جز بحضرت دوست نتوان خواند و شفا جز از و نتوان طلبید بیت

ہر دم ستمے کہ ہست ہمیں پند میدہد   وصلش کہ میرساند و ہجران کہ میدہد

مرد متوسط را گہے نالہ ہجران باشد و گہے طلبش باشد بیت

ہجران خواہم صنما وصل نخواہم   من تجربہ کردہ ام ہجران خوشتر

این کسے است کہ از وصال بستوہ آمدہ است اول طلب را آرزو کند و
اول سوز بر دبکا د فسحت آہ را کشادگی سینہ نالہ را آرزو بر د اینچنین اینجا ہم
گویند۔

رباعی

من حاصل عمر ز دوست آسان ندہم   دل بر کنم ز دوست تا جان ندہم
از دوست بیادگار دردے دارم   کان درد بصد ہزار درمان ندہم

اگر درد بجاے درمان قرار گیرد ہمان شفا شود اما خوف آفت تسلی باشد
عشق را گفتند مرض بلاغرض چون توان گفتن کہ در عشق غرض نبود عشق را

باغرض چہ کار بود عشق را از عشیقہ گرفتہ اند و عشیقہ گیاہی را گویند کہ بیخے ندارد
از ہوا رستہ است بر ہر درختے کہ بپیچد خشک کند و اثرش تر بود عشق ہمیں عمل دارد
در ہر دلے کہ در آید او را از ہمہ چیز برد خلاصہ اش باوے ماند ہر کہ عاشق شد
چشمش تر بود لبش خشک سینہ اش گرم آہش سرد تنش نزار روز و جان بہ بند خواری
گرفتار ؎

من مات عشقا فلیمت ھکذا ۔ لاخیر فی العشق بلا موت
ورنہ خوش آید بگو لاخیر فی موت بلا عشق ہر کہ بعشق مرد جان بجانان
سپردہ است ہر کہ برنج طبیعت مرد جان بخاک و گل سپرد بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس
نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

گاہ بگاہے این رباعی خوانی ازین حرفے و نکتہ بدانی رباعی

در مطبخ عشق جز نکو را نکشند لاغر صفتان زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز مردار بود ہر آنکہ او را نکشند

ہر کرا بکار و عشق ذبح نکردند سینہ اش بخنجر درد ندریدند تا رکش بہ تیغ عشق
نشکستند نہ آنکہ مردار مرد دریغا ؎

بمرگ خویش بیرم وہ دریغا مرا یا مے کشد یا شاہد شنگ
خوش شفائیست شفاے عاشق پس آن صحت ابدی است و حیات سرمدی
است ملالت بنجالت رفتست سامت را سام زدہ است مرد بہ سلامت
در دار السلام رسیدہ است نظم

بہ تیغ عشق شو کشتہ اگر عمر ابد خواہی کہ از شمشیر بوبحیی نشان ندہد کسے احیا
بمیر اے دوست پیش از مرگ اگر تو زندگی خواہی کہ ادریس از چنین مردن بہشتی گشت پیش ازما

چونہ شفائیست اینک فیض دامن شفائی اینجا فرو نہد و سحاب ملامت بعارض این طرف بچکد لکن گفتہ ام دامن گیر وسط لم یکن یخلو عن النقصان عاشق مخمور مبتلا مہجور مدہوش مخمور در ماندہ مخذور شفقت لب مجبوب شفائے یا بد خمار زدہ را مداوات جز بدان خمر نباشد چنانچہ گفتہ ام ؎

از و بد و ہم بد و توان شد نیک

اگر نرگس مست چندان مینمود کہ عاشقے غلطیدہ او را از ان مستی کہ باز آرد جز ہمان لب معشوق نہ آنکہ از و بد و ہم بد و ہمی شدہ عجب کارے قہرہ لطفہ لطفہ قہرہ شئ واحد بحکم اختلاف محال جائے صورت قہر نماید و محلے عین لطف باران بار دیکے راغرق کند ہمان باران کشتی را بر آرد باغے زا تازہ سازد و بسیارے از کارہا ساختہ شود محقق شود شئے واحد باختلاف محل قہرے و لطفے شد بلکہ شئے واحد در شخص واحد باعتبارے قہر و اعتبار لطف ہم ازین گفتہ ایم صفات اللہ لیست عین ذات و لا غیر دیگرے ہمچنین گوید اغیار لا اعیان دیگرے گوید اعیان لا اغیار مارا ازین تحقیق شد بعضہا اعیان و بعضہا اغیار ہر چہ او را نسبتے توان گفتن ضرورت باشد کہ او را غیر گوئی و آنکہ وجود ذات باشد ماہیت عینہ کالحیوٰۃ او را غیر گفتن غلطی باشد شفا انجا شد من عشق و عف وکتم و مات مات شہیدا می بینے عفت را قید کرد تلویحے میکند۔

شین عشق عبارت از وسط است خالی از ہوائے نیست شرط عفت ہم از انست ہیچ فاسقے بدرد عشق نمرد مگر عفیف عشق را با عفت چہ نسبت کنند چنانچہ حبہ را بر تابہ نہی چہ قرارش احساس شود ہمبرین صفت عفت باشد آنکہ تمامت نقد وقت او شود عزت شہادت و دولت شہود او برد رباعی

العقل عقیلة الرجال والعشق محلل العقال
العقل یقول لا تخاطر والعشق یقول لا تبال

عقیله بند برپاهاست وعشق بیرون آمدن از جمله بندها غایت عقل بر حد نهایت اوست وآن عبارت جز حبس نباشد اما عشق بدان ماند که طوفان آتش برسر برآورد که خشک را چه بقا توان نهاد چنین هم گفته اند الیاس احدی الراحتین عشق آید از همه امید ها نومید کند واگر این را شفا خوانی هم شاید چندان دوزخیان در آتش دوزخ بسوزند که باآن عذاب خو پذیر گردند احتراق بجاے التذاذ افتد جحیم محل نعیم باشد حکیم قادر انواع تعذیبات دارد آن عذابے بعذابے برد و دردے بجاے دردے نهد سخت تر و درشت تر از آن بود که من قبل بود ناری را هم عذاب کند ولے هم بنار درآن آتش صفتے نهد که این آتش بپیشے و شرارے از آن محمل نتوان کرد چنان نالد که از همه دوخیان ناله او بیشتر باشد درین افسونات و عملے که براے دفع شیاطین میکنند وقتے نظاره کرده روغنے ورشانند افسونے بران خوانند شرے از آن بر روے دیو زنند این دیو بهزار عجز و زاری والحاح فریاد کند که مرا خلاصی شود بعد ازین گرد این کار نگردم او را در مضیق شیشه آرند از تنگی و گرفتگی آن مقام چنان میگریزد همه او گوئی در چسپانیده و در خلانیده اند سوگندها خورد و عهدها کند که بعد ازین گرد این کار نگردم اینک ناری است با همه حرقتے که او را براے او عذابیست از عذاب دیگران سخت تر فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا جواب شنود قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ هم دران باشید و با من سخن نگوئید که بتدریج تدبیر خو پذیر شوید و چنین هم بود که ناله احتراق بهشتیے شنود آرزوے سوختن کند با من سخن نگوئید که بهشتیان

شنوند بهشت برایشان دوزخ گردد اگر محبے باکل و شرب وجماع ملتذ باشد و دیگرے بحکایت محبوب مستغرق شود یکے بادوست در منازعات ومناجات است ہر آئینہ لذت نعیم او جحیم شود این بوے جگر سوختہ ابوبکر است رضی اللہ تعالی عنہ این سوختگی را بسیار تمنا برند نہ آنکہ ازان بوے خوش این در دماغے بہتر نمود آنکہ بران آرزو برو نظم

گرد روز ذرد و آید از خرقہ تکبیر بس جان و دلم فدا درد دی کش باشد

و در خرقہ صفا بود در درد کدورت اما موجب او فرح و اثر این طرح فرح گذشت اختیار طرح شد۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ فرماید شعر

دواءك فيك وما تشعر وداءك منك وتستنكر

وتزعم انك جرم صغير وفيك انطوى العالم الاكبر

وانت القديم بديع الصفات ففي كل معنى تشاء تظهر

اغنی الصباح عن المصباح اینجا روشن تر شود شفا، تمامی و درستی ظاہر گشت و بتمام و کمال خود قرار گرفت اما سخن من قبل کہ آمد شدے ہست از جائے بجائے و از طرفے بطرفے مقرر و مستقیم این تمام و کمال ہم در آمدہ و شدہ است ففی کل معنی تشاء و تظھر نہ آنکہ عبارت از آمد و شد است لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اگر بیع و تجارت باز ماندنی از ذکر نیست یا بیع و تجارت است و باز ماندن از ذکر نہ علی کل تقدیرین شفا کلی باشد درد از این امراض و اسقام را التصور نیفتد چہ ہیچ مرضے نیست شفا ذاتیست با مرض است از عمل باز نمیدارد فکان لم یکن عبداللہ انصاری گفتہ است پیری کردن معلمیست از غیب خبر دادن منجمیست مقام ہر کس باز نمودن مقومیست ملامت با ضعیفان بدخوئیست سلامت بودن سلامت

جو نیست صبر باری مبارز لیست شکر باری برابر لیست خود را بزبان خود ستودن رسوائیست خود را بزبان خود شکستن رعنائیست گریہ کردن سقائیست نعرہ زدن دلتنگیست کرامت فروختن سبکیست کرامت خریدن خریست آخرا ہمہ مقام نیستی است این سخن بیچارہ عاجز سرگردان عبد اللہ انصاری است

این ہمہ بیان اسقام و امراض بود شفا ثبوت نیستی شد ای دوست تا من و تو ایم شفا نیسے وخیالیست آندم کہ تو تو نباشی و من من نباشم شفا شفا نباشد مرض مرض نباشد صحت ذاتی آن بود گفتہ ام دریا بجنبد موجش گویند متصاعد شود بخار خوانند متراکم شود جمع آید صورت بند د ابر گویند چکیدن گیرد بارانش خوانند برزمین افتد وروان شود نہرے و غدیرے خوانند بدریا پیوند د ہمان دریا باشد کہ بود اینجا تحفہ ہست دریا بصفت خود بکمال و تمام خود از یک حرکت او چندین صور مختلف متضاد زاد عجائب ہر یکے بصورتے جمع آید یکے گشت باز ہم بدان دریا پیوست از وہیچ جدا نہ شد و ہیچ کم نگشت وہیچ زیادتے و نقصانے موصوف نہ شد دانستی کہ ہما اعراض را القانیا شد و این اعراض ہم از ان یکذات خاست بیانے کہ عزیز ست نشانے دقیقے میدہد اگر تو از محققانی چیزے خواہی دانست ؎

یحجبنك اشکال تشاکلها عمن تشکل فیها فهی استار

چہ میگوید ہر شکلے کہ مماثل شکلے دیگر است نباید کہ ترا در حجاب اندازد از کسی کہ او در ان چیز متشکل شدہ است آن مشکلات او استار اوست او خود است بدین تشکلات و بدین رنگ آمیزی حجاب بازی میکند

والبحر بحر علی ما کان فی قدم

لا یتغیر وما یتبدل و ما ازداد

ان الحوادث امواج وانہار

حوادثیکہ از جز و وجو پیدا آید بدان ذات مقدس و مطہر او و بران عین منزہ و مبراء
او نسبتے ندارد لحوقے نکند اتصالے نہ پیوندد ہم از و آید ہم از و بدو رود و بحقیقت ہیچ
نسبتے با وے ندارد مگر آمدنے و رفتنی سخن ابو الحسن خرقانی انا اقل من ربی بسنتین
روے مفہومے درستے نمودہ است تو متوجہ شو فہمے برا گر محققے این سخن داند او محقق
است ورنہ بسیار درین گرداب افتادند و دست و پا زدند اما چون غرق
این دریا نبودند نہنگ شک و ظن قوت وقت خویش ساختند قال اللہ
تعالی یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا
اہتدیتم میفرماید بر تو باد ا نفس خود ہرچہ جوئی در خود جوئی ہرچہ بینی از
خود بین و با خود بین ہر گر این رابطہ بدست افتد ضل و اضل نبود این ہدایتے
از ازل تا ابد بمرشد احتیاج نباشد اینقدر باید ہرچہ پیش تو آید تو نفی را دست
موزہ خود سازو حاصل خود را دست انبوہ ندانی بیر جز این تدبیر نکند ہرچہ
پیش تو آید بیشتر بر دو بیشتر رفتن میسر نباشد تا کسے بتواتر و توالی قدم بر قدم
نزند لیس العلم فی السماء فینزل ولا فی الارض فیخرج تا آخر کلام
میگوید تو بر وکلن بستان خود را بکاو و درون سینۂ تو چیزے است
آنرا بکش میگوید از صفتے بصفتے شو تا دیدی وا با آداب الروحانیین
تا ہمانچہ بودی ہمان باشی اعراض ہمہ امراض بود و شفاء فان حق حقیقت او
الحق و داء الحق تو انجا رسیدن نتوانی و تو آن شدن نتوانی ولیکن
چنانچہ گفتہ ام از دریا چہ بود با دریا چہ شد چہ باز گشت ہمان بود صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ میگوید العجز عن المعرفۃ معرفۃ مرضے درستے بیان
میکند و مرض در مرض را شفا نامید مقعد عاجز لقعود خود ہیں عجز فقود

او عرفان بقعود او شد کنا آیتر اللّٰه فی ذٰلک المکان اگر مرض بنودے
مکان را نشان بنودے ابلیس میگوید عمر قصه مدر از تو بتان را سجده کردی
من خدا را سجده کردم سجده بتان ترا این بار آورد مرا این روزگار پیش آمد
ترا ازین توبه میسر شد بروزگارے وکارے رسیدی و مرا توبه میسر نه توبت
پرست بودی من عشق پرست بودم بت پرست از بت پرستی توبه کند
عشق پرست از عشق پرستی توبه نکند و اگر چنین باشد عاشق نبود بیت

بلاست عشق من آن کز بلا نه پرهیزم
چو عشق خفته بودمن برسم انگیزم

ریش دل ابلیس آن ریش نیست که از خویش بدر توان کرد دوا او همان
درد اوست آه رباعی

جامے خوردم صفا ندارد　یارے کردم وفا ندارد
ریشے رستست که بہ نگردد　دردے دارم دوا ندارد

اے مرد محقق انسان در ترکیب خود جزوے از ابلیس شیطان هم دارد
ترا از هر جزو خود برخورداری ضرورت است ای یار عزیز که دره استاد
من هش باش که من در چهار خود چشمکے زده ام حریفان فهم خواهند کرد
گر توانی تو هم استراقے کن سخن خفیه می رود و س همسایه را جز بنهانی در بر
نتوان کشید سخن مارا تجلی باید که بگرے سرفراز نیست که بخون دل خوردن
شاید چیزے دست یابد و چیزے برخورد شنیده رسول اللّٰه در اثناء
نماز چه لطیفه کرد هٰن غرانیق العلیٰ و شفاعتهن ترتجی
این گفتار که مستی کار و از ره شورش روزگار سر برآورد چه اعتداد جز که
استغفر اللّٰه القار شیطانی است بلے گفته ام جز و شیطان کجست

اگر قیمے از ابلیس در آدم تلبیس نبودے فعصیٰ آدم ربہ فغویٰ در رتبہ نشتی الست بربکم تعلیمے خوش میکند بگوید من ربکم تا ہر کہ خدا اے خودرا شناسد در پس آں خدائے خود رود بیت

اے ہوا ہائے تو ہوا انگیز ۔۔۔ وے خدایان تو خدا آزار

افرایت من اتخذ الہہ ھواہ حجتے مرتبے میکند کہ الست بربکم چنیں دائم ہمہ ہوا ہا را مجتمع شدہ ہمہ مرادات را مجمعے گشت ۔ بیت

کل الجمال غدا لوجہک مجملا ۔۔۔ لکنہ فی العالمین مفصلا

جملہ ہوا ہا بیکبار بیک آئینہ بیکرو بیکسو جلوہ کرد ہر کیے ہوائے خود را مرتب یافت ہمہ بہمہ وجہ بضرورت ہمہ خود فریاد میکردیلے واللہ من ورائھم محیط احاطت بچہ شد در جوز دیدہ ہرچہ مخ مخست در قشر قشر قشر پیداست قشر قشر قشر خبر از مخ مخ مخ میدھد مخ مخ مخ و مخ مخ مخ با قشر قشر قشر باشد از و شعور دارد شنیدہ فصل فصل فصل وصل وصل وصل وصل فصل است امثالے کہ بالا گفتہ ایم اگر ترا بامعان نظر آنجا ایقانے شود کلمات متضاد کہ از صوفیہ زاد و اختلاف نظر کہ در صفات اللہ افتاد بہ بینی ہمہ بر تو یکبا نقاب احتجاب کشاد حجابہ النور لو کشف لاحترقت سبحات وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ نور اسم من اسماء اللہ تا آنکہ در دعاء ماثورہ گوئی یا نور یا نور النور و اینجا گوید حجابہ النور اکنون چہ گوئی ایں نورے دگر و آں نورے دگر تا آنکہ گوئی حجاب او ذات اوست از محققان پرس لائق تنزیہ و استحقاق تنزیہ در چیست حجابہ النور نور را احتجاب خود کردہ لو کشف لاحترقت اگر آں نور بصفت حجاب درمیاں نباشد چہ باشد نور یکے باشد احتراق سبحات عبارت از چہ بود تا کل الارض

ن برگزیدہ

نور یکے باشد

نالان ارکز من ابن آدم الا عجب الذین منه رکبّ و منه یحشر بسیار
گفتہ ام ایں ہمہ چہرہ بازی فیض اوست و ایں ہمہ شیوہ سازی عکس نو رقدیں
اوست گفتہ ام دریا شوریدہ موجے و بخارے خاست از دریا چیزے منفاعل
نشد جز دے و بعضی از وجد انگشت ازینجا نیکو تردانی کہ فیض او نہ عین اوست
نہ غیر او پس بحقیقت تصور فرما تراآن سورہ ہنوئی بصورت اطلاعے تصور ندارد
فالتزم حدك ولا تجاوز عما حدك بایزید نجات ابلیس خواست
جوابے باصوابے شنید او آتشی است تاب آتش تواند آورد تو خاکی رستی غم خود بخور
این ہمہ امراض است کہ در راہ عشق طالب صادق را پیش می آید و او را جز این گذر
میسر نہ۔ اما صادق را صدق رہبر است البتہ تجربہ شد از غیبے از شاہدے کسے
بر سر او افتند کار تمام کند اما با متردد و متزلزل سخن ندا ریم دشوار باشد کہ او ازین
رہگذر بسلامت گذرد عشق است و موا روے و مواہبی کہ بحسب اوست ازو
گذشتن دشوار باشد اگرچہ از وگذشتنی است اما بس متعذر قریب باستحالت
بسیار دیدم و شنیدم کہ شیوخ برین ارشاد کردند مردے کورے ہست برائے چشم را
ہیچ پرہیزے نمی باید کرد چشمے پیش کردہ ہرچہ خوش می آید میکند و ہرچہ پیش می آید میخورد
و ہرچہ زیان در چشم شود چہ شود کور شود او خود کور است ذوالنون جوانے را
سنگسار فرمود نہ آنکہ علت غیرت او بود ورنہ آن مسکین چہ گنہ کردہ بود حسین منصور
وابراہیم خواص بینہما ملاقاتے شد حسین از خواص پرسید فیم انت گفت سی سال
است نفس را در توکل در بادیہ ریاضت دادم حسین منصور گفت ضیعت عمرك
فی عمران باطنك فاین الفنا فی اللہ گفت ہمہ عمر خویش در آراستن باطن
گذرانیدی آن شدہ گیر فنا در و کجا میدانی مجنون بلیلے آنگہ رسد مجنون در میان
نباشد ہیں لیلی باشد معلوم شد کہ ریاضت خواص لسی سال در بادیہ برائے

استقامت توکل را خارے بود در پاے او خلیدہ رنجے داشت کمین زدہ
ریشے بود پنہان رستہ تا خواص[۵] را صلاح بحق تحقیق چنانچہ شرط کارست
ذرۃ فذرۃ گرد نمود شکر را چند صورت سازند چہ گویند آدمی و پیل
و اسپ گویند و اگر بشکنند باز چنانچہ بود غدہ سازند باز ہمان شکر گویند
نہ آنکہ مرضے بود کہ عرض اہل حقیقت است وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا
آنگہ چلپنند گذر بر جنس و نوع خویش ضرورت باشد از مادر و پدر و
از خواہر و برادر چون توان برید یک جزو در انسان ناری است او را
نسبت آن جزو در نار گذر لابدیست سخن درستے اگر محققان این راہ
بعلت گفتار نمی نمودند چندین بیان و اشارت و رموز ہمران ہنوست
اندیشہ نکنی از یکے بیکے چگوئی چہ بیان کنی و از وچہ خبر دہی نہ آنکہ ہر چہ گوئی
چیزے بوہم خویش قضا باد ستے کنی و بدان نتائج ساختہ سازی نمی دانی
ثانی حال تا چہ درست افتد و تا چہ کثر بر آید نہ آنکہ این ہمہ علت است
شفا یا بد و شفا را جز انتہار و نماید اے مبتدی ذوق عبادتش میگیر و طالب
دردمند باش اے متوسط خود را حب شمار و طالب و امانده انکار و ہر چہ ترا
پیش آید از حکایات و شکایات و انوار ہمہ مرض اہل حقیقت است این
ہمہ پابند طالبانست او را او بدان میدارد و او بدان خوش میباشد
وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ
اگر شین عشق را باستقصا بیان میکنم مختصر بدان طول میشود کہ خوانندہ
ملول گردد یکے زمانہ آخر است من خود میدانم بتحقیق این حدیث نص

---

[۵] این عبارت از "تا خواص را" تا "گرد نمود" در ہر چہار نسخہ ہمچنین است - ع ع

است کہ با خود میکنیم تو آنرا خواہ لمہ ملکی خوان خواہ لمہ رحمانی فاما ما این را
وسوسہ نام می نہیم ہر کہ شیخ شد مقتدا گشت نبوت یافت شیوہ دعوت پیشہ
ساخت ضرورت باشد کہ از شین عشق پابند اسیر ماند تا باشد ازین جہان
خبر بیاید علت وقت او ہمان بودہ من عرف اللہ طال لسانہ
مریض را از طبیعت نالہ باشد من عرف اللہ بصفاتہ الحسنیٰ
واسمائہ العلی طال لسانہ ہر آئینہ آنکہ صفات او توقیفی
است لو دو چند و آنکہ بر صفت معنی اطلاق کنند اللہ اعلم بکمیتہ و کل
صفات ذات او انحصارے ندارد و ہر قومی بزبانے خوانند واللہ
اعلم بکمیتہ الخلق و دیگر چون گوئی این صفت را با ذات چہ
نسبت عینیت و غیریت و ابحاث دیگر طال لسانہ ضرورت باشد و آنکہ
گفت من عرف اللہ کلّ لسانہ معرفت ذات اوست و آنجا
جز حیرت اند رحیرت و بیخودی در بیخودی نیست وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ
وَالْمَغْرِبُ مرد سالک کہ قدم ہمت او از وبدر نمی تواند شد ہر آئینہ بمرض
وسط گرفتار باشد لقاء الخلیل شفاء العلیل یا خفتے بود یا رفتے
باشد ذہن مریض بمعارض متعلق شود از اندک احساس غافل ماند مرض
و علت کہ خلت خواست لقاء آن خلیل شفاء آن علیل است من احب
لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ قصہ محبت یگانگی محبوبست و شفا جز
بیگانگی رہے نسپر دو در زاویہ تنے قرار نگیر دو لا حول ولا قوۃ الا باللہ
ازین طبیعت ناہموار البتہ در گفتار شرط انحصار دامن گیر او نمی شود
استغفر اللہ

شین عشق از کورۂ دل مجمے شررے خواست ہفت درک دوزخ

شرح فہم سایہ آمد

از آن آفرید ند گردن جہرہ متنبی شکستہ باد نگر آن خاکسار چون بر حرارت
دل عاشقان اطلاعی یافتست وابروے بران دیدہ است میگوید بیت
وفی قلب المحب نار هوا احر نار الجحیم ابردها
خلق الله القلب قبل خلق الاجساد در وحرارت عشق نہادہ اند
غایت حرارت شررے سر برکرد ہفت درکہ دوزخ از ان یکشرر قوت
واستقامت گرفت وقلب را کہ قلب خوانند زیرا کہ قلب قلب قبل است
وقبل را قلب کردند قلب شد وقلب را کہ قلب گویند ہم ازین کہ قلب
قبل است دگویند سُمّی بہ لقلبہ آرے از قبل قلب شود ہر آئینہ تقلب
آید در ہر دلے کہ این آتش افروخت دود از وجود او بر آورد ومار در مظہر
او زو شرر را مقر نباشد جز در مرکز خود آتشی را بآتش سپارند آنگہ قرار گیرد
وان مُنکَرُ الاَنوار دُھا ہمین میل طبیعت است کہ ہمان سو کشادہ
خواہند کردن اما قہر اوو اما طبیعت قہر ہم ہمان سو میبرد کہ نسبتے خاصے
است شفا گیر شد شررتن ابراہیم را کہ در آتش نمرود انداخت اکنون
چہ شد قُلنا یا نارُ کُونِی بَردًا وَسلامًا کل بجز و رسید شا بعروس پیوست
خلق حوا من ضلعة الایسر من آدم عروس بانخل ہم شد ابنہا شفا آمد
شر ابراہیم را اگر در مشرقین ومغربین بجوئی نشانے نیابی از کجا کہ شرر بود
وسلام گشت ابراہیم کل وادٍ ہیم شدہ گاہے میگوید اِنِّی لَا اُحِبُّ
الاٰفِلِینَ جاے گفت لَاَکُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ پس آنکہ تاب
آفتاب کل بکل شرر بامرکز خود معانقہ کرد ضرورت مرض را دست بوسی
پیشہ آورد وقدمبوسی بصورت احترام کرد ومعذرتے فرسود سخن بالا فرو
افتاد وبحقیقت این سخن مارا فرود بالاے نیست شرر عشق مثالے شمعے دان

پروانہ را عاشق تصور کن این عاشق را بدین معشوق چہ بہ باشد کہ بسوز وصال
در آید آرے خود را فداے او سازد و خود را بروزند تا سوزدش آنکہ دود برآید
او بسوزد عین آتش و نور گردد و ہیچ در ہیچ نابود در نابود شود عجب کارے
ابوالحسن نوری میگوید اگر منم او نیست و اگر او ست من نہ ام چہ نہ گوید بلکہ بودم
من با شم وا و باشد جنید تسکین میدہد کہ امر محال را اہل عقل روا نداشتہ اند
نوری ہم برین خبر تسکین میکرد گفت نعم المعلم أنت لنا یا جنید
اما دیوانہ باشد ہر چند استحالت عقلی دامنگیر وقت او باشد و خار پائے روش
او شود اما او با این ہمہ از سر پردرزدن باز نماند بیت

خواہی بوصال کوش خواہی بفراق من فارغم از ہر دو مرا عشق تو بس

عقل از عالم ملکوت است و عشق از عالم لاہوت فکم بینہما گفتہ ام۔
شین آخر سہ دندانہ دارد ملکوت جبروت لاہوت را در گرفتہ است۔
شین شرربیک تف ہر سہ جہان را سوزد ودود را الور اپروازے کند
انجا شکارے نیست کہ باز عشق صیدے بازد اما خود بخود باز بغیر خود نپردازد
شرر عشق شہپر طائر ہمت را چنان سوزد کہ بازش مکنت پرو بال نماند ہان وہان
بلند پری مکن بر آشیان عجز بالیست بہمہ عجز و انکسار و شکستگی و افتقار باز آی
وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ مقصد صدق خویش کن زین العابدین میگوید نظم

إنّی لأکتم من علمی جواہرہ کیلا یری الحقّ ذو جہل فیفتتنا
وقد تقدم فی ہذا أبو حسن إلی الحسین ووصّی قبلہ الحسنا
فیا رب جوہر علم لو أبوح بہ لقیل لی أنت ممن یعبد الوثنا
ولاستحلّ رجال جاہلون دمی یرون أقبح ما یأتونہ حسنا

میدانی کہ رجال جاہل کیانرا میگوید تابعین و تبع تابعین و بعضے صحابہ ہم بودند۔

ن اومی

شین شر عشق آن دندان ندارد که بیان اطوار از ہر دہانے سر برون زند ویا از ہر زبانے شمۂ از و توان شنید شر عشق کونین را سوختہ است و نیست و نابود کردہ است واللہ علم ہنوز تا چہا کند لا یتجلی فی صورۃ مرتین ولا یتجلی فی صورۃ الاثنین او را ازین بازی گری کہ باز میدارد خالق از خلق نیچہ می ایستد کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ را چرا بیکار میکند عنان تمالک را از دست برچہ میدہد خود بر خود برچہ میگردد موسیٰ کشد قبطی را جرم کردہ بود خضر کشت کودکے بے گنہ را و آنرا عبادت و طاعت نامند وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ہر دو محل این شرط توقیع یافتست اما غایت ما فی الباب محل صریح محل خفیہ کہ کرد از خود اما این گفتار موسیٰ را سزد و بس و آنکہ مثلش بود چنانچہ گفت وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ از احت علل کرد این دندان شر جہانرا سوخت و چنان خورد خائید کہ خاکستر نامید شر عشق را کہ تاب آورد آنجا کہ رسید سوخت و او را از دبر دازو بے باوے از ان او ہیچ نماند آنگہ وصال چہ معنی دارد اے دوست و نیکجرعہ ساخت نیست و نابود را از خود چہ آگہ بود نظم

ہستم ولیک نیست د نابود	نابود ولیک بود را بود
نابود چہ بود بود را بود	نابود چہ بود عین مقصود

عبد اللہ انصاری گفتہ است ہمہ برانند تا چہ شود من برانم تا چہ بود ہمہ گویند تا چہ شود عبد اللہ انصاری برالست تا چہ بود محمد حسینی برین است تا چیست این ہمہ۔

شین شر است از عالم شہادت بعالم غیبت برد و از غیبت در عالم شہادت باز آرد اجمال و تفصیلے را ہمین معنی گفتہ اند رسول اللہ

میفرماید من سرہ ان ینظر الی میت یمشی علی وجہ الارض
فلینظر الی ابن ابی قحافۃ مردہ نزو د اما زندہ کے باعتبار مردہ
بود اورا اگر رفتار سے مردہ دارے باشد شاید ہوا با دسے نماندہ
است مرواز ہوا پرستی بدر شدہ است مردہ تصور فرما کہ این کار
زندگانے نیست کہ با زندگی مردم از ہوا باز نتوانند ماند شنیدہ باشی
کہ ہوا دعوے خدائی دارد ہر جا کہ شر کے شد ہوا شد شر شین عشق را
احتراقیست ہمہ را سوختت تنہا را ابتیاب کردہ است صوفی در سماع
میگفت لو نزا حمنی العرش لاحترقتہ مگر از وراء سراوقات
عزت ندا الیّ الیّ شنید چنانچہ رسم کار است باز دارندہ رسم حجابت
و پردہ داری چوپی در پیش داشت یعنی ازین طور گذشتن در وسعت
بشر نیست او در غلبۂ حال او بیرہمت کہ از فیض وراہ سلامت نصیبے
گرفتہ است شطاحی میکرد لو زاحمنی العرش لاحترقتہ
زہے شرر عشق بیک نفت عرش کہ اعظم المخلوقاتست محل مجلس رحمانست
اگر حجاب شود ہمان است کہ بسوزد ہمانچہ گفتہ اند دوست باد دست
ہر کہ جز دوست نہ نیکوست نہ مرد عاشق شد و بشرر عشق
نسوخت و گرمی در دل خویش نیافت و سوختگی احساسے نکرد پس
عاشق نشد بیت

مگس قند و پروانہ آتش گزید ہوس دیگر و عاشقی دیگر است

اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡمًا وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیۡمًا عاشقے
باید تا این خطاب بروی بحقیقت درست آید ذُقۡ اِنَّکَ اَنۡتَ
الۡعَزِیۡزُ الۡکَرِیۡمُ مجنون با کانسہ چند گدائے کانسہ خود فرستاد او

ن جانہا و پروانہا
ن شنود
ن وراء سراوقات
ن شرر
ن ہرچہ
ن سوختنی
ن احساس

دیدہ ہمہ شئے از آتش انداخت کانسے مجنون را مگر بشناخت گرفت بشکست
مجنون شنید رقصے بزد در عشق چنین بوالعجبہا باشد واللہ علیم حکیم کلاً حملۃ
صدقاً وحقاً حقی باید دانست تا شرر عشق سینہ را نسوزد او از جمال شمع
رخے نہ افروزد کان اللہ یکلم آدم شفاھا اگر آدمیت با آدم
وآدمی التزامی نبودے شفاہ را راہ نجات توجیہ نکردے شرر عشق
وجود آدم را ہم در بدو خلقت بر صورۃ نمود وتزخرف نمود چو اصل
نبودہ است اینستی باز آمد یکلم اللہ شفاہا درست شد الا وحیاً او من
وراء حجاب او یرسل رسولاً تکلیم شفاہا درست نبود تا حجاب
بشریت درمیان بود وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیاً
او من وراء حجاب او یرسل رسولا الا وحیاً باکیکہ وحی شد
او را از دید وبرویا او بدو از وسخن گفت بشر وبشریت را درمیان نشان
نبود خدائی وخدا را کذلک جنید با شبلی گفت اسرارے کہ ما در سرداب ہا
گوش بگوش گفتیم تو بر سر کوچہ وبازار آشکارا کردی شبلی جواب
عرضہ داشت أنا أقول وأنا اسمع ھل فی الدارین غیری
علی ھذا الا وحیاً او من وراء حجاب او یرسل رسولا
ہمہ شیوہ ناکی وشعبدہ گری باشد شرر عشق را آن تا بست کہ این ہمہ
شیوہا نیز او خراب است اللھم قونی بقوالك وسددنی بسدادك
سبحان اللہ توان جز بوجود او قوام جان وروان استغفر اللہ
چنیں گویند عقل را با عشق زورے نیست میدانند کہ میگوید وے آن
عقل معاش باشد آن عقل تدبیر ہا شد اما عقل ع فان عقلی علاحدہ است وعقل
عشق سرافرازی دگر دارد ودر دل توجہ میکند مرد عاشق کہ رہ وصال

معشوق جوید بدان تدبیر و حیلها که تو شنیدهٔ باہر یک کمینه دران کو نسبتے گذرے دارد چه التزاہما و چه دوستداریہا و چه دلداریہا می نماید با ختلاف و تردد ہر زمان و ساعت از و عجیب و غریب می نماید و ہم ناظرے ظالمے بے التفاتی نپرسد که چه غرض و مصلحت که درین کوچندین آمد و شد و ملازمت است و اگر پرسد جوابش می گوید فلان خواہر منست پدر منست چه می گوئی بارے بدین بہانه ہمسایهٔ معشوقه شد و بدین تقرب جوار باکسانے که باو خصوصیتے دارند و ازو نشانے و خبرے گویند و دانند و بر مزاج او مطلع باشند بچه رغبت دارد و ازچه کاره و معترضست و ہمبرین بہانه توان نام او در اثنا یش او ذکرے کردن اکنون القصه لطولہا مختصر کنیم ع

کوته کنیم قصهٔ ما کار دفتر است

اکنون ہمدین تدبیر کار بجائے کشد معشوق با ہمه تعزز و تعالی خویش و باہمه تعظم و تکرم و باہمه بے نیازی و سرافرازی و با این ہمه که از ہمه مستغنی است مستعلی است بر در عاشق خود بیاید و باہمه حسن و نازے که او راست و باہمه حسن و جمالے که او دارد و باہمه عزے و نازے که باویست عاشق را بدان اعزاز و اکرام در بر کشد و بسینه گیرد که عاشق را باو ے این عمل میسر نبود بلکه معلومش ہم نبود ع

عشقبازی ز من آموز که من پیر مغانم

کدام ظالم مشرک که عشق را بد و بنام خواند عشق مجاز و عشق حقیقت مجاز در معنی احتمال دارد اصل مجاز مجوز بود مفعل باشد یعنی محل جواز حقیقت اسد گویم دلاورے مراد داریم و این گفتار و این ارادت مجاز باشد مجاز مشتق از جواز بود مجاز یعنی محل گذشتن چون حقیقت نیست ثبات ندارد ہر آئینه گذشتن

باشد بعدان مجاز نام نهند شرر عشق مجاز را سوزد حقیقت را دارد زر را در خریطے کنی آتش ہم خریطہ را سوزد و زر را برائے تو دارد مجاز خریطہ حقیقت بود یعنی غلاف حقیقت است عشق پردہ را سوزد و بحقیقت این پردہ رسد پردہ بر زر کہ انداختہ است چو پردہ سوزد آن کس را چہ جائے احتجاب باشد شرر عشق این قہر و این سلطنت دارد کجا افتادہ ایم مقصود را باش دانستہ عشق را ہم عقلے ہست کہ آنرا عقل عشق گویند کہ عاشق را بے آن چارہ نیست ورنہ ہیچ مرادے نرسد دہ ہنگانہ و غائبانہ میرود ہر بازئے بشرط آن کار لیست اگر این تدبیر کہ حکایت ازان کردم بکند رہ رویئے بملاقات معشوق شود یا نشود شنیدہ آنکہ خود را زاہد و عابد ساخت۔ شیخ شرف الدین پانی پتی را پرسیدند چرا طعام و آب گذاشتی گفت تا ماردم را استوار دارند دیوانہ است از خویش و خویشاوند بیگانہ است از قدم شرع متجاوز در خود مردے فرزانہ است اما غرض ما این بود اگر شرر عشق تابے زند این نظر را پاک سوزد مزکے و مصفی گردد چون این پروانہ بشمع شدہ بخود کشد بجان و سر من گوش دار بجان و دل بشنو کہ سخن نازک است اگر با صفائی تمام و بشرط استماع کلام ترا اگر ایجلے فہمے دست دہد زہے مرد کہ تو باشی شعر

کأنی انا القائل السامع   کلامی الی مسمعی راجع

این بقول شبلی باز میگردد شرر عشق کاف کأنی را بیک تاب سوختست چنانکہ کاف کأنی انظر الی عرش ربی بارزاً گویند رایت اعلے آمد و پیش تخت این سخن بود و این مراد باشد بادشاہ آمد و پیش بادشاہ سخن شد کأنی انظر الی عرش ربی بارزاً خدا یُرا بصفت ظہوری بیند نہ بیند تا باصرہ او از نور او فیضی نگیرد چہ شود ما رأی اللہ غیر اللہ شرر عشق

رویت ورائی وغیر رائی را بیک تابش بسوخت جز صمدیت طرحے نماند اینجا چگویدم نکو گفتن کہ دید کرا دید کدام کس را دید کار او از دید گوفت شنید گذشتہ است دید او را دیدی کہ دی گذشتہ است امروز حکایتش کوتاہ کن فرد

امروز و پریروز و دی و فردا ہر چار یکے شود تو فردا

لا فقد ولا وجد ولا قرب ولا بعد فان القرب عین البعد والبعد عین القرب بل القرب بعد البعد والبعد قرب القرب فعلیٰ ھذا المقال امثلۃ کثیرۃ ولکن کیحنا عــه عنان الکلام الی ما الھمنا ربنا بالفضل والکرم۔

سہ دندانہ شین عشق بسہ کوہ ماند یکے را طور نامند میدانی موسیٰ را دران طور چہ نور و چہ حضور بود وبچہ موجب برتن او مرور خرور شد غفلت کہ خودی بخود بود کہ گفت اَرِنِیْ خود آنکہ نفس او سد را معرفت او بود وشہود جان او کوہ اندوہ شد چہ تو با خود باشی وما رہیے ترا از ما لذتے استغفر اللہ ترا از ما ہرتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ترا با ما دیدارے تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا موسیٰ را باور نمی افتد گمان دارد سخن شنیدم جمال نا بہار ابینم لذت او آن لذت نیست کہ غیر او بدو ملتذ باشد اکنون ہان وہان از خود بر خود چہ توان برخورد امتحان را قرار شد اگر کوہ را با چندین قوتے وتمکنتے کہ او دارد قرارے دارد وآرامے کہ او راست وجرمے وغلظتے کہ باویست حیلتے

عــه کیح بمعنی عنان باز کشیدن ستور را تا از رفتن باز استد - از منتخب اللغات - ع ع

بدو دہیم شعوری بد و بخشیم پرتوے از عکس جمال خویش بروی تا ہم اگر او
با این ہمہ قوت و مکنت خویش تاب جمال ما دارد تو نیز خیالے بسر بر
فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا کوہ از بس لذت و راحت
و خوشی قطرہ قطرہ شد موسیٰ را تاب عکس عکس ننمود وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا
نقدے در دامن جنبہ او بربستند او را از و بیہوشانہ کرد علت توسط
باقی بود فَلَمَّا اَفَاقَ توبہ می بایست کرد از دم بقدم از وجود بعدم
چند در چند باشد بیہوشی از بس لذت ہم بود از غلبۂ ہیبت ہم باشد
کس باشد از بس لذت میرد و دیگرے از بس ہیبت لما لتواطر با
ہمیں افسانہ را قصہ کرد است دکّ جبل و خر موسیٰ ہم برین مقعد مقر
صدق ساختند اگر گذشت را محل نبودہ است چہ معنی داشت
با موسیٰ چرا گفتند عشق از صفور آموز۔

ن ؎ سی ابن ... ؎ نبود ؎ تمام

عظمت و جلالت یکدندانہ شین عشق را شناختی اکنون
ہان وہان بر کوہ دگر بر آنظارہ کن کوہ لبنان مسکن و مقر قطب الاقطاب
است او بہر صور و اشکال بہر کوچہ و بازار بصور مختلف گرد بہیئت
متضاد نماید اما مستقر و مادی او لبنان باشد آنجا غاریست قطب
الاقطاب را آنجا کار و باریست آنچہ چشمہ ایست قطب الاقطاب را
بران نظارہ نظریست روشنی و صفا ہم ازان آب جلا بیند لبنان
محل مناجات ابدالست مقام مناجات اوتاد است نقبا و نجبا ہمان
جا مسکن دارند نام نقیبی۔ نجیبی۔ ابدالی۔ اوتادی۔ شغلے و کارے
کہ ایشان دارند ہم بتوسط کار ما نسبتے دارد و انجا کہ ما ہم شغلے
و شاغلے نامے و کامے صحنے و بامے خاصے و عامے آنجا صورۃ

نمودارئ ندارد لا الٰه الا الله غمزه زده است ترکِ وجود را صورتِ افسانه کرده نیست و نابود ساختست قطب الاقطاب بر سجادهٔ اضافت جلوس فرموده است ابدال و اوتاد بر خیال وہمی طوافے کنند بود از ان طواف مانده شوند بخود باز آیند بعجز واماندگی و درماندگی صورتے دیگر نظا به شود لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ہمین کوه رو کرده است لابد و لابد من کونك فی طریقك الله اینجا خطے کشیده اند حدے کرده اند از ان مناره گذشت تصور نمی افتد شین عشق میانه افتاده است میانه را با نہایت کارے نزدیکست اگرچه باید با ہدایت ہم نسبتی دارد اما از و قدمے پیشتر نہاده است تا بنہایت نسبتی برده است بدایت را پشت داده بنہایت رو آورده است در تو سیرے کردم حاصل ترا دیدم ترا با یگانگی بیگانگیست تو اسیر شرک شرکی ترا اقرار نبود تا بر شرک شرک استمرار نه شود درین باب قصدے میوستم فصلے در امید وصلے ندیدم ہر آئینه اگرچه آشنا بودم جدا گانه استادم اگرچه یکے ام دوگانه شمردم میان من و معشوق من بیگانگی نیست اما بر عاشق شدن من و معشوق گشتن او بیگانگی ظاہر گشت از ره باطن تصورے کردم قابل یگانگیست نیافتم نماز بجماعت سنتست جماعت چه معنی دارد مجتمعے را جماعت نامند امام و چند نفر یکجا شوند گزارند جماعت خوانند اگر دل امام در گشت و ہیماست و خاطر مقتدیان در جنگل جائے و صحرائے و تماشائیست علی ہذا جماعت در زاویه تنہائی قرار گرفته و از ایشان تنفر کرده اگر نمازے گذارند که نفس و دل و روح و سر و خفی یکجا جمع شوند نمازے بجماعت درست افتد و اگر بر فہم فقیه سخن گوییم ہم بجماعتے مرتبے حی شود پرستندگان بر انواع اند یکے ایستاده پرستد دیگرے چہار پایے شود سیومی بر سینه افتد بشکم رود این ہمه عبادت

آدمی را بجمعیت درخت سرزیر یا بالا باشد ایستاده نماید اسپ و ستور ہمارہ
در رکوع اند مار و امثال این بر سینہ و شکم افتادہ است انسان ہر سہ عمل
در کار دارد ایستادہ پرستد آنرا قیام نامند چہار پایہ شود آنرا رکوع گویند
بر سینہ و شکم افتد آنرا سجدہ خوانند ہر سہ بحقہ مودی شوند نماز بجماعت درست
گردد ابو عثمان مغربی میگوید البدلاء اربعون والنجباء النقباء سبعة
او تسعة والاوتاد اربع والقطب واحد وعليه مدار العدد
وبه الغياث وهو الغوث آنکہ دیدی بشرکت جمعیت نیست ابدال
چہل نجبا ہفت اوتاد چہار ہمہ شرک در شرک جمع در جمع جمع الجمع را
عنایت کنیم چہ معنی باشد ہمہ را یکے گوی ایم دعا قل ہمہ یکے چونہ شود فکرے
نمی کنی این چہل روے درستے دارد شکل سلاسے می نماید تحفہ دگر قطب را میگویند
وهو الواحد وعليه مدار العدد گمان مبنہ میکنہ کہ قطب را نیز
واحد من العشرة شمس ندخہ ضر باعتبارے داخل و باعتبارے خارج
و باعتبارے متصل و باعتبارے منفصل ای مردنادان از احت اضافت
کن نسب را در اسقاطات بند فرمایکے بیکے کرد فرد حقیقی باش ای محمد
پندے میدہی کہ مردمان گویند ت محال گوی فردانیت قطب و توحد
او ہم بشرکت اشتراک یافت بادوی و دوگانگی آشنائی کرد آہ تامنم
این کار است جانے از وحدت خالص نشانے ندارد جز بیرے تدبیرے
ندیدم و ہمہ مردان جز اطفال شیر خوارہ نیند محمد حسینے اگر بچہ زادہ
بود یا مادہ جنینے در رحم جمع شد ہم کارے باشد مگر او نمی خواہد خود را ہم
بشرکت سپردہ است البتہ خواستست کہ نگویند کہ ہیچ یکے ازین میدان
گوی بردہ است اَکَادُ اُخْفِیْھَا رمزے ہم برین کردہ است آنکہ خود خود را

نیست مرا و ترا چہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخفی
من دبیب النملۃ ہمبرین دلیل کردہ است وہمین شود آیت
خرّ موسیٰ صعقا اگر شرکت نیست وازبس لذت وہیبت
است چہ معنی دارد **شعر**

تعالی العشق عن ہمم الرجال | وعن وصف التفرق والوصال
ومہما جل شئ عن خیال | یجل عن الاحاطۃ والمثال

ہرچند بیان بیشتر ومبالغہ کنیم برائے تصفیہ توحید را شرکت ازان بیشتر
رفتہ باشد لبنان را از لبن گرفتہ اند بقا وقوام وحیوۃ و وجود اصل
خلقت ہمین لبن است من قبل بیشتر شدہ است کہ عشق بنودے شہود
وجود نبودے آنرا بیان مرتب شدہ است جبل لبنان طریقے وطرائقے
دارد کہ باشد کہ جز بہ حسرت بود از قوم زہاد وعباد وصلحاء ومومنان یکے
را کہ نبینند اکثر برین رفتست مرد طاہر النفس باشد واگرچہ زیادت
تعبدے نیست ابدال سوی چیزے کہ مر را اندازند بجذبہ خویش از خویش
کنند استتار از عیون والبصار خویش خلوتخانہ است ابدال مختار
را یک حجابے عظیمے دگرہم صلحاء ومن ابدال را نشناسند الا بتعریف
منہم وکذلک ابدال ونقباء ونجباء اوتاد ہمبرین حکم اند قطب را نیز ہمین
دان اگر قطب را کالواحد من العشرۃ گوی علی ہذا ہمہ را دعوی
قطبی در سر افتاد سبحانی وانا الحق ہم ازین غلط شد اللہم
اہد قومی فانہم لا یعلمون موجب عداوت چیست مجدد
ازاحت شرکت میکنند وہم لا یعلمون نمیدانند شرکت وہم
است لات وعزی درہا ویہ ہوا ہباء منثورا اند بنودے حکمتے درخلقت

ن اگزند
ن در اگرچہ ہمت
ن میکند

عالم و پیدا شدن صورت آدم مگر همین اثبات شرکت و اشکال وحدت تا همہ
گم مانند و ہیچ یکے رہ بدو نبرد فاحببت ان اعرف چہ معنی دارد رباعی

ہرگز دل من ز علم محروم نشد کم ماند ز اسرار کہ مفہوم نشد
چون نیک نگہ کردم از روے خرد معلومم شد کہ ہیچ معلوم نشد

لبنان را از لبنہ ہم گیرند لبنہ اصل بنا باشد اصل وجود عالم نطفہ عشق بود و آنرا
چہ معنے بود الواحد لا یصدر منہ الا الواحد عقل بصورت خویش
با ہیولا پیوست مادہ عشق ظاہر گشت ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ الْبَاطِنُ پیدا آمد
ابو عثمان مکی بر جنید و اصحاب او نبشت کوہہائے آتشین و خندقہائے پر خار
قطع می باید کرد اگر کردید سختان و اگر نہ درچہ اید و درچہ کارید جنید اصحاب
را جمع کرد اتفاق کردند ازین کوہہائے آتشین و خندقہائے پر خار کنایت از
فنا کردہ یعنی تا ہزار در ہزار بار دران راہ فانی و از خود نیست نگردی روے
مقصود نہ بینی بحق باقی نگردی جنید گفت من ازین کوہہا و خندقہا
جز یک کوہے و خندقے قطع نکردہ ام حریری گفت شیخ تو جنید کہ یک کوہی
و یک خندقے قطع کردے مسکین حریری جز سہ گامے بیش نرفتہ است شبلی نعرہ
زد بیہوش افتاد گفت شیخ تو جنید کہ یک کوہے و یک خندقے قطع کردی
و شیخ تو حریری کہ سہ گامے رفتہ مسکین شبلی ہنوز گرد این راہ ندیدہ است
ای دوستان و ای برادران و اے عزیزان درچہ کار اید و درچہ مصلحت
اید کاروان غارت شد و شاید چیزے بقیہ ہست و ما محروم ماندیم بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس نہ یکدریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

اکنون چہ گمان برید ن این کوہہا و خندقہا ہمہ عبارت از شرکت است
اگر شرکت نبودے ہیچ خطرہ در نفس مردم روے نداشتے اینچنین نشنیدہ

(ن دارد)

لولا الشیاطین یحیمون حول قلوب بنی آدم لتنظروا الی ملکوت السموات ابلیس را ہیچ تلبیسے ازین بالاتر نیست کہ بر انسان ہم بصورت انسان در آید و او را ہم از رہ او برد عالم را از رہ علم و زاہد را از رہ زہد و عاشق را از رہ عشق بجنس خویش میل بیشتر باشد این نوع بر ہر صنف باز داین نقش را بنگار سر و آنگاہ از ہر صنفے این نوع را پرس ببین ہر یکے چگونہ جواب خود گویند لشکری را پرسیدند کہ این چہ لفظ است گفت سپر باغبان را پرسیدند گفت سبز صیاد را پرسیدند گفت شیر ترک را پرسیدند گفت سپر حجام را پرسیدند گفت ستر حمال را پرسیدند گفت شتر مسافر را پرسیدند گفت سیر صوفی را پرسیدند گفت سرّ عاشق را پرسیدند گفت ستر عارف را پرسیدند گفت ستر فقس علی ھٰذا کلامنا اشارت کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ہم از حکایت ما اشارتے میکند قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ہم از بیان ما مشربے دارد۔

کوہ سیوم عرفات لائق باشد سزد کہ عشق ازان نشانے دہد و بعشق نسبتے تمامے و بیانے درستے دارد عرفات را عرفات چرا نامند حوا و آدم علیہما السلام بعد طول مدت و انصرام کثرت ایام آنجا ملاقاتے شد کوہ عرفات نام یافت کہ ہر یکے عریف خود را بشناخت و با آشنائی باہم نشست عرفات جمع چہ معنی دارد روے کہ بعد مدت مدید یکجا شوند نہ آنکہ ہر یکے آشنائیہا کشند و آشنائیہا کنند علی ھذا عرفات باشد پس آنکہ شنیدۂ آدم حوا را چہ دوستیہا استقامت یافت وجدان الغائب الذمن کل لذیذ عرفات کوہیست کہ مواقف انبیا است میدانی عزت آنمقام را ابراہیم پسر را ذبح میکند و اسمٰعیل برضا و خوشی تمنائی برو عرفات متوجہ بیت اللہ ہست

یعنی اگر ما بیت اللہ را مقصم داندیم چہ میگوئی در عرب چنیں ہم آمدہ است عجب
ابتلائیست اہل دل کعبہ را گویند بیت اللہ و دل را گویند عرش اللہ خداوند عرش اللہ
را فرمان شود کہ بیت اللہ را طواف کنند او ہر گز بیت اللہ را طواف نکند و نشاید کہ
کند او خدا را طواف میکند فی ذٰلک المکان ہم ازین خبر مید ہد نہ آنکہ بانی کعبہ
ہم انسانست این ہمہ سنگ و خشت است و ہمان در و دیوار است کہ شکستہ
بود و عبد المطلب بر آوردہ است اما ہم اساس کعبہ ما تقدم آنکہ اہل دل سنگ
و خشت را طواف میکنند این شین عشق است کلام در توسط میرود اہل دل را در
متخیل صورتے متنقش شدہ است آنرا در محضر خویش نظارہ کردہ اند گرد سر او
گردند و ہمہ فدائے او کنند ہر آئینہ او آن جمال دارد کہ ہمہ را فدائے او باید
ساخت صفا و مروہ تصحیف صفا و مروہ اند و ہر دو در اطراف عرفات اند۔
شین عشق را بدندانہائے بنشار ہم نسبت توان کرد کہ از و دوئی انتشار
یافتست می بینی انّہ را ابر سر حوب نہند چگونہ ذرہ ذرہ سازد و ہر ذرہ انا و لا
غیری دعوی کند و بخودی خود سر افراز د تکذیب را مساغ نیست و تصدیق
را محل نہ لاعین ولاغیر میباید گفت ای عند الصفات را ست آید بر ذات
چہ خواہی گفت وَمَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ این
چہارم ازین سہ جدا نہ و عین ایشان نہ و اگر گوید و ما من احد الا ھو معہ
و بہ و منہ درست آمدے اما الا ھو ثانیۃ درست نیاید زیرا چہ احد
عدد ندارد در حقیقی است سخن کشادہ کنم اما غیرۃ اجازت نمید ہد قصور فہوم نقصان
عقول حجاب راہ شدہ است این سخن در دھان ایشان نگنجد در
غلبت زبان در دار کنند و سراز شفتین برون افتد ظہور شرشور قطعہ

ـــــــــــ

سہ بنشار بمعنی ارّہ - ع ح

زمین و آسمان هر دو شر لفیند قلندر را درین هر دو مکان نیست
نظر در دیدہا ناقص فتاد است وگرنہ یار من از کس نہان نیست
سخن کوتاہ کن محمود فخری چو میدانی کہ محرم در جہان نیست

عجیبے این است ابوبکر پرسید هل رایت ربك لیلة المعراج گوید نعم
از وچہ جاے نہایت است کہ او میگوید العجز عن المعرفة معرفة با عائشہؓ چہ
گوید کہ تجاوزین پردہ درمیان داشت عائشہؓ ورا بر پردہ بود تجاوزین نشنید
باآنکہ جز یک پردہ درمیان نبود و گوید اکنون دانستم کہ ہر جلی و خفی کہ باشد او تعالیٰ
شنود چونہ سر رویت با او بیان توان کرد او در مقابلہ و محاذات و محاسبہ
افتد و اللہ تعالیٰ عنہ نباشد مصلحت کلامیکہ بمفسدات کشد آنرا بیلئے توان
نہاد و اظہارے توان کرد ابوالدرداؓ میگوید لو فسرت هذه الآیة
لقطعت عنی هذه البلعوم میگوید اگر گویم مرا پر کالہ پر کالہ کنند دیگر
اگر گویم آنچہ منم من نمانم ذرہ ذرہ گردم ابوہریرہؓ میگوید جنتمونی بالحجارة
کلام سبحانی جہان زندگانی بسطامی را بکار خامی برد خلاصش جز بجز قے
نبودہ است خرق حرق باید کرد ہر چیز چنانچہ آنچیز است بدرستی خویش نماید
رسول اللہ میگوید ارنا الأشیاء کما هی پس آنکہ اشیا بی روے خود
نماید ہر آئینہ کما ہی باشد ارنا الاشیاء کما هی درین باب بیلئے درست
نماید فردا امنا وصدقنا تجلی کشف شود یک لک بیست چہار ہزار
پیغامبران نگارشؑ کنند مگر محمدؐ کہ او محیط و جامع ہمہ است محمدؐ گوید بیت

تو از ہر در کہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی
درے باشد کہ از رحمت بروی خلق بکشائی

وما من موجود الا ولہ صورة و معنی عالم ملک را ملک صورت

او ملکوت معنی نفس وکذالک جبروت معنی ملکوت را لاهوت خلاصہ جبروت وصورت لاهوت امالاهوت را نیز صورتے ومعنیٔ است مثالی وحکایت میکنیم از ان ذہینے فہم خواہد کرد سرابے وہوائے سراب صورت ہوا است وہوا معنی سراب سراب بے ہوا وجود ندارد وہوا بے سراب صفت ظہور نہ پذیرد وسراب قائم بہوا است وہوا ظاہر بسراب ای محمد مثنوی

کناسان را بنخش مشک وعنبر | برخوک مبند زر و زیور
گاو وسگ وخر سخن چہ داند | گوسالہ زکن مکن چہ داند
برمحرم خود چو میغ میبار | وز خارج خود در یغ میدار
یک محرم راز را بچنگ آر | پس جملہ جہان بزیر سنگ آر
ان محرم راز را کہ دید است | آن باغ وجود جان کہ چید است

اکنون سخن کہ داریم ہمہ را در بادیۂ ہویت ہیم بدستۂ فرد اینت کو بے دہیم از انجا اتحادے وتوحیدے ووحدتے بیان فرمائیم شیلن عشق را نسبتے بشغف است کار شغف چیست جز بربدن چیز دیگر ندارد فرد

عشق آمد وخانہ کرد خالی | برداشتہ تیغ لا ابالی
بذل جاہ وترک مال وننگ ونام | در طریق عشق اول منزلست

عشق نیست کہ جز وجود خود را ہیچ وجودے را بصفت شہود آرد ہمہ را نیست ونابود کند از اہل وولد خویش وخویشاوند وزن و فرزند بیکبار ببرد ہیچ چیز با عاشق نگذارد کار بجائے کشد عشق غیرت از معشوقہ برد ور شک از شہود عاشق کند ہمبدین وہم گفتہ اند لاجرم عین اشیا شد وبحث شیخ لاجرم عین اشیا شد غلطے محضے عین عشق تا عین الاعیان اشیا را چہ مساغ شد بیت

ےکار وفصل

مجنون عشق را دگر امروز حالتست　　اسلام و دین لیلی دیگر ضلالتست

اجتناه واقتناه خوانده آنکه چه مانند بادے که از وے برید و اورا از وے
جدا نکرد شفره قاطع مفاصلست و مفرق اعضاء مجتمعه از همه عشق قطره
قطره پرکاله پرکاله گرد و خود بصورت خصمے بیگانه وار استاده نه خلاصی دهد
تا مردم امن و تسلی گیرد و نه قرارے گیرد تا کسے بوهم خود آنجا میباید عجائب
حرکتے نه از آمدن و ماندن و نه از رفتن می آید و می رود و ما را از ما رانست
بر اس میبرد نه رفته گذارد نه آمده رها کند همواره بین روح و نوح و بین غم
و طرب و بین طلب و ادب همارا عاشق مسکین مبتلا و غمگین گهے قرب
گهے بعد گهے قبض گهے بسط گهے صحو گهے محو گهے رد گهے قبول گهے فصل گهے
وصل و هیچ یکے را صورت استقامتے نه فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ
رسول الله را هم از ان دشوار آید و از هیبت آن چند موی سفید گردد
خود را با خصم ضم کن قوت همتنگ آشنا، دریا شو هر آئینه آب و آبی
باشد اما از دریا خبرے نیابی اه حظ و غظ رفع و وضع بیت

مجنون عشق را دگر امروز حالتست　　اسلام و دین لیلی و دیگر ضلالتست

اجتنا بیت

درمانده شدم که از عراقی　　خود را بچه حیله وا رهانم

او مرا چون گذارد و امانت وجود خویش را در من یابد برائے امانت خود
همه وقت با من درچسبد و نتواند که بستاند چگونه میسر آید جزء بجزئیت
و کل بکلیت خویش در یک مقر و ماوی قرار دارد جزء را از جزئیت چون
بدر برند و کل را از کلیت چگونه معزول کنند اِنَّ اللهَ لَا یُوْصَفُ بِالْمُحَالِ
شفره شین عشق را دندانها افتاده است کندی ظاهر کرده است

عاشق را بگمان از وا و را یکبار نمی برد میگذارد تا اندک اندک سیر حکمت
عشق را نظارہ شوا گر بیک سطوت کار او بنہات برد آنگہ جلالت را چہ عزت
باشد ذوق وصلت کہ گیرد من عاشق نمی شدم عشق آمد مرا عاشق کرد
اسباب نزول و دخول او بسیار ے استکشاف کردم مرا ہمین گوید افعال
من معلل باغراض نیست گفتمش اَنتَ الحَکِیمُ العَلِیمُ گوید حکمت من ہمین
است ترا از خود برم و بخود رہ ندہم بادشاہ مالکُ الرقاب سلطان معظم و مکرم
قاہر الارباب در شبے تاریک در بدر گردد تا لقمہ میسر شود کہ گمان برد کہ بادشاہ
بر در از ہر یک لقمہ صد عجز و زاری میکند و از جنبے خسیسے از ہر نوع ایذا و
ضرر میکشد قطب الاقطاب یدور بالابواب و یلعب بالکلاب
کہ گمانش برد انہ اقرب من کل قریب عند خالق الاتراب
والاصلاب پس ازین بر قدس طاہر او ندا برین تسبیح کن الکبریاء ردائی۔
اگر دندانہ شفرہ عشق کندی بر کندے این دور ماندگی و دیر افتادگی درمیان
نبودے عمرؓ حجر اسود را بوسید و پردہ احترام او را از میان درید علیؓ فرمود ہیا
عمر انہ یضر و ینفع عمر نظر بکندی شفرہ کرد و علی بحقیقت کار اشارت فرمود
و ہم بدان ارادت داد شنیدی کہ احد در حرب احد با احمد چہ دست برد
نمود و چہ نازبازی کرد سالہا حقیقت بحقیقت خود از خود بخود وار در سینہ و کنار
گرفتہ بناز پرورد زمانا فزمانا از اعتناقے و التزامے و تقبیلے خالی نبود چہ
فرزند من زادہ من پروردہ من برآوردہ من ہم از من بمن معشوق من محبوب
من جان من جان من خاص من خلاص من من من من۔
تحفہ دگر شفقتے کہ نہ ہر دلے بفہم برد و نہ ہر جانے این سو لحظ کند و نہ ہر
نفسے در و وہم بردمی بایست کرد ہمین نصیحت یعقوب فرزندان را ایکرد

لاتدن خلوا من باب واحد ہمارہ شہد وشکر خوردن شاید طبیعتے راملال زاید اگر تلخی چشانید یا ترشی باید تا ہر یکے بکمال خود پیدا آید مزید رغبت شود حسن زیادت گردد واز طرفین عشق افزاید دندانہ کند ہر چند کندہ بنیاد کند ولیکن علی قدر الوسع چند تا چند رسول اللہ فرمود ہیچ منتہی را از توسط چارہ نیست کلمینی یا حمیرا چہ معنی دارد ارحنی یا بلال تا کجا میرساند وقتے در سینہ دگا ہے باشد ہمہ شب در طواف بود نہ این شیوۂ توسط است با این ہمہ پیرے بے تدبیر نباشد الغرض خواست از جہانے بجہانے برد واز نشانے بنشانے کشد واز بیانے بہ بیانے دہد جمال لطف را دیدے برد ذوق وصلت چشیدے ہمہ وقت در شادی و راحت بودے وہمہ وقت خود را از خود برخوردے ولیکن خام مردے جز یک قدم و جز از یک رہ رہے دگر نرفتے ہان وہان اینک درد وغم اینک ذل والم اینک اختلاف قدم اینک رد وسد ازین شربت نیز قدحے بکام کن ازینجا ہم شرط نظارہ است جمالے دیگر است کمالے دیگر است ہستی دیگر است صورتے دیگر است امنیتی دیگر است درجتے دیگر است لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر چونہ درست می آید تا از ہر دو قدح منہ کرۃ مرتب نمی شنید صوفیان گفتہ اند تجلی قہر را تجلی لطف بدل کند وجلال را بجمال ایشان گفتہ اند اما ازان گرفتار پرس انما ولیکم اللہ ورسولہ علی مولاہ ہر مومنے ولی شد اینجہ تحصیل است بہمہ عبارات گفیتم توسط کاروبارے دارد وبرخوردن ہمہ ازو است تنہائی چہ لذت دارد یا رمن جمال مغربی کتابے بدستش بود بر پرسیدمش ایش ہذا قال کتاب الوحشۃ وکانت نسخۃ فی اثبات

(حاشیہ: تحقیق)

الوحدة تنہا کسے نماند خدارا این تقدیر افتاد من باشم و مخلوق من البتہ البتہ بلکہ این ہم خوشش آمد یکے را بادی مقابلہ کنند تا اھم اشد خلقا
این بازیچہ بازد ولوکشف سر الربوبیۃ لبطلت النبوۃ
بطلان نبوت از اثر وجدان ربوبیت آمد چنین گویند مرید را با شیخ احتیاج نماند اگر مرید و شیخ است احتیاج بر صفت امتزاج باشد و اگر وجدان بطلان تو امان شوند روم و حبش بیک نطفہ در یک رحم چون نہ جمع شوند اے محمد پیشوائے سابقانی پیش رو مقربانی
سر ور انس و جانی اما جز یک علم دگر نداری ازین جہان نشانی اگر ہر دو را بیک رشتہ بربستہ باشی دوی عبث بود محقق این است بیت
دارد دو سر این رشتہ یکے عجز و دگر ناز این سو ہمہ عجز آمد و آن سو ہمہ ناز
سالہا نیاز پروریدی سالئے گرد غبار راہ نیاز مودی بکس تو نیک بد را پیشوائی تو مردود و مقبول را راہ نمائی ترا برہر دو اطلاع باید مرد بے تحقیق اقتدارا نشاید عاشق زن رند میباید کرد و شربت ملامت میباید چشانید تا عذر چند گرفتاری و بشفا چند اسیری باشی بشارتے فرماید ان اللہ لایاخذ بما یصدر عن العشاق تجربہ دانست کہ عشاق ببلائے گرفتار است کہ عذرا و عند اللہ مقبول و مسموع است مشاہدہ کرد کہ او در مظہر زینت بجمال رغبت و طلب شہوت تجلی کرد و ندائے الی الی از غیب الغیب بستر السر فرد خواند ولیکن تفرقہ را یکے محجوب است دویم مکشوف۔ اما عشق من حیث ھو ھو لا ممدوح و لا ممد وح و ذم کرا کنند چہ بد کرد مدح کرا گویند بر کہ نیکی کرد از وچہ حسن آمد بر کہ آمد از کجا تا کجا محمد را درین قلزم گاہے برآرد گاہے فرو دبرد وقتے گوید لا اھتدی

مَنْ اَحْبَبْتَ وقتے فرماید اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ خوبی این معنٰی
صرف وجہے میکرد و اطیعوا الرّسول عطف تفسیری محمد آید و ترک و واو اجمال
بتفصیل شود و از تفصیل باجمال رود۔ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ را انسان تو بید
احتجاب و استکشاف بیان کند اگر توسط را اعتبار نبود ہمہ کار و بار یکبار خواہ گردد۔
شین عشق دندان محمد شکست رخسار محمد شکست او را برد در کوک انداخت
شین عشق ہر جاکہ شینے است از تست و ہر جاکہ زینے است از تست
و ہر جاکہ زینتے از تست و ہر جاکہ رینے است از تست ای شین عشق
اگر شیطان را پناہ تو نبودے ہیچ تلبیسے از ان تلبیسی ستیتیم نرفتے۔ اے شین
عشق بلند ہمتان را تو پست کردی پس افتادگان را تو برآوردی گفتند خرالزمان
سفلہ برآید شین عشق چیکے را برروانداخت پس آنکار با آخر رسید
تا چہ شاید تا چہ آید آلہا من در وقت خویش ہر پانے میگویم نمیدانم کہ بدان
مطلع شود واللہ یعلم ریاء العارفین خیرٌ من اخلاص المریدین
اخلاص را با ریا برابر توان کرد خصوص تفضیل و تعظیم مصدر را انظارہ شو چشمہ
پاک است یا پلید اگر از اصل پاک بیرون آمد و خود روان است روندہ
و برندہ است اگر این نجاست ریا در ہم آب اخلاص و غرقاب افتد تطہیر
سلطانیکہ آب دارد ہر آئینہ پاک و صاف برو آب را زیانے ندارد
بر صفا و جلا و طہارت خویش مستقیم بود این ریا کہ آموخت این تزویر کہ
تدبیر کرد عارف ہمہ را بیک رہ رو بیند نگہداشت مصالح چہ معنی دارد
این معنی ہم گویند عارف اخلاص و ریا را بیک رو بیند و بیک وجہ
شناسد و مخلص شرک و ریا را از خود بدر برد ہر آئینہ بیدی گراید فشتان
بینہما نبوت شرے دادن است بدین ہر دو پرورید ن تا مطلع

(حاشیہ: یعنی پناہ تا ابلیس)
(حاشیہ: تا بہ دو ...)

طریقه و نازل منزلین و سائر سلسبیلین و خمار حمرین بکمال و تمام باشند
هر دو شربت را بمراد کشیده بود و مست گشته باشد آنکه مستحق دعوت
و لائق ختمیت انبیا بود آدم را بدانه از خانه برون کردند محمد را از زن زید
بغیر ملامت و ملالت در بر ش سپردند. اما از تلوّع طعنے و تشنیعے خالی
نرفت وَلَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ
أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ و اگرچه ترا پس این از ما بسوے خود برد
مارو اندازیم میدانی این چه دشنام است می شناسی این چه ملامت
است محمد داند و دوست محمد داند من و تو چه دانیم

رباعی

رو تا بخرابات خروشے بزنیم | در میکده در شدیم و نوشے بزنیم
دستار و کتاب را فرستیم گرو | در مدرسه بگذریم دوشے بزنیم

هر دو علم بدست محمد بایست داد علم سیاه الفقر سواد الوجه فی الدارین
کالنور فی السواد هم از اینجا اقتباسے می برد و علم ثانی سپید و منور و رفیع
و رضی اگر قدح صاف و درد بر نخورد لذت و اثر هر دو کما هی نه بیند
محبوبیت را نشاید إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ
يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ازین خراباتی کدام
پریشان و آواره تر خواهد بود بدبخت اباحتی تخصیص را تعمیم کرد و دوزخی لعنتی
طالب عیبے را اعتبارے داد هوائے نفس را عبادتے شمرد زهر را پا زهر پست
هر که قادر آن باشد او را استعمال شاید توانی بکودک دو سه روزه حلوه و
بریان بره دهی قاضی همدانی از سر نادانی گوید شر الناس من اکل وحده
او خود میداند طعام غذا هر طفلے نیست اسرار صحرا نهاد همه را آموخت
چه آموخت زندقه و الحاد بوسعید را اشمار اوراق اشجار عبارت از تنوع

وتکرار کشوفات اسرار باشد طعن ابوالقاسم کہ بیچارہ علاؤ سعید بعد عثمان رنگت بقا
درختان ماندہ است نباید اما طعن دندان شین عشق بر ہر سینہ تر شخی در گفتے
زدہ است لو یعلم المشتغلون بذکری مافاتھم عن انسی لضحکوا قلیلا
ولیبکوا کثیرا ولو یعلم المشتغلون بانسی مافاتھم عن قربی لبکوا
دما ولو یعلم المشتغلون بقربی مافاتھم عنی لتقطعت اوداجھم
تخلیہ و تجلیہ را اینجا استقامت دادہ است دندانہ شین عشق طعنہ بر سینہ
عارف تیز ندرہ خالی یافتہ گذارہ شدہ است مصرع

تو بکونین می شوی مغرور ۔ رباعی

امروز درین شہر پریشان مائیم ننگ ہمہ دوستان و خویشان مائیم
زندان مقام آن رسوا شدہ را گر می طلبی بیا کہ ایشان مائیم

این ہمہ کار کہ کردہ است جز شین عشق کہ شہباز بے
سر فراز نیست ابتدا را بر انتہا و انتہا را بر ابتدا می زند یوم تبدل
الارض غیر الارض والسماوات مطویات بیمینہ تفسیر
در ستے میفرماید زمین آن نماند کہ بود تسویہ فرماید ہر جزوے را بجزو
او باز گرداند تا حشرے مرتب رو نماید ہیچ یکے بایکے مزاحم نشود
کل شی یرجع الی اصلہ پیدا گردد انا للہ وانا الیہ راجعون
دست موزہ تو باشد ختم انبیا ازان شد رہ سلوک منقطع شد فہم
ادراک از وراء آن عاجز آمد از دراء ورا نشان داد بیشتر ازان رہ
نیست ہر آئینہ خاتم افتاد اگر جبروت یا عتبار مجتمع لاہوت ملکوت
ملک است شین عشق است فرعون انا ربکم الاعلیٰ گفت خطا در
خطا کردیکے گوید رب دویم گوید اعلیٰ بر سر آن انا دا انشا کردہ جبروت

ای عشق تعین کردہ

ھذا باعتبار اجتماعی کہ درو ست از لاھوت اعلیٰ نتوان گفتش ن ۔
دیدانہ شین عشق از زور او الور ابر نشود برتر خود چہ بود ہر آئینہ
مقصود من مانند سلاسل سلاسلا اغلالا در گردن شین عشق
کردہ اند کشادہ کردہ بطرف نقصان میبرند بکوشش ہیچ تو کمالے
کہ جز ما تریٰ فی خلق الرحمٰن من تفاوت باشد ادراک توان
کرد سید محمد باقر گوید رضی اللہ عنہ کل ما شغلك عن مطالعة
الحق فھو طاغوتك تفسیر این آیت فرمود فمن یکفر بالطاغوت
و یؤمن باللہ تشکل محمدی کہ مثل احدی است صورت موسیٰ و عیسیٰ
را کہ عین واحدیت شوی داشت ابلیسے شمرد زیرا چہ از تلبیس
خالی نیست سبحان الخالق این شین عشق چہ از لست ابد است
دائم است و سرمد است لاحول ولا قوۃ الا باللہ ای محمد ہمہ اعتبار
شین عشق را نقطہ موہوم کہ قابل تجزیہ و تقسیم نباشد نتوانی
گفت الواحد لا یصدر منہ الا الواحد صدور از کدام رہ
مرور کند گویند عیسیٰ را بالا بردند یک سوزنے باوے بود ہمان سوزن
خار راہ پاے او شد پایش ہمان جا ایستادہ ماند ہمانجا مقر شد مشتیر
رہ نیرو چہ چیز از دنیا برابر آوردی نسبت منقطع نشد رابطہ نگہ میدار
بد و نزدیک میباش و سر انجام کہ ہم بدان باز گردی محمد را شفقت
است در بلا امیدارد ورنہ امتی امتی چہ معنی باشد اللہ نیست کسے گزید
شین عشق بسلامتی گذرد ھمہ را اینجا اسیر گرفتار می بینم چہ کنند
نفس نصیب خویش میباید طبع حظ خویش میگیرد دل در ذوق خود مستغرق
میشود عقل بفہم متعلق میشود با دراک می آویزد روح بحسن و احسان

ن نفتن

ن سلاسل و اغلال

ن شامل
ن موسوی و عیسوی

ن ہم باز گردی
ن کہ را نہ بیں

بجمال و کمال نظارہ میکند شراب محبت و معرفت را ساعةً فساعةً کأسًا فکأسًا پر و پیمان آشامد و خوش بطیب و فراغی باشد اکنون هر یک را بدے در پا افتادہ است بشر بتمام خویش در بند مانده گویشت ازین قدم کراو ست مید ہد انبیا و اولیاء فا و اصفیا کبار و صغار گرفتار اند گرفتار ابتلا صوفیان بحالت سماع ہم موجب این سر کشوف است صوفی گفته است در عین سماع بود لو زاحمتی العرش لاحرقته حادثه مباہات میکند کأنی النظر الی عرش ربی بادز آیا مرنی بارز است یارانی و ہر دو ز یک بیکے اند بروز دکمون از صور اشکال افلاک پرس که چه بو قلمون است و بچه نوع بوزنه بازی میکند و چه عمل دست کاو مید اند چنین گویند ہیچ عصرے نیست که موسیٰ و فرعونے نیست محمدیے و بوجہلے نیست آدمی و ابلیسے نیست۔ حسینے و یزیدے نیست یکے راہ مغرب اتلاف کرد ترا از مشرق چه خبر که در مغرب چه ساخت گفته اند الاعراض لایبقی زمانین اما تجدد امثال دفع این محال کرد اکنون تو از خود شعورے نداری که روزے چند ہزار بار تائی و باز ہیروی و می آئی و رخت می پالاید و چیز لیست میکاہد ہیچ یکے میان این محسوس تو ہست از رفتن و آمدن خویش ہمرین قیاس کن۔

ن فانی

وند انہاے شیین رام د خطا و بیر پیشه مخلب الا سناد آنکه مخلب اسد چه باز در ونے که او را بر تو نظر شفقت افتد جه ساز د قوت خود کند در معده او ہضم گردی شیرے قوی در نده دلاورے مقتحمے باشی تو چه می گوئی سمندر کہ در آتش سوزنده است

یا نہ رابطہ حبل المتین است ور رابطہ جز نسبت جنسیت نباشد اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ہر کہ را بجنس او باز گرداند چون مستقیم نباشد بیت

درشیشۂ خلقتم اگر تیرہ گیست ۔ مارا چہ گنہ کہ شیشہ گر صاف نریخت

مرد عارف مرد طالب قوت شیر عشق شد و از صورتے نظر نداشت او ورا می جست اکنون تخم است تا یکدام زمین افتاد بر جست آن برخورداری شد مارا چہ گناہ کہ شیشہ گر صاف نریخت جواب این شیشہ مر شیشہ است پروانہ فوت شمع شد نور نورانی سوزندہ برآرندہ گشت ہر تاریکی و کدورتے کہ بود از ورفت حسن است و حزن است ہر دو توامان اند یکے از دیگری جدا نباشد اگر حسن است طلب دنبال اوست حزن نقد وقتش باشد نبود کہ حسنے بینی و طابش نشوی دست دہد یا نہ دہد از حزن خالی نباشد پس حسن و حزن توامان اند محبت و محنت را در یک گہوارہ پرورند شیر یک مادر خوردہ اند پروردۂ یک دایہ اند یک شیوہ و یک ہنر آموختہ شدہ اند۔ ہر جا کہ محبت پا یہا بہلید تا فرود آید محنت پیش از آن گوی ہما نجا آشیان داشت چراغے در خانہ نہی تمام خانہ بدان روشن باشد ہوائے تمام خانہ نور این چراغ گرفتہ باشد چراغے دیگر بنہی نور این چراغ را در نور آن چراغ مکانیست کہ گنجایش او بدان جا است از بس کہ ہر دو لطیف اند محبت و محنت را ہمچنین تصور باید کرد عشق و فسق در یک مکتب تعلیم یافتہ اند این ہر دو ذہین و فہیم نجیب و رہیب را ہنرہا آموخت این معلم با عدل و انصاف اگر گویم گوش ہر کسے تحمل نکند با ابوبکر سخن

ان جواب این شیشہ ... از ابریز ... تا آن ... برارند

گفتے عمر نشنیدے و نہ فہم کردے محمد را دیدند و نشناختند خدا را چہ دیدند و شناختند انت منی و انا منک انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی ولکن لا نبی بعدی اخص مقامات انبیا را با اولیا شرکت نداد محمد افضل ہمہ علی نازل منزل و قاعد مقعد او فعلی ہذا ولی با خذ با فضل مقامات انبیا فائز باشد اعتقاد را ترجیح نمیدہم اما صورت این لفظ کسوت این معنی پوشیدہ است من تو تو من بمنزلہ او بمنزلہ من ہمین شین عشق است کہ در تردد اختلاف میدارد اتحاد را مثالے داریم اگر سایہ را بہ آفتاب اتحاد نباشد این روشنی ندہد اگر آفتاب نباشد سایہ نباشد سایہ را بے آفتاب وجود نہ این صفت اتحاد است آنچہ متکلمان گویند بر بستہ اند در خیال صوفی نگذشتہ است دو یکے نگردد و یکے دو نہ شود عقلے مستقیم ماند رباعی

گر عاقلی حدیث تو کم کنمے | وانگہ رہ گفت و گوے محکم کنمے
دل سوختۂ چند فراہم آرمے | بر رفتہ بگریمے و ماتم کنمے

کدام ماتم است این فلیتے نیست طلب مفقودے نیست اما ہوائے و ہوسے در سر است کہ ہرگز بسر شد فی نیت الطریق سد للیس من المنزل بل لا ینفع ہزل و لا جد فما الحیلۃ عجب کارے ہیچ کسے را ازین توسط اتفاق گذشت نیست محکم یکے بستہ اند روند از سر ہوا خواست در فضاء الوہیت طیرانے کرد بوہم گمان او خیالے پر و بال ریخت و بازش یافت از آفتابے ذرہ و از دریاے قطرہ در جلنبۂ خود نیافت بدان ماند کوہ شورہ یا دریا چصد دعوی کند کہ ترش گیرم و با لا ترش شوم بدین گمان افتاد در میان ہر چند پیشتر رفت گدخت تر

ترشد تا پایش گیرد اثرش ہیچ نمانده بود طائر در طیران جز حیران نماند بکدام نقد باز گردد بچه باز آید ہیولیٰش جز بصورت و ہیئت نشد محی الدّین را ہمیں غلط افتاد معتزلی علیہ ما علیہ حکایت از ور او رو اگر دہ سُنّی آنچہ در حیز امکان است آنرا خبر داد صابیہ و قیصریہ علیؓ را پرستید ند این شین عشق دعوی خدائی داد عجب احمد حنبل ہمیگوید رأیتُ ربی فی المنام الف الف مرۃ حنابلہ کہ تعلق بدو کنند چنین گویند لہٗ وجہٗ لا کالوجوہ ولہ یدٌ لا کالایادی ہمبرین صورت جملہ اعضا را اثبات کنند تا آنکہ گویند لہ دم لا کدمائنا ولحم لا کلحومنا این بلا را ہمیں تعبیر کرده است کاستوائی ھذا معنی دگر احتمال دارد اما چون مرد حنبلی ہر آئینہ خبر از مذہب دہد درین قدم سالک را پا در گوشۂ زاویہ قرار نگیرد مرد را خلوتخانہ محبس و بندی خانہ شود کوچہ و بازار ہنگامہ و تماشاے بیت المقدس و کعبہ باشد بلکہ آن ظالم چنین گوید ہمہ جہان یک زاویہ تنگیست اگر درین مضیق در گوشۂ چشمے طرفے لحظ کنیم معذور باشیم چہ کند ہوا را ساختہ میباید برزن زید نظر چہ معنے دارد نکاح او چہ وہم میزندان ربک یسارع فی ھواک عائشہ چرا می نالد غارت اتیک این چہ بہانہ جوئیست ایلام برای چہ باید کردن بیش از سی گذشتن چہ ناصبوری بود تا آنکہ جملہ عورات ہبۂ او بودند از نہ چہ غم این شین عشق است گفتہ ام جہانرا پابند است اولیا و انبیا را گرفتار داشتہ است تعین اولی آخر شد کی نیست دوئی درمیان افتاد فراق استقامت یافت بعد قرب گرفت رو متصل شد الکلام فی الحرمان والشفع والوتر شفع زاہد و عابد باشد مثلے و نظیرے دارد ۔ عارف بے نظیر کسے است ہر آئینہ وترش گویند شفع مرد متجلی

ن ہر وطش

سن سمی جواب بعیب مرید بوده ا

تشکلات وتمثلات والوترمرد صاحب ہمت ہمتش برین نگیرد از مطلق تشکل وتمثل قرار گیرد بیشتر ره نیابد هر آئینه تنها ماند مسکین بسیار خواست ودیوانه شین عشق را از پا طلب وثره کند اما چه کند خلاص میسر نیست بیت

تمیز رفتم بلا شد بوی زلفش خراب اندر پے آن بوی رفتم

بیچاره عاشق مبتلا یکبار که جعد پاکشان دید بر جا ایستاد پای رفتنش نماند آواره و پریشان شد خانمان را خراب کرده سیاه روی را برگزید همه شب در خیال غرق بوی ہے مانده اکنون کجاش فرصت کہ از خالش واز کرشش واز رفتارش خبرے یابد نظرے تواند کرد خد وخال لب وعارض جبهه وچشمان سینه وشکم خنده وگفتار چه گویم برین مثال حسن قیاس بگیر تا هر کسے بجه گفتار وا ماند کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ اشارتے باعبارت اللّٰھم اھد قومی فانہم لایعلمون هوا خواهی هر دو طائفه هست یکے را میگوید ره پرستش نما که او از شین عشق خبرے ندارد دیگر را میگوید تردد وگمان از سینه ایشان بدر کن که از شین عشق غفلت ورزید ند مشکل کارے دشوار راهے است اگر بر خط مانی نقصان باشد بیشتر ره روی نیابی وگرنه طعنه وتشنیع وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ پس بارے بر سر آن نهاده اند۔

تحفه دگر لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ واستثنای علیحده عَبَسَ وَتَوَلّٰۤى اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى چه شد اگر او اعمیٰ است نه آنکه فیض ما با او پیدا است وبام دمیکه توی توجه خواهی کرد وفیض از ایشان بیزار وایشان از فیض انکار نقدرا غنیمت شمردند

غرداتا آید و گر نباید شاید لولاک لما خلقت الافلاک این ہمہ
تشریف شین عشق است لولا المربی ما عرفت ربی ہمین شین عشق
ترتیب میکند و پیر ہمین را دست موزہ می سازد مرید خواب دید دو
خواہر را در یک نکاح می آرد گفتند دو خواہر در یک نکاح در
دین احمد درست نباشد یکے را بگذارد و دومی را نجواہ پیر تعبیر
فرمود دو خواہر دنیا و آخرت اند ہر دو بیک نکاح بہم نہ پیوندند ہر دو
خواہر اند ولے امتناع یکدیگر اند تن انبیا را زمین نخورد آتش نہ سوزد
ولے در زمین دفن کنند خدا داند تا حزقیل چند مردہ را زندہ کردہ
داو را چند بار کشتند باز خود زندہ شدہ چہ معنی دارد گاوے را از
مس کنند حزقیل را در شکم او آرند گرم کنند ہمانجا میرد ای شین عشق
جہان سوختۂ تست جہان نیست و نابود کردۂ تست کرا بہ آوردی کہ
فرو نہ بردی بیت

خدایا این بلا و فتنہ از تست — ولیکن کس نمی آرد چہیدن

مصرع ۔ دست بداماں دوست نیست بہ بازوے کس ۔
جوانے یکے آئینہ را نظارہ کرد جمال خود را مشاہدہ کرد خود عاشق
خود گشت وصال چون متصور شد تحصیل حاصل چہ معنی دارد تقدیم
ما تقدم را کہ اعتبار کنند اینجا درست آید کہ گویند فصل وصل است
وصل فصل قرب بعد بعد قرب وصل وصل فصل فصل است قرب قرب
بعد بعد است نہیکدم مرا کی پرسید وصول چہ معنی دارد گفتم شعور یست
خاصے است آنرا وصول نامند و گرنہ در حقیقت کرہ است وحدے
و جزئے ندارد و خلفے و قدامے کہ آن وصل لبنہ ورست فصل شد

اگر بایزید کلاغ شود در شہر آن شرک نیر دلیس بسم اللہ الرحمن الرحیم
بایزید این است شقیق کلمہ شہادت میگوید و جان بخدا میسپارد
از کرانہ بمیانہ آورد از میانہ بقعر بردی ببینم عبادت ہشتاد سالہ
بتار موئے بر بستہ بادے از حضرت بے نیازی می وزد نمیدانم بباد
رو ہست یا قبول این ہمہ شعبدہ گری شئین عشق است چیز دگر نماید
بصفتے دگر برآید ہمیدان برآید و ہمیدان فرود اندازد
لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہمین تجید شئین عشق است تشکل تمثل
جز شعبدہ گری دگر چیست ابتدا و انتہا جہان جحیم و جہان تعذیب
و رضوان حور و قصور و غلمان بحق الحق من حیث الحقیقۃ
جز شعبدہ گری چیزے دگر نیست یک نفس یک شخص در وراجب
و استار خود صورت بازی ہیکند و شعبدہ گری میکند ہمہ جہان
از و غافل او مدرک کسے نہ آنچنان میبازد ہیچکس حرکات و سکنات
او را ابد و اضافت نکند معتزلی بندہ را خالق افعال خود گوید یونانی
ہو تعالیٰ غیر عالم بالجزئیات گویند اندرین اختفاو استتار
باشد چنان گم گشت کہ ہیچکسش نشان ندہد این لعاب استاد چیرہ
دست ایستادہ ماہر خود پیدا ہمہ بدو پیدا و ہمہ را او پیدا کند از بس پیدائی پنہان
از بس یگانگی بیگانہ ۔ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ چہ معنی دارد عالم
شہادت ظل سایہ عالم غیب است کشف اصل لطیف است اگر
از پس پنہانی پنہانی گویم لطیف آید چہ گویم از بس پیدائی پنہانست
این را چہ گوئی کسے نور را در سواد دید نقیضان لا یجتمعان این از
بس پیدائی چنان پنہان است کہ آن یک میان دیگرے ھَل

پنہان است

اُتیٰ علی الانسان حینٌ من الدهر لم یکن شیئاً مذکوراً یک روزگار
درین عالم روے کار نماید ہمہ را ھباءً منثوراً سازد ہمان باشد
اذا جاء نصر اللہ بطل نصر عیسیٰ جاے دگر ہم سخن ازین گفتہ ام این
بازیگران قدر شیوہ ندارد کہ بریک سخن قرار توانم گرفت۔
قیامت سہ است صغریٰ و کبریٰ و عظمیٰ شطرنج بازی کشیدہ اند
شہسوارے درین میدان میبازد ودمی ندارد کہ رخ نماید عقل اینجا پیادہ
ایستادہ است جاے مہرہ بازی نیست۔ صغریٰ و کبریٰ و عظمیٰ صغریٰ
بعد ہر صد سال از تحولے و تبدلے و رفعے و وضعے خالی نبود دوم بعد
ہزار سال طوفانے کہ اکثر جہان گیرد چنانچہ طوفان نوح قیامت عظمیٰ کہ
کتاب اللہ و رسول اللہ بدان نشانے دادہ ہیچ یکے را بد و نگذارند
ہمہ را از سر برآرند کار ہمہ ساختہ دارد مصرع

سوف تریٰ اذا انجلی الغبار

ہیچ معلوم نشد کہ براے چیست و چرا است آنچہ حکیم فقیہ صوفی میگوید باو
نسبتے نمی برو تا جزا دہد تا خود را خود شناسد چہ مروّی کہ گوید کارے
بطبیعت است حینٌ من الدهر لم یکن شیئاً مذکوراً بیاید کار را ساختہ
کند سر فراز بہا فروفتادہ است آفتاب برآید فرو رود نماید دسر آید حقیقت
را چہ معنی باشد ہر چند مہ با مہتاب نزدیک از نور و صفا دور ہر چہ از دور
بجمال دبہار برآمدہ اگر خود را بد و دہم من خود نبود و اگر از دمانم تا من من باشم
بود من با نابود خود در چہ سود بود جولانے نصرانی ایمان آورد و از خم نگذشت
ہمیران ادمان مستقیم ماند مادرش گفت چہ کردی عیسیٰ را رنجانیدی احمد
را خوش کردان نتوانستی مسکین را اوبند دریا آنگہ چہ کند امرہ بین القادرین

ن دگر

درین باشد کافر توان شد شرک توان گشت احمد ازین تعلیم گرفت و همین را تعلیم کرد پس همو آمد معاملات ایشان و قصص الشان صحبت او باشد لِيُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ازان حرکت کرد اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا گواهم گشت عَلَّمَنِي رَبِّي همین استاد بود چون حقیقت بحقیقت خویش فرد حقیقی باشد طی مکان و طی زمان و طی حروف در کلام دفتر اثبات یا بند در اتحاد و اتصاف امتزاج و اتصال صورت نبندد شعورے مجردے فهمے خالصے علمے خاصے آنرا اتحاد و اتصاف نام نهند نمیدانم کدام محقق میین اتصاف اتحاد در اتفرقه نهد تو گفته صفات الله لیست عن ذات و هم طرفے از کلام دریچه سر برون کشید تو میدانی این شین عشق فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ درین پرده عشق نهانی میبازد نمیدانی که عشقی بیهوده کاریست چون حق را بحقیقت بتوهم و تخیل عاشق و معشوق عشق پیدا کنی نه آنکه بیهوده کارے باشد شنیده حکایت کرم پیله که خود بر خود تند مثال عشق همین باشد بیت

چون کرم پیله عشق تنیدم بخویشتن چون پرده راست گشت من اندر میان شدم

من بسیار گفتم بهر عبارتے و بهر معنی و هر چند که گفتم میان مقصود را محتجب تر و مستتر تر دیدم یک پرده خواستم که از رویش دور کنم گوئی صد قناع بر رخش افگندم خدارا خدائی هم با شین عشق بود بعثت انبیا و دعوت ایشان انکار را و قبول حساب و عتاب و عذاب و همه را از چشمه کوه شین عشق سر برون کرده است یونانی از سر حماقت و نادانی موجب بالذات گوید محتمل اکثر اهل شرکت همبرین اند صانع گویند امادین صفت ایت صلنعی نشد ضایع

مانند وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ هباءً منثوراً گشته چنین دانم شین عشق غمزه زدنی ترا بدان ابصارے بودے چشمک عارفان اہل نظر علی سرر متقابلین فہمے شدے این شین عشق بود به بازیست شدید الروغان مع قرینه لغت شیوه بازی اوست لا یتمکن احد أن یؤتی من قبل ظهره ضرورت باشد کار علی با علی علیین است که علم بتمام تحت قدم اوست چه باشد اگر این معنی بنو ولولا قالت الناس فی حق عیسی ابن مریم لقلت فیک شیئاً صابئی وقصیری را ہمیں غلط افتاد شهرے در وہمه کوران خواستند که پیل را احساس کنند عاقلے دست بر پایش نهاد گفت ستونے ماند وآنکه دست بگوش برد گفت بشکل ترسے وآنکه خرطوم را القبضه کشید گفت عمودیست وآنکه پشت را سود گفت تختے است عجب کارے نیست پیل نه این است و نه غیر این پیل ہمیں است و نه این الانسان سری وصل بلی اگر وصل بی محقق است بهشت کجا سر برکرد۔ دوزخ از کدام سوراخ رو نمود سلام جبریل چه معنی دارد جبریل کدام کسے است مسکین کلیب چه نالیده است اسمی کلیب جسمی مجذ ومرو رسمی هذه فاقة این جبریل و من المبارز این همه دلیریهائے شیر شین عشق است که او را اسد الله و اسد رسول الله نامند مسکین نفس جنی و انسی از حضرت عین عشق استراقے خواست کرد شهاب شین عشق از قله و ذروه آن کوه رفیع بر دنش انداخت اگر گردن و مهره اش بشکند ہم کاریست مگر این گردن مهره شکسته است که بدینها نشکند طرفه دگر با اینهمه دگر تردد و اختلاف را نگذارد هر بار رود گسسته و شکسته باز گردد

تا ہر خانہ وکو دکے فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ باواز بلند صدا بر آورد
فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا چہ محابہ است بلکہ میتاپی

غزل

مجنون چہ کس است کیست لیلے — گل چیست کجاست زخم خارے
خسرو کہ بود کدام فرہاد — شیرین بچہ گشت خوش گوارے
از چہ سبب اسب ہان گرفتار — یعقوب کہ بود رستگارے
از بہر چہ زن عزیز مصر است — از کردہ یک غلام خوارے
خود چاکر بندہ چرا شد — محمود کہ بود شہریارے
زین حال کسے خبر ندارد — جز بیخبرے شرابخوارے
در صافی مے نظارہ باشد — بین عکس جمال روی یارے
بر لوح وجود نیست نقشے — جز نسخہ صورت نگارے

شین عشق را دائم نام کردند حال ارواح جملہ احباب ساختند
از روح آدم پرسید کُنْتَ فِی الدُّنْیَا مَنْ اَحْبَبْتَ گفت خدا یرا
اگر این سخن صدقے داشت ابتلا با دانہ گندم چہ معنی دار داز شرمندگی
این ابد الآباد آدم سر فرو افگندہ ماند نوح ہمین جواب داد گفت
اگر چنین بودہ است غم پسر خوردن از کدام رہ در آمد خلیل نیز ہم ازین
جنس قال وقیل شد موجب شرمندگی رغبت سارا بود اورا نیز ابد الآباد
ہم ہمچنان بشرمساری می بایست ماند افحام موسیٰ باستعانہ ہارون
وخوف تکذیب فرعون اثبات یافت عیسیٰ را ہم ازین جنس
مکالمتے بود احیا وا ماتش بر چہرہ دوستی او دو داغے سپید وسیہ
افتاد ہر آینہ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ بہمہ

عجز و انکسار و گفت محمدؐ کہ از ہمہ دعوی دعاوی فرد و احد است خوش ہمہ غلط اید خدا را دوستے باشد دوست دارم ہمہ عمر دوش یکبارے بینم دیدی این افضل انبیا این سرور اصفیا این رہبر اولیا و رہنمای اتقیا کلامے بانتظارے تمامے نفعے خاصے و عامے دایم رابدان الزامے و قابل را احترامے۔ امین الدین عاشق ترسا بچہ شد آن شطحیات حکایت ہم ازین بود۔ داود با اینہمہ واقف اسرار محرم حضرت مسیح از قدسی و لاہوتی و از طلکی و جبروتی نسبتے نداد تا سلیمان می باید زاد رسول اللہ با زن زید چہ کرد گفتند ہوت نفسہ ایاہا این ہمہ رنگ آمیزی شین عشق است بایزید می پرسیدے الی کم تسبیح یحیٰی جواب گفت اذا کثر مکث الماء تغیر سلطان العارفین گفت صر بحرا لا تتغیر فرمود دریا چونہ شوند بدریا پیوندد دریا باشد یحیٰی کم بود آنکہ صر چہ باشد سگے فریاد میکند شبلی می گوید لبیک یارب لبیک یارب مؤذنے بانگ نماز گوید حسین فرماید کذبت یاملعون خوبروے شیوہ ناکے عشوہ بازے سرفرازے چشمکے زند ہر طرف ہر لحظہ ہر کسے گمان برد گوید مرا وعدہ کردہ است سیکون کذا دیگرے گمان بروم اگفت خموش دم مزن دیگرے گوید من ازان تو توازان من و دیگرے درمیان نگنجد چہارمی میگوید مرا اشارت کردم انظارہ مکن رقیبان در تجسس اند فعلی ہذا با ہر یکے کارے و بارلیست بیت

تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو | یک قوت ز اصل و فرع بنگر تو تکو

مسئلہ توفیق و استطاعت شنیدہ کتحریک الخاتم فی الاصبع ہمین مثال است

ن جنید

ن خیالے

ن ہمیں نسبت ایں سنائی

هفت فلک هر یکے را گردشے دگر و هر کوکبے را سیرے علیحدہ
جداگانه یک کره یک بند هر گردشے از طرفے موضعے دگر
سبحان خالقی که صفاتش ز کبریا   در خاک عجز می فگند عقل انبیا
گر صد هزار قرن همه خلق کائنات   فکرت کنند در صفت عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کے آله   دانسته شد که هیچ ندانسته ایم ما
اما فاما ثم اما مسکین بایزید علیه الرحمه ما قدروا الله حق قدره
شنید سر بر دیوار زد گفت میدانستی ره بمعرفت تو مسدود است
دل مسکینے چه موجب طلب انداختی چه گویم وما الله بظلام للعبید
آرے بایزید بگمان خود خود را طالبے و او را مطلوبے تصور کرده آرے
نقیضان لا یفترقان ولا یجتمعان مصراع
بر دوست مبارکم و بر دشمن هم
دندانهاے شیں عشق بدندانهاے کلید ماند کلیدے
که او را سه دندانها باشد بهر قفلے که او را سه پره بود این سه دندانه
بر آن سه پره نشیند فتحیابی شود سه پره را ملکوت جبروت لاهوت
عنایت کرد بنی الاسلام علی خمس برای این قفل که پنج پره داشت
کلیدے با پنج دندانه می بایست کلمه شهادت و صوم و صلوٰة و زکوٰة
و حج کشاد عبارت از چه شد صوم اثر خود نمود صلوٰة پرده از جمال خود
کشود عثمانؓ در محکمه مشغول بانتمام و امضاء امور خلافت و ایاب
بوده است موذن فریاد بر آورد الصلوٰة الصلوٰة عثمان بن عفان
رضی الله عنه بر آمد فرمود نحن فی الصلوٰة مرد چون بکمال رسید اختلاف
حالات صورت اتحاد را کنار گیرد با همه آشتی ماند بے ستیز

آنجا کہ منم خصومتم باکس نیست زیرا کہ ہمہ یکیست کس باکس نیست

خطرۂ دنیا موجب وضو آمد و خطرۂ آخرت موجب غسل کفارت باندازۂ
جرم حب فانی یا باقی برابر نشود ہمنشین باقی با فانی بوفا نرسد شنیدہ
نفس منفوس محوفیست در و نش غالبست اور اہمیں دان ہیبت
ہیچ نبود کاسہ و چندین مگس ہیچ نہ در محمل و چندین جرس
چہ شور انگیزی است کہ شبلی دیوانہ میکند میگوید أنا اقول و أنا
أسمع وهل فی الدارین غیری اگر این صورت محقق است
انا اقول وانا اسمع وہل فی الدارین غیری چہ معنی دارہم تو بانصاف اندیشہ کن۔
شین عشق حدے کشیدہ است دائرہ کردہ است ازان
گذشت صورت ندارد دل راہفت طور گویند ہر ہفت رایک رہ
دیکجا بدان پیاز را چون دیدی اطوار دل را ہمچنین تصور کن آن رہ
و آنجا بدان تنگی و لطافت است جز یک چیز نگنجد نمیدانم شفقت
در کدام زاویہ قرار دارد کہ او جزء لایتجزیٰ است زاویہ و مقر را
با او چہ نسبت یا گویم شفقت را جدا گانہ طبیعت باشد و آن جدا گانہ آن
و مسکن حب سویداء قلب است نکو سخنے است این حکایت ابراہیم
ادہم کہ نام دوستی ما بازدہ کہ بار دگر بدوستی زن و فرزند مشغول شدی
ہم ازین قصہ حکایت میکند در طرق عشق اگر سہ فرسنگ شین عشق در ترش
نبودہ طالب را احتیاج بمرشد نشدے نور پایزاد قطب الاقطاب
سیدالاوتاد است در کرانہ نیل نشستہ نظارۂ آب و آبی میکرد ماہی دید
ید و سر پرسیدش دو یم سر چہ گفت سر سر است درین سر چہ سر است
آن قدر حیوان کہ در رود نیل باشند بدان عددے کہ ہست من دانم این

شبلی نمی کند

سلطان بنی نورالدین آکو پایزاد

بجہ اکتساب شد۔ ذوالنون راشش شدریم انداش من خوردم این اثر کرد۔
نورالدین پا یزاد خندنی زد بیچارہ این را سر با مید گفت حصلہ چہ گفت
محبت خدا۔ گفت عظیم دردے درسینہ افزود و سخت طلبے از دل خاست
آنقدر اندوہ و غم رخ نمودہ باشد کہ بطریقہ قسمتے بما ہم رسد گفت این
قسمت آدمی رفت مگر تو غذایش گردی گفت غذا اگردم من بناشم آدمی
باشد مرا باید من باشم وازان برخورم دہن را دہانہ آبے ساخت درونہ
راگردابے عظیمے ماہی را با برخی بحری از آب درشکم آورد ماہی دران آب
جست جوی آشنائی میکرد ناگہانش گذر در امواج دل افتاد نورے
از انجا ساطع شد چشمہا با وداد مبتلا گشت اورا باز بروذیل و اد انکشاف
حالش کرد گفت دو چیز شد چشم جہان بین را بباد دادم بدرد دل
مبتلا شدم در غ قابی این دو بلاغ (غم) قمم نماند تدبیرے جز آنکہ دستے پاے
میزنم و جانے میکنم فرمود مبارک باد (عرض شدہ ام) بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ذرہ درد ت دل عطار را

گفت دعا کنیم چشم تو بینا شود دل تسلّی گیرد گفت ایہا الشیخ صد ہزار
این چنین چشم فدا ے پرتو آن شعاع باد چشم بستہ ام خیالش بدل
گرفتہ جہان را نظر میکنم۔ چہ ذاتم ترا ازان شعورے ہست یانہ اگر در رہ
عشق این جملہ شین عشق نبودے شیطان را مساغ و مدخل درآمد
و برون شد نشدے خصم کمین گیرد و بشیوہ و مکر غالب آید امّا در بر ہر کہ
تصحیف قبا کردند بر سر ہر کہ مقلوب کلاہ بنہادند شرف سلطنت درعہ
عشق بدو مسلّم شد شیطان را رہ نماند بادشاہے است حراس و حفاظ
انصار و اعوان جوانب و طوارف را گرفتہ اند دشمن را راہ در آمد نماند

است دست اندیشش کوتاہ کردہ اند پے عداوتش برید ند وَمَامِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۔

شین را سہ دندانہ است یکے در میانہ میانہ است وسط و دست یکے نسبت باول دارد دوم باآخر دیدی وسط را چند مرتبہ است جنید میگوید بایزید باہمہ علو مرتبت و رفعت شانے داشت اشارتش از حد ابتدا در نگذشت شبلی دیوانہ بین بچہ حد فرزانہ است شعر

لوکان ابویزید فی زماننا لاَسْلَمَ علی یدِ صبیاننا

این ہمہ سرافرازی دندانہ شین عشق است زہے دندانہ شین عشق جہانے را خائیدہ است در کلا او ہیچ کسے بر نیامد ہمہ را فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ ساختہ وآنکہ گوید یکے مائیم سر برآوردیم دیگرے سرزنش کندا ے کاشکے می بودیما نیست و نابود تا از تو ہمبرین سخن بر نیامدے کہ منم برآمدہ شنیدہ صنایع شمس تبریز و وضایع آن خدا انگیز جلال را از خانمان واز جان و جہان واز دین و دنیا واز کفر و ایمان واز جحیم و جنان یکبار بدر برو چنانکہ بالمرہ و دم یکے گشت او را از روے پردہ خود بخود در آمدہ ہرچہ خوش آمد کند بہانہ بر جلال نہاد و کمال جمال خود در ان مظہر دران صورت پیدا تر و آشکارا تر نمود قصہ آن بادشاہے کہ عاشق کنیز کے شد این بندہ خدا شمس تبریز چہ تدبیرے پرتزویرے کہ از حکیمے و وزیرے نیامدہ است و نیاید کرد خضر ہرچہ کرد بصدق کرد بصدق و اخلاص کرد و لیکن شمس مامور تزویر شد مامور شد و لے لقش مزور آمد علین وجود در خانہ شہود بابود نابود آرامیدہ بود آنجا کہ کان اللہ ولم یکن معہ شئ نغمہ کُن در گوش وجود او رسید رقص کنان بدر میخانہ عشق دوید قطرہ ازان چشید دعوی

أنا ولا غيري بفريادِ برآور د مجاز دو معنی احتمال کند یکے مجوز باشد مفعل بمعنے جواز گذشتن دوم مجاز بمعنے جواز روا داشتن یعنے میان اسد مرد دلاور علاقہ تصور کردی دلاوری او را اسد نام کردی از شین عشق گذشت نیست واگر گذرند بازگشت ہم بدان باشد ۔

شین عشق حامل مجاز و حقیقت نماینده بدایت و نہایت نشان دہنده اول و آخر است از عشق شکایتے نیست از انچہ شکایت او منافی شکر افتد و انتفاء شکر انعدام مزید گردد لَئِن شَكَرتُم لَأَزِيدَنَّكُم بگوش دل باید شنید حکما گویند ہر فلکے مقر روحے بازگشت ہر یکے ہمیدان منه بدءٌ والیه یعودُ ہمیں سفر باید حجت الاسلام گوید مرجع مرد غیر مبدا باید ورنہ آمدن و رفتن عبث آید محمد حسینی گوید بازگشت ہمیدان خانہ کہ مسافرانہ اینجا آمده بود ہما نجا شو دورا او را چنانچہ امروز کسے در زاویہ حجره تکیہ کرده و از وراے فضاء عرش در طیر و سیر است این مثال آن بر ہان است براے داختلاف آن سخنان است معقول بحق و قوع موصول شد ترا نہے باید وما نفعنا الا رکعتان فی السحر از چہ مینالد از ناہمواری راه شین عشق است ہر چند قدم استوار است مرد ہوشیار است با اینہمہ کثرئ و کوتہی راه درکار است کم تحدث بالباطل با حجام نگر کہ خونے فاسدے سیہ فامی در سینہ منجمد گشتہ استاد را چیره دستے ہر آئینہ یک نشترے کہ بران علت زد سر بسر شفا یافت آرے الشفاء فی شرطة الحجام نماز گذارنده صحرا باشد ستره پیش کنند آرے از اطلاق بتقیید نشیب باید آمد راه پر خار سنگ خاره و گرگ بسیار ہر آئینہ وقفہ لابدی باشد دست زیر سنگ دندانہ شین عشق آمده است دم زدن مجال نیست مظفر دمشقی

صلاء زنجیر عشق

نشتر

راه

دم زدن

میگوید مانال الاکابر فی المفاوز والخلوات نلناہ فی الصدور والمحافل ہرچہ گویند از تحصیل حاصل فرمایند شعور را وجدان نام کردند اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تکون او در علوی و سفلی چہ مثال باشد کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ چراغے در شیشہ مبنہ شیشہ را در طاق بدار زجاجہ مراد کما لہا برنگ نور برآمد صفا در صفا افزود کوزہ روشن تر گشت آنگہ چہ شد چہ آید ہمانکہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ آید دل و روح و نفس نور را اللہ در مشکوٰۃ دل طالع شد روح اللہ بدان مستفید و مستنیر بدان مثال آید یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓئُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ شعر

رق الزجاج ورقت الخمر فتشابھا و تشاکل الامر
فکانما خمر ولا قدح فکانما قدح ولا خمر

کانما بیان مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ شد این ہمہ تمثیلات وتخییلات توہمات وتحقیقات از بوزنہ بازی شین عشق است فرید عطار مسکین ہم ازین روزگار نزار زار پراگکاری نالد رباعی

از صفائے مے و لطافت جام درہم آمیخت رنگ جام ومدام
ہمہ جام است نیست گوئی مے ہمہ مے ہست نیست گوئی جام

کانھا زجاجھا و مزاجھا اشیاء خارجۃ عن الاشیاء آہ فعل باز گونہ میباز د شیطان ہمیں شیوہ میکند بحق الحق ازرہ انصاف وصدق تلطے بحق الحق بایدآن صورتے کہ درین پردہ ستر محتجب گشت بیچارہ طالب مسکین متوسط مبتلا وگرفتار منتہی بچہ تدبیر حیلہ این برقعہ را از رو براگکند و بکدام شیوہ وہنجار این مقنعہ را از رخ برتوان کرد کرمانی حکیم چہرہ زرین بررخ گرفت عیب بشری پوشید صورت

نورِ الٰہی ساخت نہ آنکہ این ہمان مثال است وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ این لولا شک بانفی امتزاج گرفت یکے را از دیگرے جدا شدن متعسر شد البتہ ہدایت بتعرف ذات با عالم عطف و ادراک میسر نیامد لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عدم الہا با وجود ملہی تا وقتے چنین گاہے چنان ہر یکے را از دیگرے مزاحمتے نہ القید قید الاسلام۔

شین عشق تخت بندے محکم شد در پاءِ رونده مثالش پرندہ بود بپایش ریسمانے دراز بستہ و بخیال آزادگے در فضاءِ ہوا طیرانے کرد خود را مرتبط و مربوط دید با نتہائے ریسمان رسید یک طیرانے دگر خواست میسرش نیامد فرو نظارہ کرد پاے خود را چنانچہ بستہ دید ہمچنان یافت بضرورت سر بہ بندگی نہاد سرافرازی از سرش فرود افتاد ہرچہ در سر بود افتاد و ہرچہ بدست بود بینداخت خود را برہنہ از ہمہ چیز یافت ہیچ چیز با وے نہ و بدستش نہ بتحقیق نگرد أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللهِ عبودیت فقر ذاتیست احتیاج اصلی است نرفتہ است و نرود و نخواہد رفتن۔ لو تسأل انت هل يقدر الرب ان يخرج العبد من عبوديته فلتقل ان المحال الى الله لا يحال فمن شرح الله صدره للاسلام فهو على نور من ربه پیغامبر فرمود نور يقذف في القلب نشانش چہ التجافي عن دار الغرور والانابة الى دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله شیخ ما استاد طائفہ نور را بیانے فرمود کار بجلے رسید از ظہور ذات و صفات صمدیت اشارتے فرمود این ہمہ گرفتاری خمگاہ شین عشق صمدیت انشاء اللہ روبکمال

شنود کشد چه کنم وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ
وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا در گوش جان تو آوازے ہرچہ عفیف
تر و لطیف تر اند مید اشت و این ہم اضافت بشر و بشریت دار د اگر چنین
اتفاق افتد بشر و بشریت قدم ببادیۂ ہلاکت نہند ہر آینہ خدا با خدا
سخن گوید و آنرا کہ تو گوئی مخاطبے تصور کنی بوہم و گمان خویش اور اشنائی
وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ
در شان او درست بنشنید سجادہ ذو الاوتاد در جامع کوفہ بگوشہ
مسجد نماز میکرد شقی از مسجد طرفے افتاد بود در کوفہ کسے کہ ازان خبر نیافت
اما ذو الاوتاد در قدم خویش ازان افتاد درست ترا ایستاد ۔
وسط دندانۂ شیل عشق گران بہے است ہر کہ بران تکیہ ایستد از
زللے و خللے اور اخطائے و خلطے نیفتد اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
دو نور را یکے ساخت گفت ہر دو را بیک مثال تصور کن کَمِشْکٰوۃٍ
فِيْهَا مِصْبَاحٌ نفس ارض باشد کہ بد و لنسبت تمام تر بر دو سموات
لطف و لطافت علو ایشان ہم ازین حکایت میکند و نور ہر دو جا بیک
مثال یعنے ترا در خاطر چہ می آید عورتے کہ ذو النون مصری را در تیہ
بنی اسرائیل دو چہار کرد گفت یکے گوی با من چہ باشد این دو تواز
کجا بکجا عورتے گوید از مردی کہ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ الٰی
مِن رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کیست
این عورت تمثل قدوسی تشکل سبوحی است کسے را گمان میرفت
جبرئیل بر صورت وحیہ کلبی است یا جبرئیل از صورت خود گشتہ
بصورت وحیہ کلبی شدہ جبرئیل چنانچہ بود ہمچنان بصورت خود است و

الیہ بتلک الآیات الکبریٰ ففعل بینهما ما فعل مما اراد وشاء
ایش انت ما فی بیاننا هذا ای فقیہ بتنبیہ شوبر مذہب تو سخن صریح گفتم
صاحب القمیصین لا یجد حلاوة الایمان آنکہ او در میان دو
دندانہ شین عشق فرو افتادہ است او را حلاوت ایمان چہ قسمت آنرا کہ
اوی و منی برابر شد او را با ایمان چہ کار و من دمن اللہ الی اللہ وانتهی
عقل العقلاء الی الحیرة ولا حیرة ای حیرة فیما هو الحیرة سخن بشتر
نمکنیم شفقت خلق خدا دامن گیر وقت ما میشود طفلک یکروزہ را حلوا و بریان
دادن زہر قاتل باشد و ہم نتوان از خود یکسے نشان دادن صفتن مذموم
است در کل امور الا فی حق المحبوب بذل آنجا مذموم باشد و این کہ
درویشان نشانے گفتند خصوصیت خود را البتہ در پردہ ضنت در نقاب
غیرت محتجب مستتر داشتہ اند البتہ البتہ این ہمہ دو بینہا این خود نمائیہا از
مآثر و مناقب شین عشق باشد مرد در رہ افتادہ است از طرفے گم گشتہ
است صورت کار بخلوصیت و ثرہ نمی شود و حیران و حرمان بودن ضرورت
وقت شنیدہ آخر ما یخرج من رؤس الصدیقین حب الجاہ
اینجہ بزرگی در سر افتاد آنکہ چہ شد قطب الاقطاب گشتی ہنوز از دائرہ ننگ و
نام قدم برون ننہادی، در بادیہ کمین گم گم نگشتی افسوس ای ابراہیم خواص
ضیعت عمرک فی عمران الباطن فاین الفناء فی اللہ حسین منصور
رضی اللہ عنہ انزھک عما یوحدک الموحدون اکنون بایزید را باید
از سر سبحانی ما اعظم شانی توبہ و استغفارے ایمانے و از سر کارے
این شین عشق است بسیار کسان لغزیدہ اند زمین او لحشتان است
کمی و گمرہی در میان است خار بسیار پیدا و پنہان است تو ہشیار باش

ہم وہست آید وکذلک ادی ومنی ہم ہمین معنے دارد دع نفسک وتعال
نہ آنکہ شرطے محالے ہست بیت

مراگوئی بیا از من ولے بگذار خود خود را   اطاعت را نہم گردن ولے شرطے محالے ہست

نہ رانی عیناً تزددحباً حجابے اہم اعتبارے وکارے شد گذاری وگیری
آئی وروی بیہوشی وکشائی این ہمہ از عالم خود نمائی است ذوق وشوق
رد وقبول حجاب وصول ہم ازین فضول شمار ابراہیم خواص یکے از مستر شدان
یوسف حسین شبے خدا در خواب باوے گفت کہ یوسف حسین
را بگو رنج زیادت بر تو مردود حضرتی ابراہیم دلیری نتوانست کرد شب
دویم ہمان دید بازگستاخی نتوانست کرد سیوم بار اینچنین گفتند بگو ورنہ
ترا باوے دریک سلک کشیم از گفتار چارہ ندید بدین عزم در مسجد یوسف آمد
فلما دخل یوسف فرمود چیزے یاد داری بخوان خواص بیتے عجمی
خواند وقت بر یوسف غلبہ کرد تا کار بجاے کشید گریہ از آب گذشت
بخون رسید پس آنکہ بخود آمد گفت ابراہیم کے باز نشستہ ام از محال
مختلف آیات کتاب اللہ قرآن خواندند ہیچ ازین آثار بر صفت
اظہار پیدا نیامد تو بیتے عجمی خواندی دیدی کہ بر ما چہ گرد اکنون سزد خلق
گوید کہ یوسف زندیق واباحتی وملحد است ورسد خدا گوید مردود
حضرت ماست ابراہیم را اعتقاد فاسد شد از ملالت بادیہ گرفت
حضرت باری باوے گفت زنہار سوء اعتقاد را بر یوسف راہ ندارد
کہ زخم خوردہ عزت است کدام عزت است این ہیدائی مجنون
از لیلی ہوس وصالے کند خرخنے زنند ما للتراب ورب الارباب
این الماء والطین من حدیث رب العالمین تبعزتک بادب

باشد عزت او آن تقاضا کرد هر رہے و فرجے و هر درے و هر دریچه محکم کرده اند هر آینه شیطان بر معتزلی وسوسه کند سوگند عزت را در میان نهد کلام ره تسویل ضلال گرفته است خبر از وراء الورا امید به معتزلی مسکین چگونه که انکار نکند فبعزتک با مصاحبت باشد هم بفیض قهر تو موید و مستدام کسے را ره نه هم و دیگری را مانع باشم همین عزت او بود که ابلیس را مانع سجود آمد در ظاهر گفت ا سجد لآدم بهانه فرمود لانسجد لغیری می بینی بر آب روان معمامی نویسد از حیه که بر تابه است قرار و آرام جوید آب از غرقاب آرد کف پا را از تر شدن نگاه دارد رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی او کیفیت احیا طلبد شهود وقوع نماید اَوَلَمْ تُؤْمِنْ گفتن چه حاجت بود بلی و نعم چه معنی داشت کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا علی هذا حرارت نار طبیعت نباشد فبعزتک بای قسم باشد این با، قسم محبت نشان دهد معشوق بر عاشق غضبے و تعزری نماید بموجب یکے و سبب عسکے او گوید بجان سر تو بعزت و جلال تو و بجمال تو و بهاء تو و بعزت و عظمت تو اگر از من نقابه بر رخ کشی هرگز نخواهم که جز من ترا دیگرے بیند مراد در دلبنده است یعنی انه من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنیه اسلام این که جز ترا نخواهم و دیگری را بوجه من الوجوه روا ندارم که بوہے و خیالے روے ترا بیند۔

دندانه شین عشق دیدی چه رخساره ابلیس را گزید تا کارش بحرمان کشید آه همون می سوزد همین می سازد اکنون بدان آتش آتش نیست آب آب نه ایشان همه بر باد هوا هباءً منثورًا اندا ے زره خیالے پیش

نیست آفتاب راہبران قیاس نہ بجان سرخود یک کارے کن بارے چشم
بند آن خویلاتے کہ در نظر تو آید ای یار عزیز من او را نامے بنہ مخلوق گوئی یا
غیر مخلوق معدوم ست یا موجود مذموم ست یا محمود دیوانہ وجودی را شہود
باید و آن در واقع وجودیست کہ لاقابل شہود است آنگہ تو چہ میگوئی از
وجودات را کہ آفرید ہمان خلل او موجود او شد یارب تعالیٰ اے نادان
نکو اندیشہ کن کہ من چہ میگویم با تو من بسیار پردہا از روے حقیقت کار بر
گرفتہ ام اما ترا دیدہ روشن تر و راست بین باشد شمس تبریز عاشق
ترسا بچہ شود و خود را امین الدین نام نہد تا چند بلا و فتنہ شود و غوغا در میان
نہد شمس تبریز کہ بود شیخ الغیب کرا گویند خضر کرا نامند مرد غیب کجا است
ابدال چہ کار وارند او تاد در کدام ریسمان بر بستہ اند قطب الاقطاب در کدام
کوک برروا افتادہ است آنگہ خدا چہ محمدؐ کو من و تو کجا لاحول ولاقوۃ
الا باللہ. بس اقطع لسانک واقصر بیانک وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ
وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰی بُرْهَانَ رَبِّهٖ۔ لولا این چوب دوشاخ
را میدانی لولا چہ میگفت اگر نکتی زہے واگر بکنی تہی یکے گوید لولا منصب
وھم بھا است دیگرے گوید بر مجموع تعلق میکند معنی فرماید ھمت بہ
وھم بھا او خواست ہوس خویش را با تمام رساند یوسف ہم برین
اتفاق رفت تمام اہتمام ہر دو میسر استے اگر یوسف برہان رب تعالیٰ
ندیدے مردمان چنین گویند افصاح بر شرط افصاح آن در کار برین قدم
شست وہر یکے دست بکشاد گرہ شرعی کشادہ کردہ شد کہ عقد شست
منعقد شود برہان اللہ دستگیر حالت لغزش قدم ہر چہ استوار تر و مستقیم
تر گردد القلوب بین اصبعین من اصابع الرحمٰن یقلبہا کیف یشاء

ن بود

ن سرشہ

در دل زلیخا این ہمّ راکہ متہم کردیوسف را از قدم سلامت در تزلزل خلل
کہ انداخت ہر دو را ہم شیطانے کہ یلقی کرد شین عشق بود شین عشق بصورتے
ہر چہ زیباتر و ملیح یوسف را در دل زلیخا آراست و زلیخا را باہمہ زیب و فریب
باہمہ فراز و نشیب بر یوسف کہ انداخت صغار و کبار الی یوم ینفخ
فی الصّور در مسجد و بازار ہر یک بآواز ہر چہ بلند تر و لطیف تر ندا دہند
وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا فضیحت دگر صاحب را اطلاع میدہند
کود کے را قاضی الاحکام کردہ اند بحق الحق و حق الصدق این شین عشق
سہ صورت پرداخت یکے را یوسف نا امید دوم را زلیخا سیوم را عزیز
مصر گشت دگر چہ باخت بہمہ باہمہ در ہمہ خود خود را باعزاز و اکرام کرد
و خود خود را فضیحت ساختہ ای شین عشق نیست دیگرے کہ
دندانہائے تو لشکند قدم ترا پے بر دست ترا مقطوع الیدین سازد
اے شین عشق بحرمت تو و بعزت تو اگر قدرتے و مکنتے بدست
من بودے ہم ہمین کردمے امّا چہ کنم من درمیان نہ ام و کسے دگر ہم
نہ خود با خود بازی و با دیگرے نہ پردازی موسیٰ را با نواع بلیات
مبتلا ساخت ہوا غیم و مظلم باد سرد و سخت بادیہ موحش گوسفندان
از دست رمیدہ تحفہ دگر صفورا دختر شعیب حرم موسیٰ را درد شکم وضع حمل
استقبال کرد شب تاریک گوسپندان رمیدہ باد سخت سرد صفورا را قریب
وضع حمل موسیٰ متحیر گوسپندان از دست رفتہ رہ گم کردہ زن بدرزہ گرفتار
شدہ درین بلا افتاد چکند کجا رود چہ حیلہا سازد و فجاءۃً بغتۃً آتشے مشاہدہ
کرد بضرورت تا آنجا می بالیست رفت انواع اعراض را بکفایت میباید
رسانید خسے و خاشا کے جمع میکند پر کالہ آتش درمیان می نہد بمقصود

میخواہد آتش را افروزے شود گرمی احساس نمیشود آتش در منگیر د و موسیٰ در حیرت ماند کہ چہ کند این آتش سوزنده نیست این سازنده است ہمدرین تعلق و تردد تامل و تفکر اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا بجان جان و جان جانان اشارتے بہ بشارتے می شود عصا مار شده مار باز میان پا چوب درآمد موسیٰ تو خود را خود بدانی آتش را آتش نہ بینی مار را چوب کشی و چوب را عین مار بینی نہ آنکہ این ہمہ بیکبار خلاف کار و ضد روزگار تواند چند مثال و چند نظیر و چند مقال و چند بیان خطیر بر ہر صغیر و کبیر در میان نہیم ہست کسے کہ این را فہم بر دجاء موسیٰ بلا موسیٰ ولم یبق شی ء من موسیٰ لموسیٰ اگر موسے بلا موسیٰ ست جا موسیٰ چہ معنی دارد فہم میکنی کہ این مغالطہ است این سہ دندانہ شین عشق یکے موسیٰ شد دوئم مجی شد سوئم موسیٰ بلا موسیٰ اسے شین عشق اگر سہ چیز ستی قابلے و لا یقے و فاعلے ترا وجود نبودے لو ھلکت ھذہ العصابۃ لم تعبد فی الارض این بازیگری کہ تو در بازار حقیقت کشادہ می بازی اگر در پیچے بازی دگر کہ مطلوب تست وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ازان حکایت میکند در صحراے کائنات وجود این وجودات محو صفات و ذات باشد شنیدہ قصہ سامری چہ سحر افسانہ است صورتے منحرف را گگے را کہ سنگے ندارد در نظر کردن مرد سنگتر از خاکسترے غبارے باشد در کشمکش انداز د آن جامد جامد شود و آن صامت ناطق گردد آن گوید کہ در تحمل سماوات و ارضین و ما فیہما نباشد شنیدی کہ آن ساحر چہ عذر خواہی کرد فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا آنکہ او جبرئیل نبود آنکہ این نشان آن

سبب نبود این خاک آن خاک نیست ۔

بیت

بر نقش خود است فتنہ نقاش کس نیست درین میان تو خوش باش

ضدِ تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا احد وشد گرچہ تُوبُوا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ
اکنون اینجا آید خود آنجا بازدو آخر بدینہا پر دازد مرد محقق را ذبولے دنجولے
ملازم حال اوست این ہمہ قیل وقال از درماندگی وقت است اشکال
اسرار خالق ذوالجلال از حد وہم وخیال بذیل ذہول وانتقاء اتصال
کردہ است عجیم این است موسی یا ہارون درچند اضافت فعل بد و
کنند مگر این چنین بہ بین بود در حال جمع الجمع مقام استوار دارد چنانچہ
شین عشق وقتے آتش شود گہے عصا گردد زمانے موسی باشد ساعتے
فرعون وفرعونی کند ای یار عزیز وقت مباحثہ سحرہ دیدہ قصہ موسی
علیہ السلام وفرعون وسحرہ شلوچہ نرد وشطرنج بازی بود موسی زہمہ
پیادہ رخ ہیچ شہودے وجودے نکردہ عصا کہ تکیہ روزگار بود آن
نیز زدست انداختہ اسپ سوار بر بساط وحدانیت با ہمہ مہرہ بازی
ایستادہ نگر کہ آن سلطان ملک الرقاب را چون شہ مات کرد کدام
پیل بدین زور و بدین قوت ایستد نہ آنکہ آن موسی است باللہ
ستاد اوست باللہ گفتار اوست باللہ دیدار اوست باللہ
رفتار اوست باللہ موسی درمیان نیست ہیہات فیہات ؎

صیاد ہمو صید ہمو دانہ ہمو ساقی مے حریف پیمانہ ہمو

شیخ امام احمد غزالی در سوانح کہ دست موزہ ہر روندہ ورسیدہ است
وایم اللہ خوش عشقبازی کہ دران مختصر او باختہ است میگوید شیخ او

صمصام او نیام او صید او دام او کلام او ہمبرین که گفتیم باشرحے درستے
کرده است۔ مجنون را پرسیدند اگر تو در بستر لیلے باشی و لیلے بمراد تو بود
چه کنی تا کار بجائے رسید بوہمے و خیالے بسنده شد معلوم شد ہمه خیال
در خیال است تعبیر و تفسیر بلا تعبیر است تقدیر گذاشته تدبیر دامن
نمیگیرد ہر دو الف دال خوانده اند اجتماع بینہما چونه میسر آید معلم ازل
تعلیمش داد لَقَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ
اگر فتنه از تو بود اسناد اضلال بسامری چه تناسب کرد در باغ ہیرم
بیاید او بجہتے من عشق را دیدم ہر سه عضو را بریده برسم شرط کار آه کند
حرکتے استاده این ہر سه بربن دیده یا من دو چہار خورد خندنی زد که
مردگان زنده شوند چشمکے نمود که اہل دل لفتنه افتند گفت زاہدے
عابدے حضورے ناصحے نصوحے این دم بدام من افتاد بجان و سر تو
که پر و بال زہدش را بریدم بال عقلش را کندیدم پر و بال گسسته فرو افگندیدم
یکے فاسقے بدبختے مد مینے لوطئے کرده ہمیں دم بیرون آوردم او کسے
بود که خاک پایش را خلق به تبرک خواستند در دیده بجائے سرمه کشند
کارش بجائے رسید ہر کوچه و بازارے که گذرد مردمان اراذل و
اسافل سنگسارش کنند خود را تماشائے نیکم دو متعصب دین دانند اینک
شین عشق اگر بر آید ہمان کند که با موسی و فرعون کرد ہمان بازد که با سامری
دگا و باخت و اگر فروزند چه گفتمت بدین کشد۔

شین عشق ردائے کبریا را بردوش گرفته است ازار عظمت
را بر خود پیچیده است قمیص حرمت را گرد خود کرده است چنیں دانم
برسران نقابے و چادرے بر مزید است ہرچه میخواہد میکند اگر مراد

تراان بنمود که شے مستحسنے است خدا توفیق داد خدا اکرم کرد شکر مرخدا را و اگر بصورتے دیگر پیدا شد شیطان چنین کرد ابلیس رہ زد اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ شد رسول الله ماریہ را احرام کرد کفارت سوگند بر واجب نشد زیرا چہ ابتدا ز ضیت متوجہ بنود ذمہ کجا تو اندیشہ بارا قوی الجمال بہ پشت گیرد بسر بارے چندے بران برشینند بدان ماند حتی یَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ہمبرین شاعر گفتہ است بیت

ولو کان مابی من جوی وحبابۃ علی جمل لم یبق فی النار کافر

آرے زیرا چہ محالیست بتقدیر محال گلخن تابے مبتلا جمال بادشاہے اتفاق حمام آن سوختہ گلخن تاب ہم بر سر رہ گذر بادشاہ بود ہر بار کہ او با جمال وجلالت خویش گذشتے گلخن تاب یک نظرے آنکہ ضررے بمنظور رسید برخورداری گرفتے بادشاہ را از ان ابتلا خبر دادند غیرتش فرمود سیاست باید مشورت با وزیر پیوست وزیر زیرک بود گفت کار او باختیار او نیست و ترا دران مضرتے نہ اگر بادشاہ را گذارے باشد در عظمت و بہا و جلال او زیان ندارد از نور آفتاب اگر کسے فیض روشنی گیرد آفتاب را چہ زیان دہد بادشاہ از غیرت بمعدلت رخ آورد روزے چنین اتفاق افتاد بادشاہ را دران کو گذرے شد گلخن تاب بجائے بدردے بجائے گرفتارہ ماند بادشاہ برسم قدیم کرشمہ ناز را با حسن پیوند داد این شیوہ را نظارہ عاشق می بایست تیر ہدف نیافت خالی رفت خسروگی در بشرہ بادشاہ ظاہر شدہ بود وزیر بشرط خدمت رفتہ روئے بر زمین سود نہ گفتمت بادشاہ را گذرانے باید وا از سودا و ترا زیانے نہ مرد ریاضی دان حد کدام اشکال دید کدام

ن صبابۃ

ن رخسارہ

آداب درکدام احتساب گرفتار مبتلا باد ہوائے بیہودہ کارے آنکہ اگر بہ تثلیث مبارک آمد چہ شد واگر تربیع شود آنکہ فلیکن تو کیستی وکجائی درچہ رمولانا حکیم زیارت خانہ کعبہ آمد فتوحش این بود زمین را نساحت بیہودہ حشر راسنگر شد اینک جزاا اینک ثواب دررہ کعبہ بوادی مہالک بسیار گفتہ ازین چہ بدتر باشد وسخت تر وزیان کارتر باشد بیرے وسلوکے کنند ہم بہ آفات وہوائے نفس مبتلا گردند اے مرد نادان سگ را برائے این فربہ مکن تا ترا خورد اسپ را مپرور کہ ترا بر زمین زند فرمان برین جملہ است آب ازمیانہ غرقاب آرد وکف پا را اثر شدن ندہد مدتے شستہ باش و در منزلے از ہمہ پیشتر رسی۔

اگر شین عشق نبودے ظلمے وفسادے کفرے وعنادے مثل خارے وخسے زستے اگر شین عشق نبودے مہرے وشفقتے ورحمے ورحمتے یاری ودلداری نبودے بہشت دوزخ صراط وصراط گفتہ آدم ایںہا ہمہ دررہ شین عشق رستہ اند خلق ادم علی صورتہ ہمین نقش شین عشق است رأیت ربی فی صورت امرد شاب قطط ہمین معنی را اثبات کردہ است اگراین امرد شاب لاحول ولا قوۃ الا باللہ سخن میخواستم نبشت نازک بود خدا منع کرد چو در گفتار منع خالق اعیان وآثار آمد۔

اکنون زبان ازبیان دندانہائے شین عشق درکشیم بیت

قصہا می نوشت خاقانی   قلم ایجا رسید سر بشکست

اللّٰہم وفقنا بیان سر قاف عشق وحقیقتہا وعقاصیتہا

ن ایجا رسید

ن نظم

وھدایتہا ونہایتہا خارجا عن لغت الافکار بأ ذرا
بوصف الاظہار۔

ق

قاف عنایت از وقوف ہم کنند وآن عبارت از قف باشد
قاف قربت بود قاف قیامت قاف قربت من اللہ قاف
قلہ قاف قش قاف قارون قاف قاب قوسین باید دانست
ابتدائے وتوسطے وانتہائے کہ ما گفتیم نہ نسبت عشق است او منزہ
از اول وآخر و از دوام است و آن صورت کہ عجب است بحس ست وہمہ رو
نماید آن تصویر است نہ شئے بحقیقت موجود اینہمہ از طرف ما است
اخفیٰ من دبیب النمل ہم ازین رہ نشان دادہ است قربتہ من اللہ
باشد شعر

القائل والسامع والباصر ھو ۔ الغائب ماسواہ والحاضر ھو
العالم بالباطن والظاھر ھو ۔ الاول والدائم والآخر ھو

مرجع ھو ذات باشد وصل ہو نقطۂ بود کہ اورا موہومہ گویند تجزیہ
وتقسیم احتمال نکند جہات را رہ گذر نبود لیکن مصراع

عشق گوید ہست راہے رفتہ ام من بارہا

آن عاشق کہ ما عنایت کردہ ایم این عشق آن است نے ببار اسنے
واز قطرہ بدریائے نسبت برند قربتہ من اللہ بعبارت وصورت
حکایت از شرکت کند چون خود را و مارا باوے قربت دہی ہر آینہ
مشرکے باشی عشق آتشے است ہمہ را بسوزد خود تنہا خود ماند کار
بجائے کشد از حقیقتش این استعارت کند اکل البعض بعضاً بیت

قلندر را نواز شہا خدای راگداز شہا خدا اندر قلندر دان قلندر را خدا خود بین
ویحذرکم اللّٰہ نفسہ۔ رکعتان فی السحر چہ سود کند دیوانہ موے عانہ بر
می کند بایکے زاہدے کہنہ دیرینہ در زہد و تقوی افسانہ می کند میگفت
ای ہمہ تو بدین ندہم مشابہات بسیار است اما فاحشات منکرات
از حد شمار بیرون و بے انحصار است اندک بردر دکم باشد لذۃ بسیار
این اینچہ اہتمام و برائے چہ این تعلیم است و برائے چیست این گفتار
حتی تسجد و تغتسل بیان حقیقت می شود واہ واہ جملہ حیوانات
آبی ہم از آب رستہ اند غوک باہمہ کہ در آب و آبی است اما از
تشنگی در فریاد و بیتابی است۔

مرا در خاطر می آمد کہ ترا گمان خواہد رفت کہ میان شین عشق
وقاف چہ تفاوت است آنقدر تفاوت باشد کہ ادراک
باصرہ عاجز بود بلکہ بصیرت اگر در بیان شروع کنیم اکنون وقت را
درین گفتار چند ضایع خواہیم کرد روندہ و را الورا بقدر سمع و گنت
بہ پرہمت طیرانے کرد پر و بال گسستہ افتادہ ماندہا و بہ ہویت قرار کہ
کسے نیست فضا الوہیت مستقر جانے نیست دلش بجان بجوف شد
صورتے در میان آمد بازگشت را رہنمونی کردا ے موسی عشق از
صفورا آموز بسیاران خواستہ اند مگر مقادے میسر آید این خواست
جز از غفلت و نادانی نبود بیت

حریفی میکنم با ہفت دریا اگرچہ زور یک شبنم ندارم
چگویم نی این شبنم بجائے ہم ہم از دیاد و کم ندارم
این نم ادرا باد ے چہ مقاومت فمن الامام ومن المؤتم انا للہ و

إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ مرجع ہمہ است اما چہ دانم کرا سقر وکرا محض عجائب گوید وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ فرماید وَأَنْتُمْ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ نہ صفت آویزنہ پائے گریز یقدم رحلاً و بؤخرا اخری تو تنہا دوئی را دیدن نتوانی دگر این چہ شیوہ است توہم بوجود خود بشہود خود با بود آسود خود بوجود خود آسودہ نباشی آسمان وزمین چہ عرش وکرسی چہ ساختی دنیا وآخرت کجا آمد بہشت و دوزخ چہ شد جبرئیل ومیکائیل کجا پیدا آمدند چنین می بینم از کوزۂ عشق شررے برزند ہمہ را بیکبار سوزد جز نقطہ موہوم جز وہم وخیال نتوان بر و باقی ماند الا عجب الذنب ازان فیض گرفتہ است عشق یک حرف اول عین است نقطہ ندارد و شین وسط است سہ دندانہ دارد قاف آخر دو نقطہ عین حکایت از چہ کرد انتہای ویگانگی ازطرفے صفات یکجلگی از وحدت صرف واز توحد خالص واتحاد خاصہ خبر کرد ہر چہ بران افتاد عین عین شد سپس آنخواہ تثلیث کن خواہ تثنیہ کار از یکے بدو سہ آمد مغ وترسا جہود ونصرانی ہمبدین سہ ویدان دو اسیر اند از عین عیان فرو افتادند چون میان احمد واحد میم فارق شد قاب قوسین خطے کہ درمیان تصویر شد انتفاء آن میسر نیامد ہر آینہ دو انتہا از دوئی چارہ نماندہ گفتہ بودم خط اگر چہ طرح افتاد اما اثرش باقی ماند عجب کرد عشق را سہ حرفی کردمی بینی نقطہ کہ او در وہم وخیال در نیاید او بجہتے وسمتے شود وہیأتے وصورتے سازد و چشمہ وگردہ کند حرکتے و قوتے پیدا آرد ہر آینہ خود نمائی کرد حرکت را باشباع گفتم مادی پیدا آمد اکنون چہ شد جز واے واے دگر نباشد ازین صورت تقلبے وگر باخت بران صفت باخت کہ ہنود بدبخت براہمن سیاہ روے تناسخ گویند این عرض کجا آمد کجا

ن زنی

ن خط

لفظ عشق کجا ہو ہو گوئی صورت انسان گذاشت شیرے شد پیدا آمد
عین باہا برابر شد شین باواو نسبت برادری کردند قاف با شین
یکے شد باواو آمیزشے نمودند این تحقیق میدانم این بیان از فہم تو بسیار
دور است انتہائے کار است آخر سر رشتہ بر بستہ است **بیت**

تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو ۔ یکتو ست ز اصل و فرع بنگر تو نکو

دو تو چہ باشد یعنی رشتہ دو دم با او منتظم نیست دو تو چہ باشد یعنی راست
است کثرے وخمے ندارد جملہ عشق ہمان شین عشق بود کہ گفتیم اما اینجا راستی
است کہ از کثری بدر برون دشواری دارد ورائے چیزے بفہم نزدیک
شود نتوان گفت کہ عیان است کہ دو عیان دو بیان است و وراء ورا
برون است ھنا خرس وطمس ودرس وفناء ومحو ونفی وعدم
فعلیك بالکون علی مقتضیٰ ذٰلك الحال یتیسر لکل احد بل
یقرب بالاستحالۃ یوسف پیغامبر پس ہفتہ یکبار علی العموم
تجلی کردے وعامہ از وحظے میگرفت تا یک ہفتہ احتیاج بغذاے بنود
وجہ آن ایام قحط بودہ است یوسف واین جمال لاحول ولا قوۃ الا باللہ
از کجا فیض او چگویم او بدو ظہورے وتجلی نمود ہر آینہ موجب خوشی وسیری
بود در برنج وگندم خاصیت شیع کہ نہاد فقستوا علیہ انما الافعال
چنین دانم کہ این بیان ما را کلامے کہ با شین عشق در صحرا ظہور آوردہ ایم
ترا تساوی نماید من با تو میگویم نیست تساوی اما خدا ترا فہمے بخشد
ھنالك الولایۃ للہ **بیت**

در پردۂ دل ہیچ زن در پردہ ہمی گوے ۔ کین پردہ چہ پردہ است درین پردہ چہ راز ست

لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ نہ اینچنین است این سخن وقتے

نگفت ونمی گوید آنروز خواہد گفتن بل ھو متکلم ازلاً وابداً اودائماً
فهو القائل بهذا الکلام فی وقت نحن بصدد شرح بیانہ وکلامہ
فقوله لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ثابت فی زماننا هذا
فمن انت ومن انا وما فی البین وهو یقول لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
القهار اسقط الاضافات وازاح النسب فاین شرکائی واین
الملحدون را تا تکبرون یکے دریکے چہ باشد جزہمان یکے کثرت
از کجا خواست بتکرار و ریکے بود یکے ست یکے را آوردی دویم را
نہادی دو شد سیوم را نہادی سہ شد علی هذا ماتین والوف بیت
گرصد است وہزار جملہ یکیست درنیاید بجزیکے بہ حساب
پس ہمان یکیست اور ا توگوی علی کل شیء قدیر آنگہ قدرت چہ باشد
دراین چنین محل مضیق ظہور اظہار صفت اختلاف بایزید گوید آنچہ
توی اگر بگویم ترا کسے نپرسد تازیانہ رو بروبش زدند اگر آنچہ ماہم توگوی
ترا در ہر کوچہ وبازار سنگسار کنند خاتم از انگشت سلیمان سلب شدہ ست
بہ گدایہ نہاد بہر درے کہ پا مزدی میکند وی گوید سلیمانم خاک برسرش
ی ا ندازند ودشنامش می دہند یعنی الکبریاء ردائی والعظمة
ازاری این را تراقہمے باید برد ۔

قاف عشق عبارت از قرب من الله ہم باشد مرتضی رضی الله عنه
اشارتے کشادہ تر و بیانے لائق تر کردہ انہ قریب من کل شیء لا
بمقارنة وبعید من کل شیء لا بمزایلة آمدے نتوان گفت
نور چشم کہ بدو نزدیک است یدو متصل یا از دو دور وآن نادانے کہ گوید
قریب بالاشیاء بالصفات ای بالعلم والقدرة لا بالذات

تو گوشمالش دہ گو اصغای بدل کن فرمائے این قرب اعتبار لیست معنوی یا حسی صوری ضرورتست کہ باول گراید بگوچون اعتبار لیست معنوی فلیقل بالذات او بالصفات حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ حاصل معنی حدیث را بیک جملہ تمام کن مبدا و معاد را جمع آر ہیولا و صورت را اتحاد دہ یکے را یکے بشمار آرے ہر آینہ ہمہ ہویدا شود او بتنہائی خویش متحد و متوحد ماند او را نیز خوش نمی آید کہ بتنہائی و بیگانگی آساید مگر تا بود چنین بود و تا باشد چنین باشد دریا ہم از ان باران، باران ہم از ان دریا بجوبہ دیگر گویم این را چنین نماید وھو ھو کما ھو و من ثناہ جزاہ و من جزاہ اشرک فیہ بلال تو لائق تری موالی یکدیگر برادر راند عمرؓ در میان دخلے میکند ضرب بر سینہ عمرؓ چہ سود کرد آخر کار ہمان شد کہ مراد او بود اگر این حیات و ممات نبودے و این آمدن و رفتن نشدے عروس وحدت پردۂ غیب نکشودے و اگر ترا در سر است بقدر حوصلۂ خود و اندازۂ استعداد خود بجسب وہم تو نصیب مائی شود زہے کہ توئی مرا میگوید در کنار تو نشینم با آنکہ رہ گذر مردم است مسلمانان این چہ شوخ دیدگیست خوش تعلیٰ میکند غایت مانی الباب چہ شود مار او ترا در بند یکجا کشند زہے ذوق چرا ازین نعمت گریزانی ترا بمقابلہ این شکرت باید ہمو یہ بنالد و ہمو یہ گرید او ست ہمہ چشمہا بیند او ست ہمہ گوشہا شنود او ست ہمہ زبانہا میگوید او ست ہمہ دستہا گیرد او ست ہمہ پائے ... و آمدن حجاب آئندہ و روندہ مضلہ رفتن و آمدن ...

کجا رفت کدام جا رسید ہمانچہ گفتہ ام الحقیقۃ کالکرۃ فلما ادرکہ
الغرق پس آنکہ موسی نجح و براہین و تسبیحات آیات وجود جان و جہان فرعون
را در قعر عدم می برد چہ سود مندش آید امنت انہ لا الہ الا الذی
امنت بہ بنوا اسرائیل خلف و قدام فوق و تحت جنوب و شمال ہر جہتے
ہمچنین کہ سیر کنی پس آنکہ ازین وجودات بدر شوی آنکہ چیست چہ بینی چنین باشد
خردے کہ در صحرائے کہ بعد شرق و مغرب بجنب فراخی آن صحرا بقدر ربع
گزے شمرند آنکہ این سخن درست آید کہ مثال وجودات بجنب وجود قدیم
بدان ماند رقعہ خرقہ غرق بحر خضم نہ ہمچنین گویم اوست چنانچہ اوست
ہمان اوست نہ خرقہ است نہ غرقے سوار کان آبی را و جمع آن لشکر را
بدان صورتیکہ نماید بر آید فرو درود تصورے فرما شعر

چو ۔۔ بکوے قلاش — او باش بباش لیک او باش
قلاش — او باش بصورتست او باش

دی لا بدیست و آنکہ گوئی ہمہ اوست
لشہ کہ چہ میگویم سی سال آنچہ خدا
عو د بندہ گوید او تعالی

ت ذات

که بباید نماز بجماعت گذارند زن منتظر طعام پیش کرده نشسته که چرا بیگاه کردی
بیا طعام بخوریم مرد عقده عقیده بست محکم تر کرد الله یقدر محمد را بالا بردا
عرش و کرسی وا ز هفت آسمان گذرانده و هزار در هزار حجب و استار گذارد آب
ابریق هنوز در جنبش و بستر عائشه هنوز گرم در قدرت او از قبیل محال نشمردند
این اهانتے که مرا شد بچندین دوری و درازی سالها بران گذشت اگر
دیگرے را تعظیم و حرمت و احترام و حشمت همبرین قیاس بود چه محال فر
حقیقی تعریف کند جز به عدمی باشد من میدانم یکے خود از خود دیگرے
شود باوے حکایات معاملات خطابات موافقات اختلافات مناجات
مناعات چه مقصود مطلوب الله یعلم قیل افعال الله لایتعلق بالاغر
ولایتعلل بالعلل همین تعلیم در وهم انداخته سبقت رحمتی علی
غضبی یعنی عاقبت برین باشد بعد ازین که وصل پے شد نما
چیزے نقطهٔ مائی بود وجود مائی تصور توان کرد همان سبقت باشد
غیبت عارف شجاع بود چرا نه بکجا رود از کجا آمده است کے آمده ا

که آورده است **نظم**

آنجا که منم خصومتم با کس نیست　　زیرا چه همه یکے است کس با کس نیـ

شیخ من بسیار گفتے الله و لا سواه میفرمود **مثنویات**

گفتم که بمیری تو یا پیر　　گفتار دوی زراه برگیـ
چون نیک بدیدم این نکو بود　　من وا و و پیر هر　　او

صابیه را همین غلط بود انا ربکم الاعلی هم ازین باب هذیان ا
بیخ کثرت بدان ضعف و لینت باشد بیک تحریک از جنبش بر آ
وحدت را برین مثل تصور کن اصلها ثابت و فرعها فی السماء

تحت الثریٰ گذشت و سر با علی علیین رسیده و صورت زبول و سقوط را
بیکبار محو کرده و اطراف و جوانب ہمہ جہان را فرو گرفته الا کل شئ ما خلق اللہ
باطل یکے بیکے باشد ماسواہ کجا باشد باطل چہ باشد باشد بنا شد ہر
مثالے برائے اثبات وحدت گویم ہم در بیان جز شکتے مختفے نبود لا بد عالم
ما عالم جزئیت و بعضیت عالم کثرت بہر چہ شد بصورت تمثیل محسوس کردن
نمود جز از عالم اجزاو ابعاض نباشد نطفةً علقةً لحماً عظاماً
ہر یکے بدیگرے در میرود ہمہ عبارت از یکے چو فنا پذیرد ہم بدان باز گردد
الواحد لا یصدر منہ الا الواحد صادر و مصدر بیک رنگ اند یک رنگ آمیزی
دارند زلیخا میگوید حجام راکہ رگ یوسف بکشا حجام یوسف را ندید
زلیخا دست خود داد گفت این دست یوسف است ہر قطرہ افتاد یوسف
بنبشتہ برآمد تو بزن تا من بخندم پس آن جامہ پارہ کند از دیوار فرود
افتد اے ظالم ناز نین مارا چند رنجانی شکر رابردی کشتے زہرے در
مجلس عیش ما بر کندی تر تلبیس ابلیس معارف را وصول ساختہ نتائج را فروغ
ہر بلائے کہ افتاد درین راہ ہم ازین افتاد من ترا می گویم بترس از کسی کہ
از خدا نترسد مردے در صحرائے بہوائے خود نمائی میکند و کسے نہ کہ نظارہ
شود لا بدی مقام راہ ہوس بر قمار حریف نہ کہ باز خود شیشہ تصویری انگیزد
الرحم شجنة من الرحمن مشتقة منه بعض عنه اشتقاق صوری را
و معنوی حسی را در تخیل صورت وجودی بست کیف یحی الارض بعد موتها
وکذالک تخرجون آنکہ از درخت برگ ریخت اکنون چہ ہمان باز برآمد یگرے
نازک تر و لطیف تر سخاصیتے دیگر برآمد کسی اباوے چہ کار و ھو فارغ من
المشار و المضاد پس عجب المذنب مثال بیخ درختے باشد کہ از وے

بزالکذی

نرگس و سوسن رویدتر آن نرگس دیده شده است چشم تو وقتے نظاره اش کرده
است همه هیچ است هر چه برآید بهیا بارزو و همان نجش کہ جاء ستقابا شدا ے
یونانی از تحماقت و نادانی چرا در ضلال و گمراہی مانی ہیچ وجود یرا بے مادہ قدیم و صورت
حادث ندانی مواد را قدیم و ازلی خوانی بحق استادان خود زمانے این آیات
را بخوانی در فکرے و اندیشہ بمانی بحتمل اللہ لفضل و کرم خویش ترا بحقیقت
خویش شعورے باخداوند حضورے بخشد قولے و فعلے را اعتبار کردی آدم نابودہ
ورحم بحقوی الرحمن متعلق و آسودہ فہوم و اذہان را از فہم حقیقت ربودہ تو
میگوئی من و تو نفیے داریم لبست یوما او بعض یوم ازین مقال بعد
گذشت ہفت صد سال این ہفتصد سال در شمار بود آفتاب برآمد
فرو شد ماہتاب منودہ بودے بعضے یوم چون شد ندا ے دوست من
ایشان بعض یوم آنکہ گفتند محسوس معتاد شان بود ورنہ ورائے این وجود ا
سیرے کن بین ترا مشاہدہ شود لیس ھنا صباح ولا مساء ولا ظلمۃ
ولا ضیاء یک مہرہ پیش تو غلط نماید ندا و راسدے و تکیہ نمیگردد و میگیر العالم
متغیر و تغیر صفت حدوث این کہ گویند دو بینی از قبل چشم احول افتادہ است
غلطش این مہرہ صورت مختلف و متضاد بخواص و اثر مختلف پیدا شد تو چہ
میگوئی آنکہ احول دو می بیند آن دوی را وجودے ہست حول چہ
باشد از چہ شد یک بے چشم را اثر نہادے یکے دو صورت منودہ چنانچہ جمال
مغربی یار عزیز ما ازین نشانے ہشت **شعر**

یا من یری الواحد اثنین　　من حول فی عصب العین
دع نفسک لتری واحدا　　فرد ابلا شک ولا بین

فعلی ہذا چنانچہ بے چشمے را بصفتے ساخت و ہر یکے را دو دید و اگر دل بصیرت

[حاشیہ: ن بعض]

وفہم دیگرے ودرحسن وعقل کسے وصنعے نہاد پردہ پیش داشت آن
یکے را صدہزار بلکہ بیشتر وبے شمار دید آنگہ ترا چہ صورت استحال

ن افادہ پیش افتاد مصراع

در چشم من آید بدو در نگرید

محمد شوتا از توی بوطبعی وبوجہلی بدر شود ایخواجہ عاقل اے مرد قابل حک
ای امیر المومنین برائے ترا وضع ضرب مثلے کنیم احولے را شخصے فرمو
در فلان طاق قرابہ نہادہ اند بیار رفت احول یکے را دو دید گفت
خواجہ دو اند کرا آرم مرد نادان ندانست بمطایبہ گفت یکے را بشکن
دویم را بیار آمد در است بین و درست دان خوشی ہمانرا بشکس
مطلوب کہ بود دست انداختہ میجوید دویم کجا ہر آینہ چنین احولے را یک
شہود است او مکابرہ کند چندین محسوسات معقول را در کدام حسا
آریم تو مرا جواب گوی چنانچہ احولے حجتے داشت میگفت در منزلہ یک
مرغ میچر خلق را بتحقیق حجت قوی وبرہان محکم الزام میداد کہ شما میگ
احول یکے را دو می بیند اینکہ می بینم این دو مرغ میچرند ہیچ چہار
نماید العزیزان ای عالمان اہل درس حدیث وتفسیر وفقہ وا

وایم اللہ کہ سخن اہل تحقیق بیت

چہ بکوبندی می شوی مغرور ہر دو عالم بدو مبادلہ ک

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا مقصود او القاع فہوم در تکثر
وجودات آدم را فضل میدہد باشد اگر اسم با مسمی تعلیم بودہ اسم را
برابر کند توحید با وحدت یکجا تجلی کند محمد حسینے او در بدو خل
تعلیم کثرت کند وتو در ازاحت کثرت قدم زنی و دو دست در بیا

حج ورا ہیں نہی ترار دے آن ہست ومیسرت خواہد شد آنچہ او خواستہ است
تو عکس نقیض کنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ **نظم**

سبحان خالقے کہ صفاتش ز کبریا — در خاک عجز می فگند عقل انبیا
گر صد ہزار قرن ہمہ خلق کائنات — فکرت کنند در صفت عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ — دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما

محمد ہماچہ دیدی و دانستی گفتی وشنیدی ہمراں باش مدّ رجلیک
علیٰ قدر کسائک اُبسط ید یک علی قدر غنائک نکو بند **بیت**
این لطیف بندے در پاہی نہد اتا معذورم داری بستہ را خود کشاید کشادہ را
خود بند دو درین بستن و کشادن کونین را ربستہ است بلعم باعور برابرے چہ
اسم اعظم می بایست داد پس آن انسلاخ برائے چہ بایست کردآرے تا ماہ
بسلخ نرسد کمال ہلال صورت بروز نماید و عالم ظہور نکشاید شبے معشوق و عاشق در یک
بستر غلطیدند و عاشق را از ان آگاہی نہ آخر الامر از ان حضور شعور یافت آنگہ چہ
سود جز واویلاہ مصیبتا **بیت**

شب باتو غنودہ ام ندانستم — ہر روز بدوست بودہ ام ندانستم

بعد ما صادت المعارف ضرورت قدم ندم چہ سود مند آید قدم عدم بیکدم
فقد تم العلم کلمۃ بل حرف بل نقطۃ نقطہ بچہ صفت بر صور تیکہ
تجزیہ و تقسیم پذیرد حرف چون شود ہمو گرد خود گردد ہر آئینہ صورت ظاہر شود
میخواہد بلباسے والتباسے پیدا تر آرد آنگہ چہ شود یکے نابود یکے نا سود مجانے
مضادے انضمام بایستے کرد۔

ھو اینکہ این آمد پس این قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ
وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ تمامت بخوان ببین **قاف عشق**

نسبتے بقل ھو اللہ ہم دارد میگویند ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ محل منصوب است آرے باشد
نہ بدین معنی کہ قل درو عمل کردہ است رفعیت فاعل حقیقی ہمو است و او ہم برائے
این نصب است رفعیت فاعل از علو درجت اوست اگر او را فضلہ کلام سازی
جرے برو کردہ باشی وکسر قوانین اعتبار شود اکنون بجزم وقوفے کن اگر یکے ترا
بہر صورت کثرت پیدا شود بدانیش کہ در بصیرت باصرہ تو مرضے وعرضے
نہادہ است ہر چیز را چنانچہ اوست نمیدانی و نمی بینی رسول اللہ ہم ازین
بلا التجا بحضرت باری تعالی میکند اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ
بسیار معما و خودی سازد اگر معشوقہ بحضرت عاشق بصفت تواضع و تخاضع
بذلول و ذبول تجلی کند نہ آنکہ او شیوہ سازی کردہ است آنچہ اوست آنچنان نمودہ
است اکنون ہان تو دانی ابتدا و انتہا مصلحت و حکمت ہر چہ خواہش نام نہ و
ہر چہ خواہش گو قاف عشق بقل ھو اللہ نسبتے درستے بردہ است
قل بگو ھو او کہ او الصمد کہ صمد لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ
ترکیب کلام و نسبتی از ھو بہ اللہ آمد و از اللہ بہ احد و از احد بصمد و از
صمد بہ لم یلد و لم یولد و از لم یکن لہ کفوا احد عجب قطرہ کہ بصورت
دریا برآمد و عجب دریائے کہ عاقبتش بقطرہ باز آید بیت

از قطرۂ لاہو تیم در ہر طرف بحرے ببین — وز چشمۂ ناسو تیم ہر سو روان نہرے ببین

قاف عشق انتہائے کار است و انتہائے کار را عجب روزگار است
دو مثالے موافق گفتار است وجودے را فرض کن از بس لطافت و صفا
حقیقی خفا ہیچ جہتے و سمتے تصور نتوان کرد ورنہ لطافت بصفت خود نباشد
دگر وجودے تصور کن ہر چند وہم تو سیر کند از فوق و تحت و خلف و قدام و جنوب
و شمال آن قدر کہ سیر کند آن وجود را بیشتر بیشتر بیند تحفہ دگر قایل آن فی

(حاشیہ: ن ابلتہا ؛ ن معاو خود ؛ ن مجموعہ ؛ ن صفی ؛ ن بوصف)

اتحاد و توحد یکے ہمچنین میگوید این لطیف آن لطیف است کہ ہمہ را محیط است
او میگوید بلے بلے نغم نغم ہکذا؛ دیگرے میفرماید بالتصور آن عظم بدان لطافت
وصفاست کہ تجزیہ و تقسیمہ پذیرد و وہم نتواند درست بدان شنید العزیز
سخنان نازک است اینجا ہر زہ زبان دراز کردن و دست و پای زدن
مصلحت نباشد انفذ بر سلکٍ حتی تنزل بساحتہم۔

وقر و وقار عز و قرار رسم سادات و احرار است اِنَّ اللہَ قَدْ بَعَثَ
لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا او چہ لائق ملک است و ملک و مالے بدستش نیست
ملک نہ این است علمے و از قدرت ظاہر باید علی میان چند ہزار
تیغ زدہ و ہمارہ چشم بستہ بحضور دل با خدا بود آنجا کہ خدا ازدے علی
موافقت آن کردے کتحریک الخاتم فی الاصبع نمودار این سخن باشد
از کجا است بکجا است بدست راست گرفتہ بصورت استغنا و استنکاف
می نماید ثانی حال چہ رحمت و شفقت است بلب و زبانش ہیچ شد فہم
کردی نقیضین در خیار تفاع اند بعد تصویر بر صورت خیالی ہیش نہ بیند
میخواستم سوگند خورم کہ این سرتا پا باشم در جہان بر کسے نگویم وایم اللہ تاآنات
بر کسی نہ گفتہ ام اَکَادُ اُخْفِیْھَا گفتار ما ترجمہ این سخن باشد شہری بر سر
او یک سید اجل تحفہ بر سر او جفا کند گفت میمانی یا ترا از سید اجلی معزول کنم
چہ کسی اندازہ تو چون باشد کہ دادہ پادشاہ است گفت من بر خیزم بروم
تو سید اجلی بر کنی ہم خود معزول شدی۔ لو ھلکت ھذہ العصابۃ
لم تعبد فی الارض ہمیں لطیفہ را بیانے خوشے کردہ است بیت

آنجا کہ منم خدا نگنجد کو چیست   العارف جانباز اگر مرد رہی

مغز این نغز در تقریر وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ

ن بر سالک

تحریر کردہ است ابوالقاسم گرگانی از سر ہوا چند گامے بالا
منبر زند چہ این قدم من بر گردن ہمہ مشائخ تقبل و انقیاد احمد کبیر
بر گردن من است ہیہات غلط در غلط بایزید بسطامی از سر
و نادانی گوید سبحانی ما اعظم شانی ہیہات ہیہات لما تو
استغفروا اللہ توبوا الی اللہ جمیعا اضافتین بالتعجب تر
شود حسین منصور این فرمود انزھک عما یوحدک الم
ترا درین بیان چہ گمان میرود۔
گفتہ بودم کہ قاف عشق نسبتے بہ قل ھو اللہ دارد
سخنے گفتہ ام باز ہم بدان باز میگردم از حد بیشتر رہ نباشد و
سر اوقات احتراق نبود حکایت معراج کنند بدانجا رسید مکا
در مکان لامکان محمد الیستاد محمد با محمد نماند محمد از محمد رفت مح
گذشت بعد ما غیبۃ فاحضرہ انشاءً ثانیاً منشاءً اخر
کہ رفتہ بود آن گم شدہ کجا شد ہمان باز آمد یا او را بر دند دیگرے
نمی افتد مردمان را الٰہی دانم پیش از اطلاع حقیقت آرام و قرار از
وازچہ کار است اگر غفلت را جزے و بعضے در تعریف و تجدید
کنی عجب نباشد فضلے و جنسے قریب افتد نہ آنکہ آن رفتن و آ
آن باز آمدن و آن باصل خویش باز گشتن بنود ارسے در نمو
تشکلے در تشکلے اطوار الصل را انظارہ شو ہمہ پوست در پوست
ہیچ جا نیست ہکذا بیان الحقیقت او از ہمہ مستتر بدان حکمتے
کہ او را باشد کشف آن پردہ آنکہ لن تستطیع معی صبرا
موسیٰ میزند او را خایب و خاسر و مولم مراجعت میفرماید تو مر

القدس

جہ این کار نیستی اگر یک دو پوستے از گرہے کشود آنکہ تراچہ گمان رفت کہ
قت رخ نمود او در غلاف این پردہا نیست او از ہمہ جداگانہ است
رین پردہا چنان نہان است کالنور فی السواد ازان عین العیان ست
قدا شار الکبار ہمہ قسمت اخص اللہ نصیب خاص و آنکہ ہنوز در طغرا خصوصیت
م و لقب ثبتے نشدہ است و لیکن یرجون ان یکون باقی کلام لائق
طاب دل و جان شان باشد حمد را بیانے و نشانے نیست کلمہ ایست
مفہوش این است ادراکش و احاطتش از علم بصر بیرون است و از اشراف
معارف منزہ چون عقل را وقوفے نہ شد فہم را شنوائے نماند راستی و واسطی از ن جہ
عالم حقیقت بدرستی و راستی خوش بیانے فرمود خدا دانست مردم چنین متوہم
در صفات و نعوت او و در اسما حسنائش تجاوزے و الحادے کنند قل ہو اللہ
الرایشان در معانی او چیزے میگویند حقیقی کہ بعرفان تست جز آنکہ ہو کو
از و کنایت کن تو اشارت بدانش کردی ملحد را در گرداب خویلات انداز
و تو بسلامت گذر کہ ذات تو بذات اوست صفات از میان رخت
بربستہ است گفت و شنود را چشم و زبان کور و گنگ است حلاج را الصورت
احتجاج یکے پرسید اہو ہو خوش جوابے فرمود ہو وراء کل ہو و اگر گوی
لیس ہو ہو و لیس ہو دون ہو حسین درست تر گفتہ باشد جنید میگوید حمدانست
کہ اعداد را بسوے او رہ نیست سبحان اللہ محمد حسینی میگوید اخص
خواص را بدو رہ نیست و لکنہ اعتبارات و لیست للاعتبارات جہۃ متحدۃ
عند السادات و الاختلاف فی الاجتہادات لاختلاف النسب
و الاعتبارات اکثر صور را بنام او تسمیہ شدہ مگر اخلاص از انچہ از شرکت
وہمی و خیالی و وجودی منزہ است ہر آئینہ اخلاص نام آمد جعفر صادق

اخلاص را بیانے خاصہ فرمود گفت ھو اللّٰہ احد فہم تو جز تا اینجا نرسد واگر
نہ او ازین گفتار بیرون است ہو اشارت غایب کرد سامع را کنایت این
غایب از خود بغیبت برد گفت اللّٰہ غلبۃً فاحضرہ گفت الصّمد
عذر احدیت خواست آنرا کہ اینجا فہمے داد را کے نرسد بر ساحل دریا ایست
نظارہ با موا جش کن بگو لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ باز اصل وحدت ناصیہ مرد
عارف متحد متوحد گرفتہ ہمان سوی کشد وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَمَنْ
دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا حد احد اندازہ ندارد در حد در نمی آید نا محدود محدود چون
می شود نا محدود را چہ دانستند و نا متناہی کرا گفتند بو دہست و باشد
ازین عبارت است یا بدان عظم کلیت کل وکل الکل ست ہمہ اشیاء
را بشے واحد باز آوردہ معلومات حسی مذوقات طبعی از معلومات آلہیت
است یعنے عالم جز بحس او را کسے آن نتواند کرد نمی خوری آنکہ تلخ دانی نبات
جینی شیرینش دانی وھو تعالیٰ عن الحس وادراکہ فیض او را با ہر جزء لا
یتجزی معیت دمیکے از جزء لا یتجزی کہ در بدن انسانست آن حاسہ
است کہ مذوقات را احساس میکند فیض باوی زندہ بود حساس
بود نہ آنکہ ہموار بود وعلم شد الخلق معقول والحق محسوس محی الدین را گو کہ چنین فرماید
الخلق ہو ھو مروالحق حق اگر ترا یکے پرسد گوش چیست تو کیست تو دست
بر سر بر دست را بلقارہ نرمہ گوش بگیر و بگو این دانشمندان معتقد صلحاے
نیکم و نیک گمان سخنان بایزید و حسین منصور وغیر ایشان بتاویل
گرایند بر حسبے کہ مولانا فقیہ دان با حفصے کہ در مکتب نشستہ کودکان چہار
سالہ را تعلیم میکند والبتہ ہر کارے کہ کند بے مشورت نکند تو از وے پرسی او
تاویل کند نیک بنظیر اینکہ عزت کلام مشایخ ہمدان ضرب المثلے کردم

ہمبدان ماند کالشقیقہ موجب امن و امان باشد وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا
ہمدرون آن حرم کہ مرد با فراغت دستارش ربوو ندبضرورت فریاد
برآورد دوای ویلا این مامن و این امان حسین منصور را بکشند چرا او
را کشتن حقیقت است نہ ہے امن ہارون بپاے خود قدم در بستر مرگ
نہاد موسی سنگسار می شود ترا امن شب چہ بود الکد کوب چہ معنی داشت زبان بکام
دادن چہ رحمت است نکو سخنے رابعہ میگوید کسی را در وصال او راحت
نیست و کسی را در فراق او درد نہ ہم ازین حکایت است لیس بصادق
فی دعواہ من لہ شعور فی ضرب مولاہ چنین باشد ہم از عضوے
بعضوے و از جزوے بجزوے از حظے و لذتے صورت بند ولیتمنین
اقوام ان یستکثروا من السیئات بدل سیئات بحسنات موجب
استکسار سیئات شد علی ہذا باعتبارے سیئات ہم اعتبار یافت بیت
تا شنیدم لب تو میگو نست من ازان تو بہا پشیمانم
اگراز ہوا خدا نہ شود اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ مستمسک مردے
گردد چہ گوی شعر

تجلی المحبوب من کل وجھۃ فشاھد تدنی کل معنی وصورۃ

چہ باشد شبلی گوید مسکین حارثہ نظرش از عرش در نگذشت چہ معنی دارد
جنید و جز او دیگر تاویل کلاش کنند ای عرفت طریقۃ السلوک
فالزم حتی تصل الی المقصود ندانند حارثہ اشارت بظہور
ذات نمود گویند پیش تخت این ع ضد اشت گذشت و بندگی تخت چنین
فرمود و رایات اعلی باز گشت و آمد این ہمہ عبارت تجی و ذہاب
و احتجاب از ذات خالق الالباب باشد اما معلم ادب این چنین

تعلیمے کردہ است حارثہ ہم برین تعلیمے رفت۔ رسول اللہ
ہمین را استقامت فرمود۔ عجبے دیگر بشنو سالکے در رہ سلوک قدمے
زند معاملتے مداراتے در حال او کند جوابے خوبے سخنے امیدواری
أرأیت لوری و ناری علیٰ ہذا اگر نویسم شاید جلدے تمام شود
سپس آن شاید تا ظہور ذات شود مرد پشیمان شدہ از گفت و شنید
و دید و بود را بہزل و ہوا باز دادہ میگوید دیوانہ بودہ ام سالہا خود را
خود جستم این نور و نار چہ بود این گفت و شنید چہ شد وعدہ کرد فردا بر تو
فلان جا آیم ہر شکلے و صورتے کہ کنم غافل مشوی بدانی کہ منم مذوقم مردم
بدکارہ شیوہ نکے بے ہنجارے و بے باکے بمصلحتے و کارے دعوت
میکند کہ مردمان را از ان حکایت مہر کردہ است ابہموا ما

ابہم اللہ بیت

خود میگویند زان خود می شنوند ۔۔۔ بر ما و شما بہانہ بر ساختہ اند

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ فنا محقق و مقر رہم از ان رتبت تقدم یافت
قطرہ در دریا چہ اعتبار یابد رشحہ در تصادم امواج بحار چہ قوت تواند
نمود بکدام مکنت و زور ایستاد تواند کرد التجافی عن دار الغرور
والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل
نزولہ ہمین ویار اتعلیم تعبیر کردہ است نور یقذف فی القلب
لوائح لوامع طوالع بوارق ثم و ثم چہ بیانے کردہ است
از تجلی صفات گذشت بظہور ذات رسید ثم للصمدیت زہے
کار ظہور ذات پیشتر ہم ثم للصمدیت رسید شرح کردہ لا قرب
ولا بعد ولا فقد ولا وجد ولا فصل ولا وصل انمن

شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ هازم جازم غافل ہر سہ بند بیر روزگار خود صیاد دامے گمنامے انداختہ است وھو العالم بالجزئیات والکلیات اگر ازین علم وجود شہود ظہور مراد داری یصح ویجوز واگر کمیت پرسی پس آنکہ انفاس مطاعم ملاذ آخر روئیا را باین حاضر ومنضم شود جواب این سوال پسند ومحال جز این نبود المحال الی اللّٰہ لا یحال استغفر اللّٰہ من خود را خود اطاعت میتوانم کرد ولیکن اکرمہ مساوقہ خلاف آن کردن میسر نہ تحفہ دیگر گوی خود را خود بدام خود اندازد وازان خود بخود جستنی میسر نہ شود ترا میگویم زبان ببر چشم ببند بنہ بگوش نہ ہنوز صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ نشده خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ہنوز این پرده رحمت بر دل تو فرو نہشتہ است توخود ہنوز بخود باز نگشتہ منافقان با محمد خداع کنند وآن خداع محمد باشد خدا با ایشان خداع کند کشتی با حریف گیرند دست پنجہ با قوی دست گیرند ترا ہم حریفے است شعلی ھذا انا اغنی الشرکاء من الشرک این را مجازی اعتبارے کردیم شرک خفی چیست ابدالے صورت کمال نمود چند مردم کہ عدد آن از حین احصا متعسر باشد بحلقہ ستادہ ہر یک بصورتے ایستے برنگے دگر ببیند ہر یکے نشانے دیگر دہد و چیزے دیگر داند خفیہ این است۔ بیت

نظارہ گیان روے خوبیت	چون در نگرند از کرانہا
در روے تو روے خویش بینند	زانجاست تفاوت نشانہا

حد متحد انسان حیوان ناطق اصناف راہلیتے نہ حقیقت متحد ہو ہو ازان اشارت میکند اما ہو دوم را ہو اول در ہاویہ ہوا انداخت ماہیت

ہبائے منثور اشد انگشتری رسول اللہ از انگشت عثمانؓ در چہ افتاد
بسیار جستند البتہ بدست نیامد معلوم شان نشد از دستش خلافت ربودہ اند
ففعل بہ رضی اللہ عنہ ما فعل میگوئیم ترا با ابوذر غفاری میگوید
آنچہ در ایام مصطفی بود بران نتواند رفت اللہ جز در رہ مصطفی ہست دگر راہ
ناسخ الادیان والنحل ناسخ الرسوم والملل در خلل شد نبیئے دگر
مبعوث باید لکم دینکم ولی دین معمول آمد اما وما من نبی الا ولہ
نظیر فی امتہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل فعلی ھذا نبیے
وعبرتے اگر زیاتی وکمی کنند عہدہ جواب قیامت باشند تیرے بیکان
برتن بو زنہ زدند گمان برد بیکان در تنش ماند چندان خود را خود
کندید کہ بمرد شرمم آید کہ چند گامے بہوا النفس زنم مردان ہیش آمد شرم زرفت
وحدت ثبوت یافت شرکت بخاست بیت

مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی. ازین آئین بے دینان پشیمانی پشیمانی

اے بیچارہ اینجا در ہر گامے کامیست و در ہر گامے استسلامے و در ہر استسلامے
بانگے و نامے کلام ما را بر سخنان او برابر باید کرد گہے از کثرت بوحدت آید
و گہے از وحدت بکثرت آید ابن عباس رضی اللہ عنہ تفسیر فاتحہ پرسید
مرتضی رضی اللہ عنہ از فتوحات دل خود چیزے بفتح بائی نسبت برد از اول
شب تا بسحر در بیان گزشت تفسیر ب بسم اللہ با تمام نپیوست
چہ تفسیر بود این متعلقے را اسمیہ و فعلیہ مقدم و موخر تقدیر کردی نزدیک من
و تو تفسیر با تمام رسید این گفت و شنود از کدام عالم بود نحو و صرف معانی
و بیان با ہمہ صورت بدیع خویش پس بازگشتند قلم اللہ را بین چہ تراشیدہ
اند فرشتہ است احکام را نقش کند بدان این نام یابد نداند ماہیت

واحد را بصور مختلف باشد و باشکال متصلن مینماید سر او با کس ندارد آنکه حق
حق نشد چیست بو سعید را کاز بو علی پرسید تحفہ جوابی کراو گوید الدخول
فی الکفر الحقیقی والخروج عن الاسلام المجازی وان لاتلتفت
الا ما کان وراء ہ الشخوص الثلاثہ بو سعید زبان بمدح این کلمات
کشادہ است او صلنی ھذہ الکلمات الی مالم یو صلہ عبادۃ
اربع الاف سنۃ زہے حکیم بو علی سینا کہ سخن او مشرق بواطن است از
عبادت چہار ہزار سالہ بیشتر برد نکو میگو ہمدانی ما چنین دانم بو سعید
این کلمات را نچشیدہ بود بلے بلے نچشیدہ بود اگر چنین بودے مدح
این کلمات بر زبان او نرفتے قاضی چنین میگوید اگر چشیدہ بودے
ہمچون او سنگسار آمدی شخوص ثلثہ کرا گویند ملکوت جبروت لاہوت
یا ناسوت ملکوت و جبروت یا ہمین جبروت یا ہر یکے شخوص را با
خود برابر دارد سخنے نیک باز گشت در فہم ہر کس دشوار باشد کفر حقیقی
چہ معنی دارد و اسلام مجازی از کدام دریچہ سر بر ون کشیدہ است فکرے
کن ہمان سخن است با تو گفتہ بودم عالم جسمی قوم عالم جانی بو حنیفہ گفت
چوبے خود ز خود برید تختہائے خود تراشید خود با ہم بربست رخت
و اشیا ہر چیز خود با ہم برکرد خود درہ و جلہ گرفت بخودی خود برہ استقامت
آشنائی میکرد وہری گفت استغفر اللہ سخنے ہزلے و ہری ست بقدم
خود تفنیہ التزام فرو رفت قارون وار مضحکے آبادان مسکنے مرفہ تر
اختیار افتاد خود را خود نتوان ساخت اما خود بخود توان شد و
توان بود و توان دید لا بالعکس شہود وجودات را سیلاب ترہات
بباد دادہ ست وہمیات وخویلات را بیک پف باکتر سوختہ است

عدم را چہ دم و قدم آنکہ کفر حقیقی ہم اسلام مجازی شد و اسلام حقیقی کفر مجازی بیت
سودائی سودائی سودائی بہ ای از ہمہ چیز در ہمہ چیز بر ہمہ چیز
سبحان اللہ ذیب یتکلم او من برانا و ابوبکر و عمر دہما ہما ثم بیت
روزے کہ جز من شبان نباشد گوسپند از رمہ کہ باز دارد
کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا۔ غیرہا عدم شلیت
کرد مقصود ہمان باز گشت است تناسخی زبان دراز می کند عدم خانہ
جنسیت اگر مخلوق است و اگر نہ ندم یا عدم است اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي
اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا فوقیت و تحتیت باعتبار
من و تو آید و این نبودے استبعاد امنگیر شدے زبان ہندی محکم کردے
بقہ با فیل سر برابری بر آوردہ است گاہ گاہے عاجزش ہم کنند
عیسی اگر گوید قال انی امرانی ربی و امرابی میگوید اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ
اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا اہل امانت جز موسی و عیسی نتواند
بود الے چہ باشد فیض اثر بموثر می بر د جز بکل می سپار د طائر علم از فضاء
لاہوت نظارہ راہبوطے خواست کرد لایق حال مقرے و مستقرے
می بایست عرش اجدائی بخشید او از مادر و پدر جداگانہ ماند کدام عرش
قلب المومن عرش اللہ این ولید حلال زادہ از ازدواج روح و نفس
ولدے زاد علم از ان طرف منفصل شد نسبت خود این سو یافت ہمان
جا قرار گرفت دل با نفس یکے نشود کہ روح طرف خود کشان است
و نفس بتمام فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ نکند فیض روح برابر او ست دل از ین
دو پاک مصالح داد ہر یکے نسبتے باتصال و انفصال داشت بدین
جنسیت اعتناق و امتزاج آمد فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ جزا کیف

ن زاد

مجی ہمین باشد در ضمن آن اطلاع ہم شد بر بسیار اسرار چنین گویند این عالم کون و فساد است این مردن زلیستی است دیگر من صورۃ الی صورۃ ومن ھیئۃ الی ھیئۃ محقق ترمی شود علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہمین حکم کند حدیث حسن رواہ الحسن عن ابی الحسن عن جد الحسن ان احسن الحسن الخلق الحسن حن وسی احسن اسوی اموراضافیت این سخن بسیار بار گفتہ شدہ است باین سخن بسیار کار است **بوسعید** رامی نوازند و **ابوالحسن** رامی گدازند تفرقہ چہ آمد یکے را سر گردان کعبہ کردہ اند و دیگرے را کعبہ سرگردانست ولیکن چنین گفتہ شدہ است **بیت**

تن مسکین من اینجا و جان آنجا کہ جانانم — کسے بیجان سخن گوید من آن گویا بیجانم
اگر صوفی شوی یار الباس پشمین در پوشم — وگر زنار بربندی من آن قیس رہبانم
اگر در کعبہ بنشینی مجاور کعبہ من باشم — وگر در میکدہ آئی غلام مے فروشانم

بیت

نیست را کعبہ و کنشت یکیست — سایہ را دوزخ و بہشت یکیست

سنائی میگوید یکے در یکیست بہشت و دوزخ چہ چیز است و اگر مثال خواہم گفتن تجزیہ و تقسیمہ جزو کل بحسب فہم من و تست و اگر نمی گویم خود دہن حقہ بربستہ است یَعْلَمُ مَافِی الْاَرْحَامِ یکے مغلوب شد دیگر مثبوت نامے و خاصیتے و مزاجے دگر اند مع کل شئی لا بمقارنۃ و غیر کل شئی لا بمزایلۃ الواحد لیس العشرۃ والخارج عن العشرۃ صفات اللہ لیست عین ذات ولا غیر معیت اشیا را باوے ہمچنین اندیشہ کن نشکر انکہ نمو و نما یافت بتدریج بر مرفت تا قصب السکر لقب او شد بشلیدند پختند غلیظش ساختند تا بمرتبہ

نبات رسید از آغاز تا انجام حلاوتے کہ دران کہ بود بتدریج درین تمام تنہ
قدم بنہاد معیت اور اسبحانہ باشیا ہمچون حلاوت آن کہ در مراتب
بر سیر افت ہمچنین تصور کن زنہار اتصال و انفصال و انتقال را گمان
بنری این فیض اوست این را لا عینہ ولا غیرہ نامند بیت
نیست کن ہرچہ راہ وراے بود	تا ترا دل خانۂ خداے بود
مسکین حلولی از سر نادانی و فضولی گمان در حق اولیاء خدا برد حلول
کرا ادراک درجہ آن کجا کہ او در حلول کند بود ہم یکے با خود در خود حال
شود این معقول این منقول ای عزیز با این طائفہ صحبتے باید و الکتے
باید بشرط تصفیہ و تزکیہ تحیل نیک بختے بود چیزے از نقد ایشان
نصیبے گیرد مغالیط این راہ این قصص و این حکایات و این عالم
و این آدم و این آسمان و این زمین است این صور و اشکال بدین
صور و بدین میانی اریپش تو چون ہم گیرم اما یکے باید کرد مصرع
در چشم من آیند و بدو در نگرند

قاف عشق با قدیم ہم آشنائی دیرینہ دارد کہ خود در او ہم تو اما ن
است ہر یکے شئے با صطلاح زبان خویش بلفظے خوانند اللہ را یکے
خدا گوید دیگر تنکری شخصے دیگر گسا یئن علی ہذا اگر کسے چیزے
را عشق نامند با عتبارے و نزاہتے کہ لائق باشد آن دیوانہ متجاوز را
از خود رفتہ بادے پیوستہ با خود عذرے باشد خانہ موسی مہمان مے آید
موسی را و ہم حکمت ہیرو د ساختگی بر حسب آن کرد تا حکمت با حکمت برابر
شنید از زور الو را او را خبر دادہ بصورت ہر چہ مشکل تر دست کشادہ
چو لست کہ موسی در غلط نیفتد من آمدہ بودم تو ندانستی من چہ دانم

ن آیند
ن نگرند

با صد عزت و لطافت چنین شیوه بازی هم باشد ان اللّٰہ وھب لابن ادم مالا بدلہ منہ بدین حد ہم جوانمردی نشاید خزانہ خالی خواہد شد کنارہ آبے امازوراآن برآب فریاد کشنوم خدایا من بچنین و چنین و چنین گرفتارم سیل آن می گوید من این گفتم تو شنیدی اگر شنیدی مرا چرا جواب مید ہی و اگر مید ہی من چرا نمی شنوم جواب دادن تو مرا چہ سود مند این و این مثل ماند این درماندہ با خود عاجز شدہ مینالد گفتم بیچارہ این حالت این چیزے بحالت محمد حسینی ماند ہر دم غم بر غم درد بر درد اندوہ بر اندوہ میگردد اینجانہ دست آویزنہ پاے گریز مفرنہ زمین لخشاانست و بازگشت ممکن نہ تبنوع اسباب بیت

انگند دلم رخت بمنزلگاہے کانجا نرود بہر دلیلے راہے

ہو العزیز ادض عزاز اذا لم تستقر علیہ الاقدام

عشق مجاز ہم درین رہ جوازے کردہ است علاقتے درستے پیدا آوردہ است عشق من حیث ہو ہو واحد است ہو البعض البغض گفتمش قاف عشق با قدیم گوئی تواماں میبازد قاف قلہ بر کوہ اندوہ بر رفتہ است درد و غم را تحت الثری انداختہ است آلات اسباب سفر را در گوشہ خانہ نہادہ است آرام و قرار پیش گرفتہ است خوشی و خرمی را ترین و یار خود ساختہ است دستک و خندہ را پیش گرفتہ است چہ بیت

معشوقہ بساماں شد تا باد چنین باد

کفرش ہمہ ایمان شد تا باد چنین باد

دردوست بہم نشستند غم و شادی یکدیگر گفتند سینہ بسینہ سودند ہر یکے

ن البعض

بدیگرے بذوق ولطافت پیوستند قلة الامانی و ذرالشانی این حال لقب کردند در آن قضا مطلق باشد لستره چون تقیید می شود باشارت چون معین میگردد ان الله خلق الخلق فی ظلمة چه باشد ظلمت مادہ و ہیئت وصورتے وعلتے وسببے روے نمی نماید عبث نتوان گفت اورا باعبث چه نسبت اما الہیات وحکمیات در فہم من وتو نگنجد عاشق خواست با معشوقہ یکے شود معشوقہ گفت ازین طرف بخلے نیست اما تو از لذت اختلاف و تردد داز وجدان ورد و درمان محروم مانی عجب کارے دوی دہمی پیش آرم داورا بوہم و خیال چیزے سازم و آنگہے باوے عشقہا بازم تو درازی این قصہ ہا میدانی آخر ازل وابد است این دو لفظ چیزے ابتدائے و انتہائے دارند این چنوے را تو یک جزو لا یتجزے می سازی و مراد خود را بدان دعوت میکنی و سرفرازی ہیہات ہیہات این متاع کاسد و ظن فاسد العجز عن درك الادراك ادراك اینجاره نمونی کرده است تا اینجا فہم رسید کہ ہمہ ادراک را غلط دید این معرفت حاصل شد این نقد بدست افتاد این سرمایہ روزگار آمد قلہ کوہ عشق تا اینجا برآورد ہمہ را تحت قدم دید و خود را باقدم نیست و نابود یافت۔

قاف حرفے از قف ہم باشد عاشق با معشوق یکے مر دیگرے را قاف گویند و دو دیم ہم ہمان گویدا شارت بدین باشد کہ تو بایست او گوید ایستادم قف وقفت سیر سلوک تا اینجا تمام شد بیشتر مساغ طیر و سیر نماند یکے در یکے نیستی در نیستی قضا در قضا چہ سیر و چہ سلوک را رہ دہد ہمتش دامن گیر اوست بازگشتن نمیگذارد او وقف فرموده است محل در آمد نماند سلوک رخت مراجعت بربست دائرہ نفس بازہ تا بمنزل رسانید مرکارش

بازمیگرداند ہمہ را آن ہمت کجا کہ بپائے ہمت البتہ این خواری بازگشت برخود روا ندارد ہیہات ہیہات سر بر در نہادیم و جان ہمان جا دادیم پیشتر رہ نیست بازگشتنی ماندہ ایم۔

قاف عشق از دائرۂ قاب قوسین حلقہ کشیدہ است کسی را ازان گذر صورت نہ بندد ہو دیے ع و سے سر پوشے چہ دانم چہ بود چہ شد چہ گذشت ہر یکے لا حول ولا قوۃ الا باللہ فرو خواند ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا شہ ر ع و س ہو د ج و حجاب بیک ہالہ دریک خطرہ کَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ طغرا نیستی بنام وجود خود ثبت فرمودند بر نام من و تو این جہان و آن جہان خطے دراز ے کشیدہ اند و درازی خط را تو میدانی از ازل تا ابد درکشیدہ چیزے ساختہ کالحلقۃ المفرغۃ لا یدری اَیْنَ طرفہا نمل در حلقہ جاری چہ تدبیرش جز کہ در وسط البتہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ ہم برای این مصلحت است ہمہ درہا بربند ند ہمہ راہ ہا تنگ گیرند ہمان کوچہا مسدود شود گریختہ چہ کند جز کہ بجائے البتہ بضرورت ہمان شود ترجیح بلا مرجح ازین افسانہ قصہ خواند شریعت عبارت از گفت انسان کامل است طریقت عبارت از کرد و حقیقت الحق بیا نہائے خارج عن حد الامکان ہمہ را آب جلی و خیالی اصلے و ذیلے اما این سرے دیگر اندرون حجرہ غیرت اند جہے درون بیرون کردہ کار بجائیست او خود میگوید اَکَادُ اُخْفِیْہَا فرد حقیقی از چنین چیزے باشد بیا نیکہ ما میکنیم مثال قوت و فعل قابل باشد و این عین شرکت بود ہر چند بر سموات روے یک یک را غرق طلب حق بینی ہیچ یکے گامے بکام دل نرسیدہ ہمہ از من و تو مشتاق تر اند افلاک ہم بدین خیال میگردند

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ قارعہ در شتے بر سینۂ جان شان میزند در ایشان
آن طرف رعایتے ہم می نماید ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ نومید شدن نمیدہد
فرد حقیقی از حقیقتہ چہ معنی دارد حقیقتہ الحق وجودہ ذات ذاتیہ ماہیت حقیقت
چہ عبارت باشد حقیقت حق حق حق از ہر سہ عبارت روی گردانیدہ است
اشارۃ بیکی کردہ است شریعت عبارت از گفت است طریقت عبارت
از کرد حقیقت از دید حق الحقیقت از بود حقیقت حق از بود نابود حق حق
بود را بود ای ترا گویم اینجا کس نا سود المے و لذتے و راحتے مشقتے جز
در تصور دوی و اعتبار شرکت نیست بیان شان ہمانجاست از یک چہ
گوی مگر یک بیک گفت را اہل دل مانع باشد کردرا گفت پیش پاے
زند لولا السنتان لہلك زفر ہم ازین باب مسئلہ ایراد کردہ است
پیش دیدہ گرد عارض میشود پس چہ میگوید بیچارہ بوسعید را از کجا
بکجامی آرند سہ مہرہ دگر از حجاب و استار پیرونست با غلطش او کسے را و از نے
قایل نیست از آتش بدو نصیبہ گیرند آنکہ نفسے اندرو در آئین تا چہ خطست
و تا چہ تمامی کار است ظلمت در ظلمت است نمیگویم این تاریکی کہ تو شناختہ
اما کمیت کسے را رہ روی پیدا نیست چہ گفتار بایزید است اینہمہ را
بیامرزد غفران غفار را من قبل این گفتار چند ہزار سال مقدم دید
ابلیس را بیامرزاد آتشی است تاب آتش دارد تو خاکی غم خود بخور بایزید
با خود این خیال بخت کہ کار بدست من است و او را خود میگوید تو
غم خود بخور اگر راہ گم نبودے و توشہ کم نبودے و ہادی را برہیچ اختلاف
مذاہب را متصور نبودے مذہبے در ایام مصطفی او رفت زمام ہمہ بدست
ہر کس افتاد آن سو کہ خواست باجتہاد کرد ثواب آن دید و ہر یکے را اجتہاد

ن وجودہ ذاتیہ ماہیتہ حقیقت حقیقتہ
ن بیے
ن بدور

وراے روے لمود نتوان درحق ایشان گفت اجتهاد ہر کسے بحسب
ہواے او شد والعیاذ باللہ سعید مسیب میگوید سر میکوبد خاک
بر سر می انداز دومی نالد ہر چہ شد شد بلا این بود کہ یک نمازے
از مسجد مصطفےٰ فوت شد این دینداری اجتہاد این مرد بحسب ہوا چون
توانم گفت قیامت را با قاف عشق گوی برادر خواندگی باشد آخر
ہمہ کار بقیامت رسد و آخر کار عشق ہمبدان رسد در قیامت جوہر
ہر یکے پیدا آید در عشق ہمین کار است مصرع

خالصے باید کہ از آتش برون آید

سلیم قلب میکند لاتجہروا فان الناقد بصیر فللہ الحجۃ البالغۃ
نقد قلب و سرہ را کسے تمیز کرد درین بازار روا ایسے نیست خریدارے نماندہ است
خرندہ و فروشندہ ہر دو بیکار گشتہ اند نماندہ است ہیچ تدبیرے
جز این کہ عجب کارے افتادہ آنرا لب جو شد لیلے الکبریاء ردائی
ہمیگفت مجنون در رویت عظمت گم بودہ رہ روی منیافت از کجا
بکجا از علا تا ثری ہیہات آمد ابد دور تر باشد مرا تو خبر نداری یا چندین
دوستی و محبت تنبیہے نکردی من گفتم تو ندانستی حلاای چہ شد طالوت
کجا رفت فلان و فلان دگر چہ شدند مردمان ہمہ در کارہا خود ہا باشند
کسے در اکلے و کسے در شربے و کسے در کارے فجاءتہ بغتۃ قیامت
قائم شود عشق راہمین پیشہ است بیچارہ زاہد با ہمہ وقر و عزت و قرار
خود جاہ و مریدان عاشق بدکارہ شد چہ تدبیرش رسوا و فضیحت اینک
قیامت اینک بلا آمد اینک بغتۃً فرو گرفت بیت

عشق آمد و خانہ کرد خالی | برداشتہ تیغ لا ابالی

قیامت چہار باشد عشق یکے ہر چہار عبارت از تحول و تزلزل و
انقلاب و تقلب باشد ایمردن زیستنی است دیگر من مات فقد
قامت قیامته از کون بفساد رفت و از آن فساد کونے دیگر
شد سپس آن کونے دگر شود بعد آن چہ پیش آید این عرفا و اولیا خوف
عاقبت کنند ہم ازین و لا ادری ما یفعل بی و لا بکم گفته اند
در بہشت اطمینانے و قرارے خوف جلال چہ معنی دارد که از قہر سخت
تر است آنکه محی الدین ابن اعرابی گوید ما الکل مفتقر
و ما الکل مستغنی او را ہم ازین جا غلط افتاد لو هلکت
هٰذہ العصابة لم تعبد فی الارض پس آن ہر صد سالے
اختلافے و اختلالے تبدلے و تحولے رسوم و عادات بگردد آنچه
مردمیدان نماید بدان وصف بنا شد یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ
غَیْرَ الْاَرْضِ از آن نشانے دہ بعد ہر ہزارے دورے دگر
دائرہ دگر سائر سلطانے عظیمے و قہرے قوی که از مشرق تا بمغرب
و از مغرب تا بمشرق و جنوب و شمال ہمه را بیک رنگ کرد برائے
بقائے تخم چندین را نگاہبان شود آن سہ قیامتے که گفتم علامت
و نشان قیامت باشد و مثال او نمودارے بود ہفت دور گشت
دگر بحکم خدا باز گشت علما گویند رویت بالاترین ہمه نعمتہا فعلی ہذا
باید که جز در بہترین اماکنه نباشد در کرسی قضا جلوس فرماید مومن
و کافر مطیع و فاسق را در محضر کشند اکنون او را ببینند و طاقے راست
کردہ باید نقشے و نگارے باید جا روئے دہ باید تا بہترین اماکنه شود
جلوسے شستنی خاستنی ہمان شد تنزہ کجا رفت مجسمه مشبہه حرامی شود

دل مرا آئینہ ساز یک لحظہ آن سو روشن تر بین کہ چہ مکان لامکان
است وچہ انوار لامکان دران مکان ہمہ ضیاء و لمعان با تو گوید
اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فاعبدون صحرائیست وجودات کونین
از حبہ خردے خرد تر بین و مقصود را ہمہ محیط دوراء وراشد۔

تحفہ دیگر یکے را دران قضا در طلب وجست وجو حیرت اندر
حیرت سپس آن ہمو باز آرد ترسم در مزاج خلل افتد اگر پیر دستگیر شود
بیازی و تو نیازی ناز بازی او را باز آرد وہم دشوار باشد
اِنَّمَا العلاج بالاضداد او دران صحرائے گم نشدہ است کہ
مضیقے و فضائے را باوے جدائی توان نہاد کالھم مجزیون
باعمالھم قیامت شد کثرت با وحدت صورت اظہار کرد ہر یکے را
نماند جز رہ اقرار و عجب با این اقرار و با این تجلی وحدت بظہو خود
پیدا او انستی اینجا نیز یکے باشد با ہمہ تعلق و تکثر تعین صرف وحدت
غرق بود علی ہذا التجلی بر ہمہ شد و آنکہ تو گوی بغضے و رحمتے فلیکن ہر چہ
شد شد بارے او شد وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ عکس
با عین ظل با شخص چون یگانگی کردند شخص را در آفتاب استادہ کن
و ظل را جلدے و ضربے زہے ایلامے کہ آن شخص را خواہد شد زنہار
نگذاری تا تو بہ نکند امیر المومنین علی کرم اللّٰہ وجہہ ہم ازین
صورت بدیع نمود گفت اقمہ الشمس واضرب الظلال
چہ میگوی ظل را با شخص برابر کنی عین ضلال باشد یا نہ از ہر آسمانے
گذشتم فرشتگان رحمت اعلی بر من گریستند مسکین از کجا بکجامی برند ظل را
با شخص چہ عین بود دسنائی از رہ خود کامی و خود رائی ازین جہان اشارتے

ن انظل

وخوش خود نمائے کردہ است **بیت**

نیست را کعبہ و کنشت یکیست ... سایہ را دوزخ و بہشت یکیست

السّلطان ظل اللہ فی الارض اے عدو بدبخت ایطالب
سلطنت مملکت بادشاہ باہمہ دولت و عزت بر تخت برآمدہ است
وسایہ اش پیش تو افتادہ کارش تمام نکنی ہمبرین مزبلہ کہ ایستادہ تخت
سازو یا ز شاہی بران شنیدہ حکایت جنید و مریدے کہ ازان
او علی کبنوری ہمین شیوہ می باز دمن میان بازیگران ہم بودم دگر
نماید چیز دیگر باشد عیسٰی مردہ را زندہ کند از گلے جانورے ساز دالف
زند بپر اندیشش اعجوبہ این میخواہند بکشند اوسیگریزد تو مردہ مانرا زندہ میکنی
توچرا خود را زندہ نمیداری چرا گریزی وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ جواب
دہ ہمہ شدہ است وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ عذر من و تو خواستہ است
من این را دیدہ بشناسم تا بودہ ام از ان این بودہ ام عیسٰی گفت
ہرچہ از ما ستدہ بازدہ نہ ما راشد نہ اوراشد نہ او را از میان ضایع
رفت برو گو علیک بحفظ القلب ہرچہ دل فرماید آن کن دل
را از پریشان شدن نگاہ دار عصا میزند احیی باذن اللہ میگوید
عصا چون زندہ میکند و آنکہ عصا گرفت خدا را عصی اللہ شد آنکہ بضرب عصا جز لما تت
نیاشد بروندش تا بر دارش آہند عیسٰی بفریاد رسی رسید او ہم بدان اصرار کہ جز یک
نان نانے دیگر نبود یکے گم شدہ است آن یکے متوہم بود تحقیقے نداشت ورنہ کجا
رفت آمدن زیستنی است دیگر یک سخن را ہش دار از ابتدا و وسط و
انتہا جز بر یک حرف نہ ام و جز بر یک نقطہ نہ علی کرم اللہ وجہہ
میگوید العلم نقطۃ کثرھا الجھل این جہل ما صورت اشکال

وامثال پدید آورد یکے بہمہ رنگ ساختہ بہمہ شکل پرداختہ درحجابے
دررفتہ ورا ہر یکے سخنے گوید زبانے دراز کند ہر یکے بوہم خویش نشانے
دہد چند شیشہ بیارا اماّ شرط آن باشد کہ ہمہ سپید باشند یا برنگہائے
مختلف وآنچہ فی بطن شیشہ باشد بہر رنگے کہ بود شیشہ ہمان نماید یا
آنچہ درویست او برنگ شیشہ نماید این آمیزی را تو خبرداری بیت

نظارہ گیان روئے خوبت | چون درنگرند از کرانہا
در روئے تو روئے خویش بینند | زانجاست تفاوت نشانہا

واعجبا مجنون دران شیشہ خود را می یابد لیلی گم گشتہ خبر آن نماید اکنون
شیشہ شکنیم اکنون چہ کنند مجنون عاشق کہ شد لیلی کجا شیشہ شکستیم
مافیہ مذاب شد درد ہم ازین دریچہ سر برکشید ہر چہ کردیم کردیم درو صبر
ندیدیم ہر دو دست خود را اصغر الیدین یافتیم بے بریدہ صُمٌّ بُکْمٌ
عُمْیٌ خلعت وجود ما شدہ فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ
تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ
تُظْہِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِی
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ چون مبدا و معاد مرجع
و مآب الحاصل مافی الباب ہم ازین جا انحصار یافت شعر

انتم حقیقۃ کل موجود بدا | وسواکم فی العالمین توہم

نہایت کار رسانیدیم باین ہمہ ہیں ہن دران جمع بیگانہ بودم من
و ما تو واد کجاست بگو کار ببقا وہم رسید علیٰ ہذا ساز و سوز درد وارد
بر فور آن غلبہ باشد سود مند ما چہ آید ہین کہ درد مند ما کرد وَقَضٰی
رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا تراچہ گمان

می آید قضی افعل ماضی است بر حکم ثبوت و مضی کرده است چه باشد سنگ و چوب
و خشت و درخت بر پرستیدن حکم کجا رفت گرد او هم بر بهانه انشو را میدہی
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا تا جواب این سوال کرده است **بیت**

بفراغ دل زمانے نظرے بماہروے | باز آنکہ چتر شاہی ہمہ عمر ہاو ہوے
چون ذوق تو کافر بتے بیاید | مسکین چہ کند کہ بت پرستی نکند
بحق آن خدائے کان لعالم | ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر
مرا طعنہ مکن در بت پرستی | کہ فرقے نہ میان بت و بتگر

وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا اگر تربیت کرد اندیشہ کجا رفت
وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ این رحمت کہ میکند ابو الحسن نوری
میگوید من در حمام باشم جامہ من در دہلیز نگاہ دارد رأیت ربی فی صورة
أمی كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا - وَجَنَاحَ الذُّلِّ ہم اینجاہا كالحلقة
المفرغة لا یدری این طرفہا کردہ خوشی کشیدہ است در ندارد
ورہ ندارد گرفت ندارد آید زود رود نتوانی نگاہداشت بسیار بار رفتہ ام
جز ندا، دور باش نشنیدہ ام ایاك و بساط الملوك لهم ما يشاؤن
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ گردن بند ہمہ شدہ
است القید قید الاسلام عمر اسیر کردہ میدارد وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ
مَغْلُولَةً اِلٰى عُنُقِكَ دست را با کلہی دست باکلہ سازی دست
مرا ہم در گردن من غل کردی مرا فرمای لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً اِلٰى
عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ وسط الطریقین از کجا روے
نمود مغلغلی مسلسلے مقعدے زمنے اور اگوی برہ راست دیدر ودر دست
رو نیک بے نظیر آنکہ آن بیچارہ چہ کند فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا الشنیدہ

بحق تو بعزت تو بحرمت تو خیلے عمرے درین آرزو گذشت من باشم
و تو آه میسرم نیامد او تنهاست دومی را دیدن نتواند یاآدمُ اسکُن
اَنتَ وَزَوجُکَ الجَنَّةَ چه از دواج بود این حوّا را هم از آدم کشید
خلَقَ مِنهَا زَوجَهَا لِیَسکُنَ اِلَیھَا علیٰ ہذا آدم را سکون با خود اشد
فحن الیها حنین الکل الی الجزء ہر دو باہم سر بدیوار زنند باشد که بنوعے
ہر دو یکجا گردیم این جدائی است ہرگز دوری نپذیرد این بیگانگی است
که ہرگز به یگانگی باز نیاید بیت

تا جلقم ہمچو کشتی غرقہ گرداب غم دست و پائے میزنم تا نگذرم آب از سرم

وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفسَہٗ او مرا از خود ترساند و من مبتلا او ہیچ میدانی
کدام گرداب است لابد منه ولا سبیل الیه بیرون آمدنم میسر نه با وے
بودن ره کارے نه راہے است که جز سایه بہره نه درد دیست که جز درد
بر درد دو تو شدن درمانے نه منزلے که ره روی و رہ بری و تعین منزلے
محقق نه بیت

دلا تا کے درین زندان فریب این و آن باشی
یکے زین چاہ ظلمانی برون شو تا جہان بینی
جہانے کاندرو ہر دل که یابی بادشا یابے
جہانے کاندرو ہر جان که بینی شادمان بینی

سنائی خودرائی و خودستائی میکند چنان برہم بر بسته است که مجال دم زدن
نیست ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقبَرَہٗ درین تنگی و تاریکی بادشاہی و شادمانے
فضائے راحت ہوائے کامرانی از کدام دریچه سر برکرده است از کدام
فرجه فرصت برون شدن یافت و من فقه الرجل اذا اراد ان

یتوضأ أن یبدأ بالخلاء نعم نخست تطهیر انجاس پس آن از زلات و عیوب پس آن انتفاء حجاب ثم دنا ثم فتدلی تا آنکه پاکتر و لطیف تر گردی الصلوة معراج المؤمن چون توان قدم آنجا نهاد سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً ترا که وران حضرت برد تا بره و قفل که رساند و ورا سرادقات سراپچه کشیده دربانے بر در ایستاده است چوبے بدست گرفته سراپچه است نه از دونه از دیبانه از حریر نه او را طولے نه عرضے نه او را زرعے و میخے اما سراپچه اش نامند و آن دربانے که بردرش ایستاده است نه او ملک نه او بشر نه او جن نه او بدر اماروندہ چنین داند مردے چوب در دست گرفته بر در ایستاده و آن چوب که بدست گرفته است از زرے و نقرہ نیست از لعلے و زبرجدے نه و از جواهر وگوهرے نه طولے نه عرضے نه و ابنویه نه عقد کار برین جمله است گوئی چوب دستے است و بدان دستے که او گرفته آن دست را قبضه و قبضے و راحتے و بسطے اصبعے لحمے عظمے عصبے نه انا دست گویند برنده رونده را تا آنجا رساند مصرع

این ره نتوان رفت بپیا پے

و گر آن رونده بقدم رود برنده ره نمائی کند تا آن در رساند پس آن از وراء سرادقات عزت نداء الي الي برآید بدان نازکی بدان نرمی بدان لطافت بدان خنکی لو سمعت اهل الدنیا تواطرها برنده رونده را درون فرستد ندانی که آن درون عرضے و صحنے کونے و مکانے دارد والله اعلم تا درمیان با وے چه رود بیننده نداند که دیدم نماینده نگوید که چه می بینی مصرع

اینجا نرسد ز ورق هر سودائی۔

آن بیو برنده که رونده را تا آنجا برده است و او را نیز از ان شعورے نه داند
که با او چه گذشت یا هر یک شطرنج بازی دگرگی بازد تو چه دانی که بکدام مهره ترا رخ
نماید خانه ترا آن شه مات سازد بیچاره نیست و نابود مسکین نابود در اصل وجود
از چه شعور تا چه حضور در کدام نور با آن بود الی الی این آدم دور باش عزت با همه
رفعت و جلالت دور باش کبریا و سلطنت جز این نگوید هان وهان دور
و دور و دور آه آن نادان در خانه وصلت که بوهم و خیال خود او را
وصل نا میده است هم بعزت او هم بحرمت او هم بیگانگی او هم بفرزانگی
او هم چندانے بینها جدائی و بیرهی و گمراهی آن قدر تصور توان کرد که
بعد المشرقین دور تر باشد محمد تو در قبة النور برو بعد دق الباب از درون
قبه بشنو کیستی تو برد رہم محمد لاحول ولاقوة الا باللہ باز گرد که اینجا منی و مائی
نگنجد مائی و منی در مضیق که اضیق الامکنه است محل در آمدے و برون
شدے ندارد یا رب چه گویم مسکینے بیچاره پرورده کافرے یتیم زاده
زنے بیوه قدید خوردی روزگار گذراندی هیچی نیستی نابودی هر آئینه
چنین گویند شعر

خبذا وجهک المبارک فلان   مرحبا مرحبا تعالا تعالا

آن آمدن سودمندے نبود و رنه دعوت دگر چه معنی داشت محمد را از خود بخود
ورائے خود رفتن چه مصلحت باشد تردد بین صحو و محو بین فنا و لقا بین
رس و طمس و صفور و غیب و شعور و نکره و وجود و عدم و حقر و عظم الله
بازگشت راره نیست و آنجا که ستاده ام ایستادہ اجمال نه بیشتر شدن میسر نه رباعی

مرادر دلیست در سینه که درمانش نمی بینم   پریشان خاطرم هردم که سامانش نمی بینم
زہے کفرے که من دارم که ایمانش نمی بینم   زہے راہے که بیش آمد که پایانش نمی بینم

اضطراب محمد چه معنی داشت دستارش از سر فتادن چه بیخودی و بیهوشی بود بکدام
زبان توان التحیات للہ والصلوات والطیبات شعر

ای یار عزیز من کجائی | با اینهمه کبریا کرائی
آنجا که نه کون و نے مکانست | وانرا که شد از منی و مائی

صدیق اکبر میگوید العجز عن المعرفۃ معرفۃ چه دانیم تو این را
چه معنی باخود راست گیری ای عزیز خلاصۂ رسالہ قشیری جز این سخن نیست
قد احاط اللہ بکل شیٔ علماً۔ العلم من الصفات الذاتیۃ واللہ
من ورائهم محیط دائره است که هیچ یکے را ورای آن گذشت نیست بیت
بسیار خواستم که شوم سوی باغ لیک | پروائے آن نبود که از تو سفر کنم
السلام علیک ایها النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قایل کیست
سامع کدام کلام چه السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہ می
تواند وکرا ایسر آید آرے او خود را خود ستاید او خود بر خود بر آید او خود را بخود
نماید او با من و تو نپرداز داو خود با جمال خود سازد سالک مجذوب متدارک
مسلوک از بر یدر برند و از دربکارش خریست مسکین محی الدین ابن عرابی
و بیچاره قاضی همدانی چه کنند که ولایت را بر نبوت ترجیح ندهند چند وزیر
همنشین و مشیر و بشیر پیشواے اوست با اینهمه از بر یدر است و از در بکار
متعرفست گویند لا یحجب الخلق عن الحق والحق عن الحق آری همچنین
است چه میگوئی معشوقه هماره حاضر باشد و نفسے از تو جدا نه خواه در خلوت
خواه در جلوت اما این عاشق با معشوق خود در محضر و مجمع و در منظر و محشر چه
باشد با وے چه توان کرد بس آنکه در خلوت باشد نه آنکه همه مرادها هر چه هوس
یکدیگر است بکام خود برند و دیگر در بسته باید رقیب مرده باید سگ خفته شاید

دلالہ درون و برون رفتہ آید چراغ راہم باید کشت درین تنہائی و تاریکی چہ دانم تا
چہ شود و تا چہ رو دہ دو کار است یا در یا بر اگر در بر میسر نیست بارے بر در رو آنکہ
از در ہم گذری آنکہ ترا بادے صورت کارے نیست رقبہ عبودیت تو سر از
ربقہ اطاعت برون کشیدہ است بحقیقت و آن اگر در بر است کار درست
است چنانچہ باید تمام تر است و اگر درین قلب شود بر در افتد **رباعی**

با دل گفتم مرا مبر بر در او | کو محتشم است من ندارم سر او
دل گفت کہ این حدیث بیہودہ مگو | یا در بر او کشند یا بر در او

صوفی را جنید در بادیہ چشم بستہ دم در کشیدہ بے طعام و بے آب عمرے ماندہ
جزم الزام حال آئین و نفس صور آن اکام او ہیچ مرادے نرسیدہ و ہمہ بلاہا
کشیدہ جنید خواست رحمے بران بیچارہ کند خواست تا سرش بزانوے
خود نہد آن شہباز آن سر فراز حقیقت و مجاز را در یک پلہ نہادہ بیک
سنگے وزنے کردہ ہمہ وجودات را چون چوبے مغز پوست در پوست
دیدہ فریاد بر آوردہ کیست این فضول میان من و دوست من فرجہ مدخلے
میجوید برگذر از سر من بگذار مرا با دوست من یُقَلِّبُنِی کیف یشاء جنید
ازین نوید دست و پاے خویش را در تصرف و قدم سیر و سلوک پے بریدہ
دید آن سید الطائفہ آن رئیس القوم آن مرشد الصوفیہ آن مؤدب اہل سلوک
خود را از ہمہ بہمہ وا ماندہ پس افتادہ تر دید اکنون چکند کہ بگوید عبادت
ہفتاد و ہشتاد سالہ را ابتار موے بر بستہ اند در فضاے بے نیازی آویختہ
صرصرے از فضاے کبریائی می بردند انم یا رد داشت یا قبول خود را
دران پلہ نہاد در میزان الاعمال حالات او را در پلہ بجاے سنگے نہاد
دانست کہ ہمسنگ او نیم بلکہ بپاسنگے نرسم ہم سنگ او چون توانم بود بایزید

چہ گفت یک چشمے کہ بستہ ام بخواہم کشود ترا با بسطام فرو برم سلطان العارفین از رعایا و چاکران این درگہ میشود آہ بارکجا می یابد بسیاران خواستند چہرہ کوفتہ رخ شکستہ باز نہ گشتند اللّٰھم انی اعوذبک من أن أشرک بک شیئا وانا اعلم بہ واستغفرک لما لا اعلم کدام شرک است آنکہ معلوم نشود مخفی ماند عجب ابہامیست این علی ہذا جملہ مومنان خود را در شرک شرک گرفتار بینند

شعر

انتم حقیقۃ کل موجود بدا　　وسواکم فی العالمین توہم

ہمین تو ہمیست کہ او را شرک خفی نامند با خود از خود بخود در خود ز خود ہمین را شرک نامند آنکہ گرد ما و شما و احوال و اعمال کذلک از بود وجود ہم کہ آسود ہمین شرک شد یعنے فرد حقیقی را تقلب انقلاب چہ نسبت توحید شرک تصوف شرک توحد شرک اتحاد شرک اتخاذ شرک وحدت شرک اے ہمہ بے ہمہ در ہمہ کم از ہمہ ہمون گرگ ہجو رمہ ان اللّٰہ لا یھدی قوما ضل عن سبیل الحق بوسعید میگوید یا کل یا خالق الکل یا رب الکل یا کل الکل یا کلیۃ الکل یا کلیۃ کلی۔ ہیہات فہیہات کل الانس واضمحل الکلام واتحد کل ذی رای برایہ بلی۔ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ قہر سلطنت ہمین تقاضا کرد نعیم رضی اللّٰہ عنہ میگوید ای بنی ہاشم عصبیت و نخوت شما گم گشت کہ روا داشتید یکے از بنی تیم و دیگر از بنی عدی از شما تقدم کرد قدم پیشتر نہاد او حاکم شما محکوم او امام شما موتم چہ کنیم حکم قہار این بار بر گردن ما ہر چند من اثقال ایسار است بقہر و غلبہ نہاد و اعزہ را اذلہ ساخت چہ تدبیر جز گردن نہادن بحکم تقدیر۔

ذوالنون میگوید خدا خلق را آفرید دوزخ را عرضه کرد رہ آباد گرفتند نہ صد نود نہ جزو ہیبت زدہ ازان آتش طلب نجات و فرجہ خلاص جستند من قبل این بود کہ بر ایشان دنیا عرضہ کرد نہصد نود نہ جزو در دریا خلاش فروتر رفتند آن یک جزو لبقیہ را ہزار جزو کرد نہصد نود نہ جزو ہمان کہ گفتہ بودم ہمانست آن یکجزو را ہزار جزو کرد بہشت بر روے ایشان جلوہ داد نہصد نود نہ جزو مبتلاے او شد بآن یک جزو باقی خداوند سبحانہ وتعالیٰ فرمود بر شما دنیا عرضہ کردم رغبت نکردید دوزخ نمودم نترسید بہشت نمودم در محل اجابت قبول نبود ذالنون در یہ طلبید واز من چہ می خواہید قالوا انت تعلم ما نرید یارب محل گستاخی نیست حالت علم محمد بدو ہم بدین مصلحت است این الماء والطین من حدیث رب العالمین واین الماء والتراب ورب الارباب شعر

تجلی الی المحبوب من کل وجھۃ فشاھدیہ فی کل معنی وصورۃ

فی ظرفہ وسظروفہ طلبید عجب حالیست۔

این قاف عشق را گوی کوہ قافیست ہمہ وجود را کفص الخاتم در قبضہ قدرت خویش آوردہ العشق باب الی الجنۃ العشق فرجۃ من النار العشق قصر فیہ الحور والانہار العشق کبیر من جملۃ الکبار العشق رشح من فیض اللہ الجبار العشق قہر من الواحد القہار عشق آن نعمت نیست کہ وصف او در زبان ہر نبی و ولی وہر فصیحے بلیغے در بیان تواند آورد عشق آن بلا نیست کہ رطب ویابس را باتو گذارد عشق آن دوزخ نیست کہ انبیا واولیا را نسوزد عشق آن قعر نیست کہ نہایتش کسے دریابد عشق آن سلطان نیست

کہ برعیب و اعوان محتاج باشد عشق آن حریف نیست کہ با من و تو باز د
عشق آن سوار نیست کہ در صحن دل تو گوے چوگان باز د عشق آن آشنا
نیست کہ با تو وفا کند پس برگذر ازین بیشتر مصلحت نیست امسک
لسانک واقطع بیانک والزم عذرک عشق را ہچو مہ مدان
کہ گہے زیادہ شود و گہے کم شود عشق را آن کوکب مدان کہ برآید و فرود رود
نبود نفسے و زمانے نبود ساعتے واوائے کہ محمدؐ را در اعلی علیین نبردہ است
و اورا ازان فرو تر زدہ است معراج چہ معنی داشت بازگشت چہ باشد
نہ آنکہ برآوردن و فرو زدنست محمدؐ چون گوید اللہم انی اعوذ
بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک
واعوذ بک منک خضانت کما اثنیت علی نفسک
میدانی یا محمدؐ چہ طعنہ است این وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ کُلِّ قَرْیَۃٍ
نَذِیْرًا اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ عشق از مادرے و پدرے
نزادہ است عشق از تختے برون نیامدہ است واز علوے فرو نیفتادہ
است عشق کما ھُوَ ھُوَ کسی ندیدہ است عشق پردہ از رخ وقتے برنکردہ
است روے عشق وقتے کسے ندیدہ است عشق از صفورا بیاموز
موسیٰ چنین گوید انا و غیری ہم ازان انا اعلم فرمود ہم از انش
خضر گفت اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا آگاہی بریان زندہ در آب
آشنا کرد موسیٰ را ازین نکتہ گر خبرستے احتیاج بتعلیم خضر نبودے
او را بجہالت و بلاہت نسبت نکردے موسیٰ الشرف تکلیم تفضیل
یافت واعجبا بیت

او باہمہ در جمال چشم ہمہ کور　　او باہمہ در حدیث گوش ہمہ کر

لن ترانی گدائے از اُمّت محمدؐ چنین گوید بیت

حسن رخ تو ملک دو عالم فرو گرفت	بیچارہ کہ از تو گریزد کجا رود

اَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ نصیب عیش کردہ اند عجب ظہورے نیست تو چشم بندی اجلالاً و تعظیماً ہیبۃً و رہبۃً او اورا ہم درون حلقہ بستہ بیند عشق آن نوریست کو را ظاہر و مظہر خوانند خواجہ من میگوید اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا خیمہ در دریا زدہ اندر ربع مسکون را بران مثال داشتہ وَکَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ جملہ وجودات در بطن عرش است ہیچ جزوے از اجزا خیمہ و ہیچ تارے از پود و ازان تسبیح حقیقت بیرون شدن نتوانست است اِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ۔ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ چہ قوۃ نمودہ است ترین باد ہا ثمود و عاد را در قعر آن دریا فگند چون تو خواہی آن خیمہ برقرار باشد از عشق کسے نیا سودہ است دیدہ عشق وقتے نغنودہ است تو این سو لحظ کن نظرے با معان ببین تحقیق تو شود کہ عشق بازی نیست نکتہ مجازی نیست کارسازی نیست محل دلنوازی نیست مکان سرفرازی نیست عشق بیمہر است بر کسے نظر شفقتے نکردہ است خبر از درد من و تو ندارد او خارج از جملہ النسب اضافات است مسکینے ہمارہ دردمند مستمند از چند تا چند انکہ او را ہیچ شفقتے می آید یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ برای چہ میگوی دوستی این بود ندان ورخسارہ محمدؐ شکستہ و باد ے چنین گوید اگر نہ تو نبودے ہیچ وجودے نشدے ہمین محبت است در آرند فرو زنند عشق وفا ندارد عشق جز جفا نباز د لقار ا انکار دارد صفار ا باکدورت بہم آمیزد کفر و ایمان را در ہم زند مرا گوید کعبہ را چنین احترام حرم را چنین عظام مشتے سیاہ رویان را

بعث کردہ بہانہ بر سر ایشان نہد و خود برنگ سیاہ روے برآید قطرہ قطرہ
اش کند نکو تسبیحے است فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَ حِیۡنَ
تُصۡبِحُوۡنَ باین سیہ روی این عشق از ہمہ منزہ فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ
تُمۡسُوۡنَ ازین سیہ روی بنزاہت نماید وَ حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ بدان
جمال و صباحت پرستیدن پیشہ ساز د یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَ
یُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ لطفہ قدرت بدان صورت نماید پس
آن خودش ستاید لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ
چہ میگویم مردہ مردار شد آن احسن تقویم اقبح الاشیا گشت لباسے بر تنش
عاریت کردہ بود باز ستد بقولے کہ او بود بیدا آورد کون با فساد جمع کرد
آن احسن تقویم ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ رفت پس آن
شعبدہ گری اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ازین انشا او نغم
چہرہ بازی کرد ہر آئینہ بازی گر را جلے بشاید فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ
اگر منت نہد مقطوع شود محمول و موضوع از مبتدا و منتہی خبرے ندارد صاحب
حالے باید تا این تمیز تواند و روی صرف از نحو تواند آورد اے مسکین ترا
اسمے بیش نیست تو از فعل او حرفے معلوم نداری این ترکیب اسنادی نیست
این مرکب امتزاجی نیست اے مسکین لعلیک بت اضافیت الیاس
از جملہ حقائق و معارف روے یاس دید از ین تلبیس و الباس و ازین تعمیہ
و التباس لباس نہانی در بر کردہ بہواے فضاے الوہیت پروانے
نمود جز سوختن در سوختن کُلُّ مَنۡ عَلَیۡهَا فَانٍ ہیچ موجودے نہ تصور
صورت خیالی تعین اول را اثبات محو کردہ چو ہمہ محو گرفت وَیَبۡقٰی وَجۡہُ
رَبِّكَ وجودے محققے ماند عشق عاشق را مثلہ شدن روا ندارد خود را کسی

بدخواست است و خودکسی پرداخت است عشق ملحد است عشق زندیق است
عشق ہم کافر است عشق بیدین است اما خوش حرکتے دارد نہان شد چنان
کہ خواہد باز دو القا حبل در غارت ہر یکے کند تحفۂ دگر بدین حساب محاسبہ
فرماید نکو نسبت صوفیان در مراقبہ وہمے را بوہمے دہند تا وجود حقیقی
چنانکہ اوست کہ ہرگز خفا بروے روا نیست حجاب نقاب از رخش برآید من
چنین خواستم انتظام بیکار شد مجنون بہہائے لیلی زیبا بود ایام دولت جمال
لیلے پشت داد روی بکشت آورد ما انہتہ و ما ابیضہ نسبتے را نسبتے برابر
کرد این ہر دو نسبت یکرویہ رخ بحقیقت کار نہاد ہمہ مردم یکدست شدند
دامن عشق را ہرچند گرفتہ تر داشتند او استوار قدم است لَاُغْوِیَنَّھُمْ
اَجْمَعِیْنَ آن بدبخت لعین با ہمہ قوت و مکنت اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ
پارسائی مریم از بے چادری نیست کلتایدیر ہمین دست گیر
من و تو شدہ است لطیب القلب است مع اللہ بودن چہ معنی بنشستہ
ای الصبر اشد الصابر عن اللہ من کہ او را از خود جدا نہ بینم
و صورت دوئی درمیان احساس شد صبر از و چون میسر است یکے
عمرے باشتیاقے بود معشوقہ بود خلوتے فرمود سترے و پردہ درمیان
تنہائی و برہنہ از ہمہ اعراض و اغراض سینہ بسینہ شود معشوقہ فرمود ہاں
وہاں ہش باید بود پا از خط ادب و قدم از اندازہ خود نباید کشود اشد الصبر
باشد یا نہ جنید چہ می گوید النہایۃ الرجوع الی البدایۃ عشق را
با ابتدا و انتہا چہ نسبت او اوست ادوار افلاک فلک را اطوار شموس
و اقمار را ابتدا و انتہا نامند قمر کاسد است شمس منکشف است اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ علی کہ سرور عرفان است رہنمائے اصفیا

ن ۲۰ نشر ہم

ن ۲۰ و ن

است ہم بدین نشان داده است امّا استغفراللہ کہ او ابتدائے وانتہائے درمیان آرد و این صور خاکی را با سوار کان آبی ہم برزده است حد عشق حا ہمہ را صوابت کرد میم ہمہ را سد نہاده است

عشق براستی و درستی تصحیف عشق است سہ دندانہ میانہ او را شکستہ دان قاف را با عین یکے کن ملکوت و جبروت و لاہوت را بفضا صمدیت دہ سپس آن ہمہ ترفع و استغفار ہمہ تعظیم و استعلاے برکنگرہ عرش و جو برآین ندا فرمانحن الملوک امرابیتہم جیبتم وذھبتہم و وھبتم لاحاجۃ لنا الیکم رباعی

آنم کہ ہمہ جہان بفرمان منست	سلطان منم و عشق تو سلطان منست
تو جان منی و جہان جان منست	من آن توام ہمہ جہان آن منست

ومن العصمۃ ان لاتجد یالیت رب محمد لم یخلق محمدا عشق با بود با ہمہ آرام و قرار بخلوت خانہ فردانیت خود لغمہ کن فیکون ہاتف ریب المنون بگوش او رسانید رقص کنان بردر میخانہ آن فرزانہ گوی دیوانہ از ہمہ بیگانہ ہمان سود وید نگر از ان وحدت چہ کثرت افزود وازین کثرت چہ بلاہا رخ نمود آنکہ گوید حسبنا کتاب اللہ او چرا درمعنی آبے طلب کرد داؤد در زن اوریا چہ دید و باوے چہ کار و بار بود تا چندین ملامت می باید کشید با انبیا چہ افتاده است این اگر ہمہ با ہمہ در یک پلہ نہیم بیک وزن سنجیم تا ہمہ باہم ہم سنگ گردند بیت

آتش بیار خرمن آزادگان بسوز تا پادشہ خراج نخواہد خراب را

اگر تو تو نباشی و من من نباشم بدانی کہ این توی و منی من ہمین وہم جدائی من و تست بیت

چو ملک بادشاہی دیدہ باشی — ترا کردن گدائی مصلحت نیست
شما را بے شما میخواہد آن یار — شما را از شمائی مصلحت نیست

ن روم

مولا جلال رومی دیوانہ است نامعلوم عاشقے است نامفہوم خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ وقتے بحقیقت معنی او خوانده جولان المشاهد

ن المسائل

مہرے بے مہرے است العلم حجاب اللّٰہ الاعظم نظرے بفکر بیت صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ گم کردہ عشق است **نظم**

باز آمدم چون عید نو تا قفل زندان بشکنم — این چرخ مردم خوارہ را پہلو و دندان بشکنم
گر پاسبان گوید کہ ہے بر روی بریزم جام مے — دستم اگر دربان کشد من دست دربان بشکنم
ہر گہ من بدست آدر خانہ خود رہ دہی — پس کی ندانی اینقدر این بشکنم آن بشکنم

آنکہ دیدی آن دیوانہ را **جلال** جز تخم ضلال و نہال و بال نکشتہ و جز آن خود کامی و تربیت بدنامی دگر نشستہ است **روزبھان** چہ گم کردہ **ہمدانی** از کہ پس آمد از چنین غرقاب کہ ہیچ رہ روے پایاب در مآل و مآب پیدا نہ **عیسٰی** را میگوید وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ چہ باشد این محفلے مجمعے تا چند بیک زانو ہم در تعین تشخص یکے را عاشق خوانند آن جمال ندارد کہ کسے از وے تواند کہ چشم بر دارد و زبان را از مدح و ثنائے او باز دارد و دل را از لذت شہود او و جان و جہان را گماردبا اینہمہ یکے را عاشق نامند و **یوسف** پس ہفتہ آنماہ دو ہفتہ جبہہ خود را بر چشم ہستے خود بیان نمودار کردے بجاے این مہ دو ہفتہ تا ہفتہ دیگر احتیاج از طعام و آب بردے با اینہمہ توقیع عشقبازی جز بنام زلیخا ثبت نیافت اللّٰہم اہد قومی فانہم لایعلمون

تو در بیان ما گمان نبری که من از کثرتے بوحدتے و یا از وحدتے بکثرتے
می آیم چنانچہ رسم اہل بیانست این غوک در قعر دریا افتاد و ما بسا اشت
ہر چہ گوید از دریا گوید با دریا گوید دران قعر او ہمہ خو و خوبد انصاف
تر و پاک تر شود - انا اقول و انا اسمع و ہل فی الدار غیری
کلامے نسبتے با عبدہ ہاے ما دار دز ال زنے با جنید کہ سرور مردان
دین است و پیشواے اہل الیقین است چنانچہ رسم زنان و زنان و زمین
است چہ باشد کہ اسرار خدا با عوام بگوئ سید الطائفہ طاؤس العلما
بشرط تشطیح وار تفاع بر آمدہ میفرماید ما اسرار خدا با خدا میگویم بیت
تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو ... یک تو ست ز اصل و فروع بنگر تو نکو
گوینده نمیداند کہ چہ میگویم اللہ اعلم تا شنونده ازین چہ فہم برد خواجہ
من این دو بیت را با چند صوفی دیگران ازان نصیر علوی دویم
زین دیو گیری بذوق تمام اشارتے میفرمود رباعی

اوحد دل راز خویش بر کن و گرد آر ... وایں رخت بہر سوے میفگن گرد آر
عمرے چون گل بباد دادی یکدم ... چون غنچہ فراہم شو و دامن گرد آر

گفت این از قبیل انفاس است شیوخے بدعوے فہمے و رسوخے قدمے
قدمے می زدند ہر یکے با دیگرے بحثے و تفحصے میکرد الحیّ القیّوم -
الحیّ ای لہ الحیوۃ المطلق الحی ای ہو غیر الحیوۃ الحی یحیی الذی
بہ کل شئ شعر

از قطرۂ ناسوتیم ہر سو روان نہرے بہین ... وز رشحہ لاہوتیم در ہر طرف بحرے بہین
در دیدۂ انسان ما صورت نہ بند بیکرے ... جز عکس عین شخص ما در نور ما نورے بہین
خورشید ہر روز نیہ را ہر روز دیگر مطلعے ... این ماہتاب شبہ در ہر مہی بدرے بہین

معشوقۂ پارینہ را مسال بدیم تازہ تر | در شکل کبرائے منت معقوقہ صغری ببین
ای منکر محشر بیا بیہودہ ژاژا نیجا مخا | رفتی زمانے باز آہر نشرہ را نشر ببین

ولدت امی أباها شعر

دختر چو مادر شد مرا من مادر خود را پدر | او زاد از خود این پسر در ہر سرے سر ببین

الطریق لائح والحق واضح فایّها الانسان الغفلة من الحرمان بواد الحقیقة لو نفخت لاحترقت کل طلب وارب وکل تعب وطرب بر محمدؐ عشق قوت کردہ است ہمہ را یک چشم نمودہ است سر از گور برکردہ امتی امتی میگوید وآنکہ از خود بدر نشدہ وآنکہ ہمہ را بیک تار مو بر بستہ ندیدہ و در یک ہاون مجمع نیاوردہ و بدستہ الا اللہ تکوفتہ را وہمہ را بیک رنگ و بیک نوع و بیک شکل مزج ساختہ ہر آئینہ امتی امتی گوید بیت

انّی وان کنت ابن آدم صورۃ | فلی فیہ معنی شاھد بابوّتی

نحن السابقون الاٰخرون نحن الاولون الاٰخرون نمود از من قبل بود ظہور بعد اتکل نور فی النور شد و این ہمہ اطوار فلک بیک گشت باز آمدہ است روز و شب بہم آشتی کردہ اند ظلمت وضیا بہم پیچیدہ اند آنکہ خود را آدم نام نہاد محمدؐ بود و آنکہ خود را خلیل اللہ خواند احمد بود و آنکہ خود را کلیم اللہ خطاب کرد محمود بود و آنکہ خود را روح اللہ باحیاتت و امانت شہرہ بود قطرہ از آب وضو محمدؐ چکید احیا ہم ازان بود اماتت آنقطرہ بر زمین افتاد وخشک نمود یک کلمہ در ملتقات ماست لا الٰہ الا اللہ محمد عبد اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد صفی اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد نبی اللہ لا الہ الا اللہ محمد خلیل اللہ

لا اِلٰہ الا اللہ محمد کلیم اللہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد روح اللہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد ولی اللہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد حبیب اللہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد من اللہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد الی اللہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد للہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد للہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد للہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد للہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد للہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد للہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد للہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد للہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد فی اللہ۔

اَللّٰہ ہمزہ را حذف کن لِلّٰہ شد لام اور افسروا فگن **ھو** باقی ماند واو از ہو سقط یافت **ھ** قدم ثبوت گرفت نقطہ مجوف شد چوں از میان خاست **نقطہ** جز رلا یتجزّے ثبت یافت حرکتے ندارد رفعے و خفضے و نصبے بجزم آمد اکنون ایجاز بان بردست و پا گرد آر چشم را فرو بند با ہم درہم شو **ھ مدّہٗ** ذاکر و مذکور و ذکر را ظہورے و کمونے شد اتصالے پیدا آمد سوگند بروے و موے **محمد** خوردند روے **محمد** ہمہ جہانرا نور بخشید ضیا و جمال ہمیدان باشد موے **محمد** عالم را اختفا و کمون نہد وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی اشارتے ہمبدین بشارت باشد ہیچ میدانی اگر معشوق بروے و موے عاشق سوگند خورد چہ عزت و چہ عظمت و چہ جمال و بہا و چہ تبختر و ارتقا و یہ خود بینی و خودستائی کہ او را ظاہر و روشن تر گردد ہان وہان برین روے سپید خالے سیاہ ہمی بایست نہاد اگرچہ موجب جمال و ازدیاد حسن و کمالست اما نامش نقطہ سیاہ است گفتہ اند شعر

الوجہ مثل الصبح مبیض والشعر مثل اللیل مسود

ضدان لما استجمعا حسنًا والضّد یظہر حسنہ الضد

گویند دوزخیانرا از دوزخ بیرون کنند در نہر کوثر آرند دران غسلے دہند

سیاہی کہ از احتراق آتش بر جلو دجبۂ ایشان پیدا بود ہمہ شستہ گردد سپید ولطیف وزیبا شود یک خالے ازان سیاہی بر رخسار ایشان باقی ماند قیل روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک زین الوجہ ہر چند کہ آن خال سیاہ موجب مزید بہا وجمال شد آنکہ نشان آن سیاہ روئی است سنائی میگوید رباعی

کو جمالِ طاعتے تا مر ترا رخصت بود | بہر دفع چشم بد خالے زعصیان داشتند
کو کمالِ حیرتے تا مر ترا فتوی دہیم | صورت جانانہ کافر نہ مسلمان داشتند

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی آن اعزاز وآن اکرام پس آن این طعن خفی برمزے نہانی کہ ہمیں محمد یتیمے بودہ ما ترا بجود جلوئے دادیم گمرہ بودی رہ نمودیم از محمد پرس ازین غم چہ درہم شد اگرچہ محبوب محب در ہر خطابے اگر مستطاب و اگر فصلے من ذلک الباب باشد آنرا کہ فرح وطرب خواند عاشق را ومحب را ہمہ جز موجب التہاب واقتراب نباشد با این ہم طعن طعنست مدح مدحست قبح وحسن سیئہ وحسنہ دریک مقام معین قدم نہ نہند لیکن بحسب معین ومنعے واعتناقے والتصاقے تصور شود رباعی

بر کنگرۂ عرش چہ خورشید چہ ماہ | رخسارۂ معشوق چہ روشن چہ سیاہ
در راہ یگانگی چہ ایمان وچہ کفر | در دین قلندری چہ طاعت چہ گناہ

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ گفتہ بودم زندہ دلان دانند بیان ما در کشف معنی حی آن تازگی ونظارہ دارد حسب العرفا باشد اما قیوم القائم بذاتہ والقائم بہ غیرہ قیام بغیر چہ معنی دارد یعنی کہ این این است او او وست نمود ارات کہ این این است واو او ہمین قیام این بدو باشد القائم بذاتہ قائم بقیام

او قائم ببقیاسہ شخصے پیش مجنون صفت لیلی وجمال و غنج اور اکہ شیوہ وشکل است صفتے میکرد مجنون برسم غیرت برآمد قصد پیوست کہ صمصام بر طارم قائل زند بیت

غیرتش غیر در جہان نگذاشت لاجرم عین جملہ اشیا شد

مجنون صفت لیلے را با جمال خویش یگانگی یافت عشق از گریبان ہر یکے سر برکردہ دید گفت مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔ انا غیور وعمر غیور واللّٰہ اغیر منا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ سابق کیست آنکہ بر خود غالب شد غلبہ اوہام وخیولات را در کتم عدم اصلی برد عروس جمال معشوقے مقام خالی یافت ہر آئینہ منزل ساخت قلب المؤمن عرش اللّٰہ عشق پردہ بررخ گرفتہ شیوہ ہا می سازد و آنکہ او را شناخت یا نشناخت سلام از من بسوے من مواجہہ کردانت منی وانا منک چہ گوید یکیست کہ دومی نماید تا احد الطرفین نسبتے را التزام شدہ است حاصل شرح صدر تو مرا شناختی بعد فراغ ازین کلاغ سیاہ روا بداً غراب البین فینا ینعق در فضاے عدم پرید فافرح وترنم انبسط ولا تنعجم بیت

معشوقہ بسامان شد تا باد چنیں باد کفرش ہمہ ایمان شد تا باد چنین باد

پس تعریف چنین حقیقت بجمال خود چون عروس بہر دریغے وقسوے در برکہ مربع نشستہ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ نشاید طرفے دگر چشم را لحظ و دیدہ را نظرے تا از دیدہ بود آید اکنون یا بود نا بود کے شہود بود آتش عشق قاف وجود ترا کہ سدے گرانے پیش افتادہ بیک تف بسوخت

با این همه قمامه باقی یافت آدم از عالم ہستی دم زد آن دم آدم را ہزار سال
بود ابوالانبیا بر فرزندی شیر خوار فرود آورد و رشحهٔ از آن ہستی از رہ شفقت
و دوستی و جوانمردان را ہم دستی کرد بست سال در رہ ایثار نہاد اے عشق چہ
گویم کہ تو چہ چیزی و کدامی و کدام کسی این پدر مشفق و این نبی صفی این آن
کس است کہ وکان ادم یکلم اللہ شفاھا خواہد بخشید باز گردد
العاید فی ھیئتہ کالعاید فی قیئہ از این تنگدلی ننگ نداشت
شہید انکار آورد گفت بخشودہ دام باد ہم چندین مہم دوہم بدین حد مہم
وہم اولیا و انبیا بدین ستہم حرف کثر نوشتہ اند بیان الم ن والقلم
اختصاصے می نماید ستہم کہیعص یصلح بینہما آمد شدے
میکند قل ھو اللہ احد ورا ے ہمہ خندہ قہقہہ میزند قل ھو اللہ
احد اعتناق و ارتباط را اغمازے کردہ است کو ہہاے آتشین و
خندقہای پر خار بطریق سیر سلوک پیشہ نہادہ است گذر حمکن نیست
این ربع مسکون بمساحتے و زراعتے بیش من الملک الحی الذی
لایموت الی الملک الحی الذی لایموت مصرع

کے بود دو بادشہ اندر دو لایتے

لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا روبجز الی نہادہ است
علی چشم بستہ تیغ میزند میگوید حتی تفیٔ الی امر اللہ قاتل و قتل
و قتیل بیک سبیل بے مزاحمت قال و قیل بیکسار د شدہ اند بیت

گفتم کہ پیامبری تو یا پیر | گفتا کہ دوئی ز راہ برگیر
چون نیک بدیدم این نکو بود | من واو ہمہ سر بسر او بود

نیام ہمو ہم صمصام ہمو مرغ ہمو دام ہمو جام ہمو ہمہ او ہمہ او ولعمری این

حمل ہیچ نسبتے درست نباشد ہمہ او چہ معنی دارد ایہا الشیخ الوجیہ ایہا المرشد النبیہ یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ چہ بستے است گم شدہ امیجویند یا خود گم اند زبان کشیدن ذوالفقار تا چند سران و سروران را بیک یار قوت وقت خود سازد و من المعلوم طول ذوالفقار بحد ذراع باشد شاید گزے کم و بیش این زبان از کجا یافت این گونہ گونہ چون دراز شد۔

ن بستہ

ن کونہ

ن چونہ

خواجہ من میگوید شیخ من مرا طلبید طاقیہ برسر من نہاد خرقہ ہزار میخی در بر کرد دروازہ پایش برآوردم آن در و دیوار و آن بام و آن صحن ہمہ شیخ من بود تو چہ میگوئی این برخی و درازی سپس آن بازگشت ہم بصورت معتاد راست تخیلی حقیقی و تحقیقی اگر چنین است و اگر آن است این چہ عشق گہے نباتی و آبی باشد در صلبے چون ژالہ و برفے منجمد شود۔

ن برخی

تحفہ دگر او دران تنگی و تاریکی چون مینماید تسطحے و ترفعے کرد مقر و مسکن را اضطراب داد برائے برون شدن خود جہانے را شورانید ہر کسے را لذتے و راحتے ذہولے غنیتے داد مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ یَخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ از مکمنے از مسکنے بمامنے دگر قدم نہاد خود را نخود از خودی پرورید حوض کوثر پل خود را شکستہ در زمین ازان دریا بیک تف برون شد خدہ خود مادر شد خود را مرضعہ ساخت اتابکی پیش گرفت تا بدان پرورش رسید با ہمہ استعلا و تعالی با ہمہ ارتفاع و معالی اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی

منادی شد گفتمش ملعون کذابی بے دینی و کافری با خدا شرک آری او گوید اگر تو مرا نشناسی بر من چہ عیب آرے نہ من بندہ ام نہ خدا نہ تو مومنی و نہ تو مسلم با صفا ما می آئیم و می رویم می بازیم می سازیم لیکن نہا تا میدانی کہ باہیچ یکے انبازیم لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ و رویت رویا خیال بالحق اثبات عشق ذوالجلال مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ آنکہ آن خود بکلی بدر شد مُقَصِّرِیْنَ بقیہ با خود دارد دخول در حرم میسر نہ تا یکے ازین دو حال پیشواے او نباشد آرے در مسجد بے وضو نتوان آمد محمد را گفتند تو مقتدی و پیشوائی بقیہ کہ باتو ماند آن از تقصیر تو باشد بسر دجان من سر وجود جان خود را تیزی استرہ عشق صاف تر کن تقصیر را با تو چہ نسبت بیت

نیست کن ہر چہ را اوراے بود　　تا ترا دل خانہ خداے بود

قاف عشق اینجا قرار گرفت اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اگر محمد را از وجود باز نگرداند خلق عظیم از تو کہ باز ستاند وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ یُخَادِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ مکر ر ابادان برادر خوندگی داد و پس آن نسبت بخود برد خیر الماکرین بہترین مکرہاے خفی ترین شیوہا بازیچہ بچگان ساخت اذا تم الفقر فھو اللّٰہ بعد نیستی چہ آید تمام فقر کے شود کہ استغنا بجمال و کمال خود قرار و استقرار گیرد وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ چو فقر رفت غنی بفناء خویش در مقعد اطمینان قرار گرفت ہر جا کہ مکر یست و ہر جا کہ خداے است ہمدرین افتقار و استغنا است آنکہ محی الدین ابن اعرابی از دائرہ ادب و بیان حق و طلب خروج کردہ است و شرط افتقار تنزیہ و تسبیح

را رفض ساختہ ما الکل مفتقر و ما الکل مستغنی محققان دانند
بادی چہ مکر و چہ خداع بکدام تدبیر ساختہ است نصیر الدین قونوی
و عبد الرزاق و کمال الدین کاشی بر مثال قیصر و نجاشی باشد
نجاشی ایمان آورد و رسوم عیسوی را بر انداز د قیصر گوید قولک حق و
دینک صدق لیکن من ہم تعلقے و تملقے دارم ندانداو راہمیں شیوہ است
رہے نماید و آنرا ہدایت و ارشاد دین حق سازد پس آن ہمہ را ابا د ہوا دہد
مباشر بتیع را کافر ملحد دوزخی بدبخت نامند۔
قاف عشق قعر قلزم است شنیدہ مشائخ انتہائے اور اآشنائے
کردہ است ورا ودر اسیر کنند عمر ازل دا ابد برابر بر ند ذرہ ازین ذرات کہ
بحدا آفتاب کہ باصرہ احساس کند از شعاع آن شمس لحظہ در نظر نیاید
ای مسکین تو اینجا چشم بندی است کہ عقلاء ہر دو عالم وعفاء سر اسم اعظم
ہمہ گم کنند و ایشان با خود این تصور کنند کہ ہیچ سمی و کمی نداریم آرے
مسکینان کم انداز کمی و کمی خود چہ آگہند شعر

بالقادسیۃ فتیۃ ما ان یرون العار عارا لا المسلمین و لا المجوس و لا الیہود و لا النصاری

بایزید میگوید خرجت من قشر البشریۃ کما تخرج الحیۃ
من قشرہا از پوست بشریت بیرون آمد مراد آنست کہ درو مکرہات
ظہورے بے بیانست علینے بے عیانست یخادعون اللہ وھو
خادعھم بر صفت عیان و تبیانست باپوست چہ سازند باوے
چہ پردازند جز آن نتوانند نقشے بران سازند ہادی القوم معلم
الصحابۃ ضلیع رسول اللہ ہادی اہل الہدایہ نگرچہ
میفرمایند ما انا و نفسی الا کراعی غنم کلما اضمہا من جانب

انتشرت الی جانب قعرے قعیرے بحرے بے ساحلے چنان نشان میدہد عرفت ربی بفسخ العزائم پوست بسوخت مغز بصورت خویش بصفت خویش ظہور آمد من والستم فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ اکنون ہمان خوشی و شادمانی کار تست سبحان اللہ آن مغز کہ پیاز راز ان پوست بود چندان پوست در پوست برخود در پیچیدہ است کہ ہیچ بینندہ بعد آن قشور وقتے نرسیدہ است لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك دگر چہ میگوید جز را از کل چہ اگر نم را از دریا چہ خبر گاہ گاہے باشد پردہ بر پردہ نہند او شطاحی بصد سرفرازی و بے نیازی نماید حبیب عجمی دید سلطان العارفین را کہ کرازان و فرازان دستے و پا ہر طرف اندازان سینہ کشان فرحان خوشان میرود گفت ہر آئینہ چیزے موجزے موزجے در منظر دل او داشتہ اند تا بدین حد از دست رفتہ است قدم بر بساط انبساط نہادہ بہ پیش رفت کرانہ فراغت مراغہ سکرد ہائے و ہوئے صراحے و صیاحے برحی آورد اثر آن شراب و سکر آن کرد گوشہ سکون گرفت بایزید بجوش آمد ازان ارتقا و ارتفاع پس افتاد حبیب پیش رشد عرضہ ہوست بحق آن وقتے کہ این زمان با خداء خویش سر بردی و بحرمت روے آن جمالے کہ تو دیدی اشارتے ازان بشارت ما شود سلطان فرمان داد تو عامی و عجمی ازین اسرار خفی کہ در فضاء الوہیت و در صحراء صمدیت باستار و حجب گم گشتہ نزا این صورت کے فہم آید و بدین معنی تو کجا رسی عجز و الحاح مسکنت میگفت و بیچارگی را بضاعت نقد ساختہ از رہ ترحم و اشفاق و از رہ تلطف فراوان

باہمہ عظمت و کبریا غمزے زدر مزے نمود کہ من اللہ سبحانہ پس پانزدہ روز
این دولت ملک افزون بما بخشید صورت قدس پس نیمہ مرہ در حوصلہ نخس ما آید
کہ اینجا شخص نفس در طمس و رمس رفتہ است سبحان اللہ عجمی خندی زد سلطان
فرمود اینچہ بے ادبیست کہ در حضرت شاہان کنی چگویم باتو کہ آن شاہ
را با سگبان کار باریست و زیر را در گاہ باریکے راہ زارے ازبارے
بارے نیست آنچہ ترا بعد دو ہفتہ بخشند مارا ازان فرصت نمید ہند تمنا
دارم باشد دمتے یکدمے ازوے فارغ مانم واو مرا بمن گذارد تا ذوق
ہجران و لذت در وطلب گیرم بایزید گفت ای حبیب طرف ماہم
نظرے حبیب فرمود سخنے چندین متضمن بنصحے وپندے رباعی
عیار ازار خار باشد مفرش عیار نہ پلے ازین راہ بکش
تا در نزنی ہرچہ داری آتش ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش
گرت آن میسر آید اکنون تنگ آمدہ خمار زدہ گلہ مند از دست ساقی
و شراب فریاد براری بیت
زیادہ چون کف ساقی تہی نمیگردد کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز
شنودہ علی این صورت و اشکال اسفل و اعلی راچہ باز دادہ است
و در کدام اعداد آوردہ است أهل الذین کصود علی صحیفة
مارا تحقیق شدہ است کہ عدل عم تقدیریست کہ او را ازان انصرام
میسر نیست نصب او را رفع کردہ اند جزا زوی چون آید واللہ خلقکم
وما تعملون نسبت ہمہ را از ہمہ کارہا بیکار است عجب شہبازے
نیست و عجب شہسوارے نیست میدانے ہموارے گوے سبکبارے
چو گلنے برقدر قوت و رازے باغ او و حریفے درمیان نہ وحد حلے

ن الذین
ن انصراف

نکرده اند خود با خود میبازد و بغیر خود نمی پردازد و کارے از خود برون نمی
سازد عجیم بین بیندانم هر که می نازد و هر که سر می افرازد جزئیت و بعضیت ندارد
تجزیه و تقسیم او نپذیرد اگر دید پدید بودے پایے نیازی دلنوازی چون
باهم آمیزند سکنت فی سرفرازی بیک قدم چون روند سوفسطائی بامرد
خدا مهره خیال بازی کند مرد محقق دست در اثبات حقایق بقوت
خود کشاده کرده و بپایے همت باستواری استاده من میگویم با این سوفسطائی
متوهم و متخیل را انکار همین است که تو گمان بردی این متخیل را که تو میگوئی
وجود خیالی دارد آن وجود خیالی را پرس الم احساس سکینی بر تن خویش
آنجا هم همین خیال اگر باشد ایلام بخیال الذّاذ بخیال وے این صورت
می گرید مینالد میزارد آرزو ها دارم که خلاص یابد هم همچنین باشد همچنین مانند
هؤلاء فی الجنة ولا ابالی وهؤلاء فی النار ولا ابالی جوابے ازانی بینیم
در صحن دوزخ هفتم برنگ سرخے بقد موزونے ببازو ها پیچ خورده و برون
آمده سینه کشیده و کشاده دستکے میزند و رقصے میکند پرسیدمش دوزخی
خندنی زد گفتم بهشتی چشمکے نمود گفتم خازن دوزخی دستے بر دست زد رضوان
چنان غنچے و والاے افزود احسن الصورت امر دشاید خبر دے ازان کل
فصلے ازان بابے قطره ازان دریا رشحه ازان آبے می ندانم چیستی از
کجائی و کدامی بکجا روی و از کجا باز آئی نام تو چیست لقب تو کدام است
بکلامے هرچه فصیح تر بآوازے هرچه ملیح تر باهستگے هرچه لطیف تر این آیت
برخواند و جواب مارا هم بران درست راند الله نور السموات والارض
مثل نوره کمشکوة فیها مصباح المصباح فی زجاجة
الزجاجة کانها کوکب دری یوقد من شجرة مبارکة زیتونة لا

شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ قہقہہ کرد ضحک علی وجہ سیدہ آشکارا داشت در پردہ استتار محتجب گشت فریاد برآوردم آہ باشد ہم گاہ بیگاہ ازین جمال نصیبہ ازین خم جرعہ وازین قلزم قطرہ من عنب فی عجیب آوازے بیصوتے وحرفے بے مکانے با ہمہ لین ولطافت با ہمہ حسن وظرافت خواست فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ہر کہ این روے را عین العیان وید زبان از بیان دل از شعور فہم از جنان اما در طلب جویان با او بودن ممکن نہ بے او صبر میسر نہ ابلیس اینجا چنین میگوید اما ابیس است بے ابلاس وتلبیس نیست رایت ربی لیلۃ المرصاد فی احسن ھیئۃ فضرب قدمہ علی صدری فوجدت حرضربہا فی قلبی اگر در دوزخ درآئے لباس ابلیس پلاس لعنت ہست در برکشی این ترک خونخوار واین سرخروے قہار را این منتقم خود راے را واین کینہ ور گردن شکن اکاسرہ وخوانین ملوک وسلاطین را تحمل ورائے برادقات عزت عکسے را شہود توانی کرد شنیدہ احباب را کہ از قسم اخص خواص نصیبے دقیق تر و شعورے عالی تر کہ چشم خواص از ان خیرہ است وگوش ایشان صممے گرفتہ است در صندوق ہانورا اندازند در قعر دوزخ دران خلہا فرو بندد آن کیانند انبیا از ایشان نشانے گویند اولیا را خود کجا آن فہم تا بدان رسند بہشت بحساب ایشان خواب است یا آنکہ با آن حور وقصور وباغ وجنان است بلکہ ہم در جستجوے وطلبند خدایا ایشان وایشان با خدا یکے نگوید کہ من او نہ ام

دیگر بگوید که من او و من نیست مای و منی خویشتنی کرده اند اینجا احتراق
نیست اینجا اعتناق نیست اینجا لذت نیست الم نیست درد نیست
درمان نیست هیهات هیهات فهیهات ایها السادات در اسفل السافلین
رفتیم شهر معمورے جہانے با صفائے پر نورے از دو جام سکان آن
مقر الله اعلم کم عددهم و من هم و ما هم چه ترا ے تو گوی از نقره کرده
اند در میانه آتش شاخ بالائے او برتر از عرش رفته و را سدره
شده است بر زمین افتاده است می نماید طوبی فرحه شگرے گشته
و اطراف او و رائے سرا وقات کشیده جوانے سپید پوستے کشاده
پیشانی پیوسته ابرو کشاده سینه کشیده کمرے جعدے دراز ے
قدے بلندے جعد گردانیده از بس بر سر ناصیه داشته نیزه
بدستش زیر آن درخت بر سر آن چبوتره ایستاده بر وے من خنده ی
زد گفتمش این همه ساخت و پرداخت برائے کراست گفت من الازل
الی الابد در جستجوے اویم شاید هم حریفے باشد باوے دست آویزی
نیزه بازی کنم بران سمند که سوارم هر طرفے که می تازم هر بارگی نیزه باز
کردم از جان او سینه اش گذرانم او بیش از ان بره گذار ساز ساخت
نیافتم کسے را که یکبارے دست من بدین بازی ها اندازد آسودگی
یابد من محمد را امید انستم که او تاب زخم من دارد در ضرب جد و کرده ام
تا بگذارمش چه بینمش آن حبیب من آن دوست من آن بهترین مخلوقات
من خلاصه ترین موجودات من آن زیبا ترین کائنات آن سرور سادات
آن محرم من آن همنشین من آن ضلیع من آنکه او من و من بد و فریاد
برآورد که آن عصایه را از من دفع کند او را چنین و چنین باشد

پشت میدہد سینہ احد میگردد اکنون این نیزہ را ہم بر سر خویش گردانم ہم بخود دارم نیست آن کسے کہ بروے اندازم ۔
تحفہ دگر اگر غم آن میخورد و لو ھلکت ھذہ العصابۃ لم تعبد فی الارض ہر گز پرستند گو چہ کم آید چہ زیادت شد یکے نظارہ این سو کن ایشان کیانند از خود آن دم نظرے بخشید اللہ اعلم چند ہزار فرسنگ در نظر آمد جہانے دیدم ہم بہم در ہم اند و ہیچ یکے جز مدح و ثناے خود میگویند سمند جنبانید جولانی گرد لطبیعت آن سو لحظہ افتاد اغنی الشرکاء من الشرک شنیدہ چہ خیال بود محمدؐ را لم تعبد فی الارض ولو شئنا لبعثنا فی کل قریۃ نذیرا محمدؐ اعتذار پیش آمد استغفار نمود فتحیابی دگر کردیم مادر فرزند را نگذارد و اورا بسینہ پرورد پستان در دہن فرزند است سینہ بسینہ متصل است لب بہم در پیچیدہ است لعاب ہر یکے بکام دیگرے میشود جزئیت بعضیت را اثبات شدہ است اتحاد ہر دو را بیک بار پروردہ است رہے بیگانہ نمودہ است یگانہ ہم نگشتہ است با این ہمہ لذت و راحت را ہم ہجر و محبت در دہن بستہ کردہ است ازین بیشتر روا نیست رہ را بر بستہ اند مادر بر پسر حرام است پسر از مادر رانیدے ندارد خوب طبعے در شہر بود بیتے از گفتار او خواجہ ما گاہ گاہے خواندے بیت

قلم بشکن ورق سوز و سیاہی ریز و دم درکش
حمید این قصہ عشق است در دفتر نمی گنجد

تمتا بر دم گفتم طرف من شوخی کردی کہ تا این دم کسے نکردہ بود پا از حد دائرہ وجود خود بیشتر بردی دیگرے پستر افتد گفت ھل ورکرد لاحول

ن بگرد
ن میدہد

ن بگو

ولا قوۃ الا باللہ

محمدؐ جاے گفتار نیست یکے از حلقہ ابدال در اثناے طواف
رہ انصاف گرفت و در داو لقسمت رفت بعد جست وجوے بسیار بردر خانہ
چشم انتظار کشادہ میدارد گفت چہ زاد گفت مسکینے دل بباد داد عرض
واقتصار کنارے بس ہلہ تو دستان کشا و روے فتحیابی بین درکشودہ
شوخے عیارہ ناخدا ترسے مستے سرافرازے باہمہ تمسخر و بے نیازی خندے
زدزان در بیرش سید درکنار خودش کشیدہ بہ آوازے ہرچہ دلاویز تر بکلامے
ہرچہ فصیحتر فریاد براورد اِنی انا اللہ لا الٰہ الا انا تا خواہد از و بدو گیرد
وخود را بدو دید نہ او بود و نہ او بیت

من بودم واو و دگران جملہ در محو — حاشا کہ توان گفت کہ جز او دگرے بود

ابدال مسکین بدحال شد زندیق ملحد گشت ملحد از ابیشوا شد مغان را
امام گشت جہودان را دست ایستادے پیش گرفت نصاری را بنہ وحمایت
شد بادین احمد بیزاری پیش نہاد احمد و احد عیسی و موسی و ابلیس و آدم
و دجال و سحر و افسون و کلام اللہ و اسم اعظم در یک قدم دم زدہ اند و ہمہ
در ہاویہ ہویت گم اند لن یلج ملکوت السموات من یولد مرتین
الولادۃ ولادتان ولادۃ طبیعیۃ وولادۃ حقیقیۃ ولادت
یکے است طبیعت بحقیقت بازگرد حقیقت طبیعت شود این دوم
ولادت باشد مادرے پسرے زاد درکنار اضطیار داد قفل شکن دایہ شد
سینا رسام اتابک گشت کودک را در ربط کشیدند پرورش ازین جہت
شد ازین زیادت زیادت باشد چون بلوغ شد چنان گشت کہ
خود را خود یاد آورد عالم بسود و زیان خویش شد مراہق گشت ہواہا

از دریچه عکسے و پرتوے بروی انداخت سر بمبلغ بلوغ کشید درین نوبط اگر تعلیم غلیمے گرفتن ادبے آموختن حکمتے و مصلحتے باشد ہمچنان کہ کودک درگاہوارہ بود ہمچنان بر مرشد افتادہ اند زہے کمالے کہ ورائے آن کمالیت تصور نتوان کرد قطبی اگر شغلیست قطب مدار اقطبی شاغل وقت او باشد آنرا کہ دو بار نزاید بجد اثر سدی توان بے طعام و آب ماندن از سر جاہ مال و ہوا توانی خواست قطبی را ہم توانی در باخت عاشق معشوق را انتظار کرد معشوق عاشق را خواہان نہ نہ این او را خواہد نہ او این را فجاءۃ و ولبغتۃ دیدم ہر دو بیک و یک اند ص وَالْقُرْاٰنِ اشکے می برد ق وَالْقُرْاٰنِ اشموے گرفت دعوی ہر دو بباب العلم برند مدینۃ العلم مصدقے فریضہ مطلوبے دارد دربان این درگہ دائم دربستہ باشد از درون سخنے شنید در کشود تمام را بر دم پر مالا مال دید عجب بر عجب افزود الست بربکم بحقیقت بلی آمدہ است قالوا از جہان قیل و قال بیش نیست نفی نفی اثبات کردہ است چو منفی منفی شد آن منفی مثبت گشت بیت

صبحدم می گفت مستے کای دریغ خانقاہ خانہ خمار میباید گذاشت

شنودم نجم کبری با محمد بغدادی شطرنج بازی می باخت بیک عہد و بحد بود صورت دیوے موجب ہدایت مجدے شد ان اللہ خلقھم سوطا یسوق بہ عبادہ الی الجنۃ ہار سبلہ را ہمہ رہھا بر بند یک رہ بضرورت بلا مرجح ترجیح اختیار افتد دختر سپید پوستے حیفا مقبلۃ عجزاء مدبرۃ بدو نشان دہند سر دو عرا ید و نسبت کنند ابرو او را قبلہ مغان خوانند و رخسارہ

اور اسجد جہودان کردہ اند بت پرستان وحدہ لاشریک لہ میگویند
قوی ترکیب است حسن شکلیست نازنین است کبک روش است
جہانے درپس جعد وسرین اوست کسے راپیش ازو گذر نیست
چشمک اوطرفے احاطت میکند طرفے امانت می سازد لحظہ دگر
حیات می بخشد بیک خندہ اوریاحین وگلبنان ہمہ را تازگی
دادہ است بوے حبیب او جہان را برآوردہ است بہ سروری
میگوید کہ زہرہ بہم دستے نشاید رقصے میکند فلک از گردش خویش
ایستادہ می نماید گاہے زیر لگد آرد کوہم سازد گاہے پرتابم کند ذرہ
ذرہ بذات ہوا دہد گاہ بقہر وعزت چنان شاید کہ در چشم سرمہ کشد
گاہ بجمع آرد محمد ؐ نام نہد اگر درین بیان الٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ
راشرح دہم ترا از تصویر این صورت واز تخیل این خیال رہ فہمے
پیش آید در بدائے امر تا چہ اتفاق افتاد بیکے خود را از خود بدر بردن چہ
معنی داشت تو گوئی خواست در زیغ وضلال اندازد دیدی
یوسف میگوید رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ
تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ج فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ
یوسف با ہمہ اندوہ واسف عما سلف کہ داشت سببے آنکہ ملک
ومملکت دستگاہ وبسطت پیش افتاد این مملکت را بآن ملک
ابد دولت را بآن لذت مقابلہ نکرد بوہم وخیال بازنسپرد آنکہ
چیزے تصور کردتا زبان شکرت کشد اما چنین دہم میرود تَوَفَّنِیْ
مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ہمہ را یک گرہ بستہ می نماید یعنے

آن واین ہر دو در صلصال ہمین تحقیق ولقین اند دوام این شعور را لازم مراین حال را والحقیقی اشارۃ فرمود این شہود دایم است ہمہ مستغرقند اما ذائق فائق دیگر است الکفر والایمان حجابان بین الرب والعبد فوق العرش چہ باشد یعنے ہمہ وجودات حجاب اویند یکے ازان حجب عرش است کفر وایمان از حجاب عرش بالاتر دید یعنے دم سالک بقدم سلوک تا عرش رسید پیشتر ازان دو حجاب مانع آمد کفر وایمان کفر باز گرداند ایمان ایستادہ دارد پیشتر شدن ندہد بیت

تا ایمان کفر و کفر ایمان نشود یک بندہ حق بحق مسلمان نشود

آن نازشیوہ ناک آن گندم گون بے باک آن شوخ چالاک آن دزد نوش صاف پاک بے باک آن قلندر روش بے رہ آن صوفی خضر خالے سیاہے بر رخسارہ است صورت کفر با آن نور وصفا کہ دارد ودر جیب ودامن خویش نہادہ گرد گفتمش با این تنزہ وبیزاری ترا با این کار چہ فرمود مرا باہر بار صد کار وصد بار است اغیار را نیز در مصالح من یکے از ایشان شمار گفتمش مقصود وغرض وحاصل گفت ترا با این چہ کار وبرسر من کہ رسید کہ تو رسی غور مرا کہ دید کہ تو بینی آنگہے کہ ترا بدریا فرو بردم بعد چند ہزار سال قعر گرفتی گمان بردی کہ بانتہا رسیدم من تحت نظر کردم جنوب شمال قدام خلف را نظارہ شد بچند ہزار مرتبہ ازان دریا کہ گذاشتم عمیق تر ودراز تر وفرو تر فراخ تر دیدمش پس آنکہ از وفرو بردم بچند ہزار سال دیگر رفتنش ہم ہمان بود یا نہ بچند بار بچند دریا فرو تر رفتی پس آنکہ نعرہ بر آوردے ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ

الظَّالِمِ اَهْلُهَا برآوردیم ترا اکنون جز این تدبیر نباشد ہر زمان و ساعۃ
ور د حال تو ہمین بود رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ
لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ مادر مریم از خدا پسر
خواہد قبولش این بود دختر دادند بہ از پسر دیگرے ہدایت آن باشد کہ دران
ہدایت وہم ضلالت نبود شے واحد را ہم تہدی ہم تضل گوی ہدایت
کجا شد نہ آنکہ این ابتلا باشد برائے چہ باید گفتن بَشَرًا سَوِيًّا تا محی الدین
اینجا گمان و ہمے برد نصاری اقانیم ثلاثہ گویند نفخ روحے بود نفخے
شد مریم را ازان شعورے نہ اَنّٰى لَكِ هٰذَا خبر نہ دارد زکریا را ہمین دستور
نشد بِغَيْرِ حِسَابٍ قدرت نیست اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ جملہ تخصیص بہ تعمیم شادیت مشیت نیز تخصیصی علی حدہ است
از خلقت عیسی پرسیدم گفت نورے بودہ آمدہ ام مجرد از صورتے و ہیئتے
مرا تصویر کردو سوے خود خواند ہر چند بے دعوت رفتم ماندہ ایستادم
گفتمش بودہم الاان یتمسرج بالماء والطین باز گردایند ثم و ثم تعلق داد
خوردن آشامیدن از و آموختم چنانچہ صورت من دانستی مردن و زیستن
من ہم بدان قیاس کن صورت من بلا و جان من شد تعین و تشخیص من
محن و فتن بر من افتادہ ہمان تعینے کہ نور مجرد بودم از یگانگی و ہمزانو
و ہمسایگی بدر بردہ بود نامے دگر نہادہ بودند تعین و تشخیص بلائیست
کہ ہرگز رفتنی نیست خود پیچ در پیچ افتاد از ہر طورے گذشتن از عرش
و کرسی از چنین و چنان و فلان بہمان تا آنکہ درین غبرا و را در آوردند
کافور رنگ سپید بوے لطیف دارد سینہ دلیش کردند بدر ساختند
تا این اد بار پاے بند او شد از طیران باز ایستاد بسیار شعبدہ گری

آموخت تو شنیدہ حیوانے از گل میکردم فف میزدم طائرے می نمود جہانے را گمراہ کردو آنکہ ہدایت یافت باحقیقت من نرسید غایت گفت عبد اللہ کلمۃ اللہ روح منہ از من خبر ندارد مردمان نماز جمعہ می گذارند یکے در محراب شستہ روے پریشان آوردہ چگویم با تو کہ میگوید شستہ چہ می باز دا ین نماز شما و تسبیح و تلاوت شما بدین و با آن نیرزد انا للہ وانا الیہ راجعون یعنے چہ گمان میرو داز بغداد رفتن بچند روزے و ہم بہ بغداد باز گردند بعد از چند دیرے یا انیست آمدنی و باز گشتنی بر صورتے و اعتبارے نبود جبرئیل کہ باز گردد و بعد زمانے باز آید کما غاب حضر چنین گویند نیست زمانے ابلیس و آدمی نیست فرعونے و موسیٰ نیست عیسیٰ و دجالے نہ محمد و ابوجہل نہ حسین و یزید نہ ہستند ہمہ ہستند اگر بنامے نخوانند آن کارے دگر است آمدن محمد از اجمال بتفصیل بود و باز رفتن از تفصیل با جمال عشق بصورت طاوسے شد بر کنگرہ عرش نشست باہمہ تعزز و تعالی برسم متاع البیت یشبہ رب البیت ندا بر آوردہ اثبات الوہیت میکرد میگفت انا اللہ لا الہ الا انا این ندا را نبود جانے کہ نشنید ہمہ گوش تیز کردند احساس قایل راہر طرفے نظر داشتند ہردو بال را برہم زد ہر دو پر ہارا افشاند حجابہ النور ہمہ عالم را گرفت ابصار خیرہ گشت الصار را مبصر نماند سر بانقیاد نہادند رب لا تذرنی فردا ہر یک میگفت از اضطراب پروبال و حجب بر حجب افتادہ است جز خیال جمال نظارہ نیست لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ہمہ گمان ہا را بے گمان کردہ است طاوس دانند مگر بر کنگرہ عرش است او نشست

این

وپرید بر ہر کنگرہ احاطت دید خود رہ طیران سوے ہوا گرفت در آشیانے
فرو نخواہد آمد ادراک او در حوصلہ عقلے نگنجیدہ است او در قفص بنیامدہ است
او صید کسے نشدہ است او در دام نیفتادہ است او دانہ نچیدہ است او
خلخال ابدی در پائے دارد او سوار دیمومی بر ساعدین دارد طوقے
ازلی در گلو کشیدہ است تاج تنزیہ سرافرازی بر سر گرفتہ است او بدست
کسے نہ نشستہ است او وقتے کسے را شکار نکردہ است او شکار کسے
نبودہ است او از ہمہ بیزار و ہمہ بخیال گفت و شنید گرفتار در اثنا
طیران یک پرے از وے بارادت وے طرف آن چند درماندہ
وحیران کطویرۃ صغیرۃ طرائے کرد ہر یکے بوہم و گمان خود زبان نشان
کشاد و لاحول ولا قوۃ الا باللہ قطرہ را با دریا چہ نسبت رشحہ
را باز مہر یر کروی چہ کار اما ہان از ان یک پر چند نوع رنگ آمیزی شد
کافر گفت نقطہ سیاہے پر اقے روشنے نیکوتر دیدم بیت

ای کفر چہ چیزی کہ معان از تو بلا فد   مسکین چہ کند گر بت پرستی نکند

مومن طرفے دیگر دید سپید صافے شفافے عکس پذیرے ولا ویزے رہبرے
رہنمائے ہر چہ خواہد در ان بیند ہر چہ خواہد از ان یابد یکے چنین گفت
انا فیہ دومی هو فی۔ لیس هو فیہ ولیس هو فی معجزہ
موسیٰ منکا دل او ہمہ کار او معین دیدار او ید بیضا و عصا شد
موسیٰ را قوۃ معجزہ کہ از ان بیضا محمد را از ان بدر بردند مہر نبوت
در پس انداخت عصا را در گوشہ نہاد سخنے و بدلے راست ایستاد مگر
پر آن طاوس پر بد یا قوت آن طاوس بود کہ ہمہ ران طاوس و
حوصلہ او گم گشت باوے لحجم و دم شد اشتباہ و اشتباہ از ان عبارت

کردند کنت نبیا وآدم بین الماء والطین ہم ازین بیان تیغے
وتیتنے شد فعلی [۵] ہذا محمدی را با محمد بمنقار لطف و مرحمت برآوردزان حکایت
کرد محمد دریاے باشد موسی یک موجے ازان شنیدہ وقتے آن طاؤس
دران دریا افتاد محمد آمد بے محمد آمد با محمد آمد از محمد آمد در محمد آمد محمد محمد
نماند طاؤس برخود محمد را باز بخود برد از برخود باوے باخت محمد خود را
عین طاؤس یافت لیکن باآن طاؤس رنگ آمیزی باقی بود ہم بدین قدر
کفایت شد آن رنگ نمونہ کہ انموذج صد فتنہ و شیوہ است با محمد آمد
طاؤس فی غیب غیب رفت محمد بعث بشری نمود باین ہم اشارت آنطرف
بدرہی بر و ماکان محمد ابا احد من رجالکم بیزاری درستے میدہد
ولکن رسول اللہ باشما ہمین نسبت است تو میگوی جبرئیل بصورت
دحیہ کلبی آمدے وشنیدہ کہ بر لوط فرشتگان بکدام صورت آمدند محمد
فرشتہ نیست ونسبتے ہم بدو ندارد اما قدوسی قدوسی طہری طاہری سبوحی
سبوحی بر تو پیدا شدہ اما من نام او بر تو بخواہم گفت کہ او کیست من طرف
خویش ہم گفتہ ام واگر تو فہم نکنی بدان مانی انگشتری بہمین بہایش چند ہزار
درشت کردہ حکیمے رمالے عاقلے را پرسید گفت درون دست من
چیست رملے زد نقاط را جمع آورد صورتے را پیدا دید گفت چیزے بیش بہا
گفت نیکوتر بین گفت چیزے روشنے گفت نکوتر بین گفت چیزے کہ
بدان جمال خوبان باشد گفت نکوتر بین گفت درمیان سوراخ دارد
گفت از نام او خبر دہ حکیم عاقل مرد باتجربہ با ہمہ فکر و اندیشہ فرمود بتحقیق و

ن نسخے

ن از خود

ن نفت

---

۵ در کتاب قدیم این عبارت این چنین است بفعلی ہذا محمد دریاے باشد موسی یک موجے ازان شنیدہ وقتے آن طاؤس دران دریا افتاد محمدی را با محمد بمنقار لطف و مرحمت برآوردازان حکایت کرد۔

تعین خویش باستدلال دریافت کرآسیا باشد من تقصیر نکرده ام اما خدا ترا فهم دہد
محمد را عبداللہ و اٰمنہ نزاده است محمد را ابو طالب نپرورده است محمد خدیجہ
و عائشہ را زن نکرده است محمد را رخسار و دندان کس نشکست و ایم اللہ
محمد رسول اللہ محمد را کس نشناختہ و او را کسی ندیده است پرده
کرده کہ الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری بران پوشید ہمہ را بمحمد و محمدی
مشغول کرد و خود از میان نہ اینجا نہ آنجا نہ این نہ آن طویره با سلیمان گوید
اَحَطْتُ بِمَالَمْ تُحِطْ بِہٖ غوکے موسی را در غرقاب حیرت انداخت ہر نفسے بر آورد نی
فرود آورد نی کند موسی خود را در غرقابے دید کہ سال آن تصور او نمی آید از ان طاوسے کہ حکایت
بنیاد نہاده ام نباید کم کرد در فضا و را طیر انکم نباشد جز گرآنکہ ہمین گوئی شئی لا کالاشیاء
دران فضا حرکتے ظاہر شود چنانکہ ہوا بجنبد وجود ماہئی پیدا آید تا بکدام صورت
حجاب نماید طاوس شاه مرغیست بہترین تمثلات و تشکلات است و زیبا تر
استار و محجلیست او صورت ندارد صورت او حجاب او باشد عائشہ را ست
میگوید ولو کنت نبیا العالمتنی کما تعامل الانبیاء مع نسائہم ہم
ازین سخنے بود اند لیو سوتی انک لست بنبیی قال او بلغت ھذا قالت
نعم قال شنشنۃ اعرافہا من اخزم عادت در بارهٔ نست من ہمین دانستہ
ام اگر تا اینجا رسی زہے کہ توئی اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا فَکَفَرُوْا اگر استہزا این بود
کہ بشر ہدایت کند ہم کفر باشد و اگر برائے ہدایت را گویند بشر نشاید ہم کفر باشد
محمد در شب معراج پس آنکہ جبرئیل را گم کرد براق بر پرید و رفرف از میان
رفت محمد ماند آنجا ماند کہ جا نبود محمد در مکان لامکان ایستاد را امکان
نداشت محمد را نیز آنچنان کرد ند کہ مکان لامکان بود محمد را امکان امکان
شد پس آنکہ باز آمدن از و بر دند کلا و حاشا آن حقیقت بود با این حقیقت

بحق خود ثابت است آنکه تو بران آن توی تو همین و هم توی تست محمد بتمامه و کماله آنچنان که بود هست هست ما یمسکهن الا الرحمن با این همه حرکات پر و بال و با این همه صباحت در هوا میگوید این جز فعل خداوند نیست موسی پرسید تو کے باز خداے میداند هو الازل هو الابد لا ابتدا له و لا انتهاء له اما از خدائی پرسے مرغے از زر همه دنیا و هفت چند همچون دنیا پر مروارید قدر رشته زر قش بعد شمس ماهے یکدانه عمر هم بر قدر دانه مروارید آن شهباز همین خورد از نابر خورداری ترسید نالید گفت الٰهی عمر من کم شد دانه بعد سالے فرما آخر وقت جان میداد و میگفت افسوس آن قدر نزیستم کزین حیات خویش یادگارے باخود برم وما امرنا الا واحدة کلمح بالبصر با این همه عوام و شهور و قرون در پله نه یک وزن هین این لمحة البصر بیک چشمک همه را طرفة العین ساخته است بود آدم چند هزار سال از محمد مقدم بود شهود وجود محمد در پرده استتار غیرت مختفی می بود یکبارگی چنین اتفاق افتاد جمال خود را بصورت آدم تجلی کرد بر تخت ربوبیت تجلی فرمود فسجد الملائکة کلهم الا ابلیس بدبخت ازین تلبیس چیزے آگهی داشت اما یک چشمش کور است بد الست اوست با همه سیاز دو بالیس نیز دار و بار دیگر شیوه دیگر بنیاد نهاد چه دانه گندم خوردی فبدت لهما سوأتهما عیب پوشی میکنند با این همه یکلم الله شفاها است ان الله هو السمیع البصیر همه چشمها و زبانها بر بسته است هود میان آمده است همه چشمها را کور کرده است و همه گوشها را کر گردانیده است اوست همه زبانها میگوید اوست همه گوشهای شنود اوست همه پایها میرود اوست همه چشمهای بیند او را از خود باخود دوم نباشد هان اضافیات

ن نیست

ن اشیا از ... چند ... نان ... قدر ... ن ...

ن یکبارگی

ن خورد
ن بکلمه

بنسبت من و تو مثالے فرض کن دریا و وجود اتے کہ ہم از ان دریا رستہ ہما بجا ماندہ
وہما بجا بودہ آنکہ ایشان می بنیند آوازے کہ ایشان میکنند ایشان نمی کنند
دریا میکند قوتے کہ ایشان میخورند ایشان نمیخورند دریا میخورد محمدؐ را دران
مکان لامکان مثال برقے وژالہ و آن ہمان لامکان صورت مکان نمود آن
گداخت صورت لباسی از وے بدر شد لامکان بود لامکان ہست باز دیگر صورت آدمی گذاشت
شیث در بر گرفت علی ہذا در غرقاب نوح لوح را محمدؐ سر گرفتہ است ہمہ
باشنائی اوست کہ نوح رہ نجات یافتہ است ابراہیم را محمدؐ خلیل اللہ نام
کردہ و دوست گرفت بر آن طاوس باخود داشت در آتش کدہ ابراہیم
ہمان پر را افشاند آتش را کُونِی بَرْدًا وَّسَلَامًا فرمان داد لوط بِرُکْنٍ شَدِیْدٍ
ہمو قوت بخشید ذرہ از ان تجلیات پر تو آن اکراس آن انوار بر موسی تجلی
کرد و بدلش چگونہ بنت فریاد بر آورد در ورائے استار ہمو می گفت
وَخُذْ مَا اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشَّاکِرِیْنَ قدم بر بساط بر اندازہ خود
نہ تو ہنوز خود با خود باشی با جمال احدیت چگونہ یگانگی توانی پیوست با مریم
صورت رحمت شفقت نمود فَتَمَثَّلَ لَہَا بَشَرًا سَوِیًّا بدان حسن و جمال بودہ
محی الدین ابن اعرابی آنجا خیالے باخود پخت آن دیگ سودائے اوست
ہیچ بالحم و دم مریم انضمامے و انتظامے نکرد در آمدنی و بیرونی شدنی نبود
اتصالے و انفصالے نہ روحے از روح روح و از عالم غیب فتوح بصورت
ہر چہ تنگتر و نرم تر ظاہر گشت محمدؐ را می بینی خود را نام عیسیٰ کردہ است کسے را
می رباید و کسے را می راند از گلے صورتے میکند جی پراند ہمبرین قیاس
تا آنروز پیدا شد زمانہ آخر گشت اطوار منتہی شد آن دور آمد کہ آغاز دور قمر نامند
کہ او بسیار نسبتے با آفتاب نسبتے و سر و کارے دارد لباسے کہ در بر کردہ است

ن پر نور از اعمال

شاید از وزیبا تر نماید محمد اقرب من ربه کالقمر بالشمس محمد میگوید
خلق آدم علی صورة الرحمٰن مه با صورت شمس بچیزے مقابله می برد
والخلیفة کالمستخلف ضرورت است محمد نورے نالے دارد
اگرچه عکس است ولے خنک تر است زیبا تر است آسودگی در پس روئی محمد
است از وکسے بیاساید و بیاسوده است او سوزنده است او فروزنده است
خواهی از جمال آفتاب بیشئے مستا بر خوری مه به انظاره کن مدانی عکس آن
از عین شخص نقشے دارد مه برآید غره باشد اندک اندک بر می آید تا بکمال خود
رسد بدر دولیة القمر لقب و نامش نه سپس آنکه بزلال گدائی از
غرر در ربود و از در تسع و اربع عشار عشر بعض اکنون نقصان بیش افتاد نقل شد
وادی بر آمد هنادس آغاز شد ظلم نمودن گرفت هان وهان قمر محمد غروب
کرد نور احمدی فرو رفت بر آمدن را جا نماند شنیده بدا الاسلام غریبا
هان وهان اکنون آن مه بر می آید تا ایام دولت ظلوع او شد هر روز روشن تر
بر آمده تیز قوی تر لیظهره علی الدین کله اذا جاء نصر الله مثل و مانند
این ندا می دهد بر می آیند میخوانند تا آنکه این مه طالع شده را هنگام آن پیا
افتاد بسلامتے یا تینی رسول ربی فاجبت دعوانی بحق شد میگوید
بعد ازین صحابه خود را تا چه باشید برمن تا چها کنید شروق این نور قمری را
هر روز بکاهیدن و گم گشتن نشان میدهد ضلال فتن هم ازین حکایت
میکند تا این بدر منیر در سرا و اسرار افتد ثم نفخ فی الصور آنکه لولاک لما
خلقت الافلاک اے محمد همین تو بودی همین ترا گردانیدم و همین ترا
داشتم اکنون باز برم چند این صورت روی را با خود نمایم و یکے برخود گیرم با خود
بنخود دیدے باشم گفتے وشنیدے کارے و بارے وصلے و فصلے قربے و بعدے

تن سالی

فاجبت بحق

چندے

درمیان نباشد عجب کارے کمال انفصال و اتصال چه قیامت قایم شد نفخ صور شد عجب نفخے یک کرتے همه را بمیراند و از آنچه بودند همه را از آن برد هیچ چیز را چنانچه او بود نگذاشت نفخ دوم چنانچه بود در بود باز گردانید هم چنان ساخت شنیده بعیسی نفس زند تا آنجا که نفس او رسد هر کافرے که هست بمیرد این نفس هم از آن نفخ اولی است بدین هم یقین داری که عیسی صورت از گل پرداختے و در وے نفخ کردے طائرے زنده شده پریدے این نفخ هم بدان دوم نسبتے دارد اما جزوی و بعضے فیض و استفاضیتے می باید دانست نفخ یکیست اما در شے نفخ کنی تمام او بیرانی انبانی که هر دو طرف سوراخ از یکطرف فف کنی هر چه در ان باشد بدوم طرف بدر شود همان انبانچه را یکطرف بند دوم طرف نفخ کنی هم درون مانده پر شود وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ هر دو نفخ را بدین دو مثال تصورے درستے کن ازین نفختین یک که ازین نفخات از روے حق و حقیقت اهل تحقیق را سرے هر چند روشن تر روے نموده است ترا می گویند این جهان و آن جهان و هر چه هست درمیان کفار و فجار و فساق و خرافت و عرفا و علما و صلحا و انبیا و اولیا همه بر باد هوا بیک فف بپرند بیک فف بدر روند تو خبر نداری که ترا در کدام گرداب اوهام انداخت نمیدانی همه هیچ اند هیچ اوست که اوست ای محمد بسیار خواستمی تا در وسع تو باشد این سخن کم تکنی همچنین با خود این دیگ سودامی پختی که این قدم همبرین دم تمام شود الله اعلم تا چه قدر شدے امشب که شب دوشنبه پانزدهم جمادی الآخر بتاریخ سنه ۸۰۳ ثلاث و ثمانمائة فرزند که مولود از سر نسب و موجود از صلب نسب مستر شدے طالبے بشیر نمیگویم ازین سخن که پدرم گمان برند که رعایتے و عنایتے دارد و اگر نه گویم که دانشمند

[ن نفخ] [ن خراق] [ن نفخ] [ن نفخ]

که در ده طهیرا جتهاد قدمے استوار نهاده است و در حقایق و معارف بدان مرتبه باشد که در دقایق این کار و حقایق مردان کبار کم باشد و هرچه گوید و شنود و داند از مشاهده و معاینه او باشد اگر او مرا بسر نبودے من ابریق کشتی او هیکردم نیک نفسے صاف دلے پاک چشمے کاملے مکملے راشدے مرشدے آمد من در املا این بودم در مجلس نشست از مستملی استفسارے کرد چندین جزو شد مستملی عرضه داشت ده جزو و کتاب مهو این ده جزو بیست جزو شود و در دل این فقیر حقیر مسکین مستسکین ضعیف نحیف آواره در مانده از خود افشانده در دمند ستمند را تاملے افتاد که بسیار گوی بسیار گوی است هان و هان بس بیت

سعدیا بسیار گفتن عمر ضایع کردنست وقت عذر آوردنست استغفر الله العظیم

بسم الله الرحمن الرحیم

فصل بسیار باشد که عاشق غرق دریائے عشق بود و با این همه خود را اندکه من عاشقم منکر عشق بود بسا باشد که عشق حرف و از گونه نویسد و سطر و از گونه خواند نقیض گوید محمول بے موضوع مراد دارد بسا باشد عاشق را عشق چنان غلبه کند که معشوق هم گم شود بسا باشد عاشق معشوق را در بر گیرد و از بوسه و اعتناقے برخورد از عشق فارغ شود بسا باشد که عین وصال موج دریائے عشق از غیرت عیوق در گذشت هرچه وصال بیشتر شد عشق و شوق غالب تر آمد هرچه آب سرد تر بود بیشتر خورد تعطش دو چندان تر بود بسا باشد عشق در نقصان افتد و عاشق آن مزید نالد بسا باشد معشوق عاشق شود و عاشق معشوق ولے معشوقے سرافرازے بے توجہے شوخے بے روئے هیچ مرادے رسیدن ندهد بسا باشد عاشق

از فیضان عشق دمن مثلی ورب العرش محبوبی سرافرازی کند شاید گدائے مبتلائے شاہے شود گاہ گاہے آن گدا سرفرازی ہم کند گوید کہ آن شاہ جہان معشوق منست بسا باشد عاشق باختیار ہجران گزیند بسا باشد عاشق از وصال نالد بسا باشد عاشق باختیار خویش از شہر معشوق سفر گزیند بسا باشد کہ عاشق و معشوق بہم در یک بستر باشند و ہیچ یکے را از دیگرے شعورے نہ و لیکن بذوقے نیروی بجنگل گداختہ است امّا موجب معلوم نہ اگر معشوق خشم گیرد تدبیر عاشق چیست ضرورت باشد آن بباید کرد او راضی شود وگرنہ ہیچ راضی نمی شود خشم بباید بست صورت او را متخیلہ خویش منقش باید کرد تا بجائے کار رسد و آن خشم گرفتہ تو آن بیزار گشتہ تو شب و روز در کنار تو بمراد تست میدانی کار کجا کشید انت مصیطر علیہ ولیس ھو المصیطر علیک و بسا باشد کہ عاشق معشوق را دشنامہا گوید و لیکن قبیح ترین و شنیع ترین دشنامہا معشوق بدان خوشتر گوید از بس غلبہ دوستی از بس کہ مراد مشتاق مراد است و آن بدام او نیست او آن خواہد کہ ہیچکس را دون نتواند ہر آئنہ دشنام گوید موجب بسیار است مرد عاشق را این قدر مونہ باشد بسا باشد کہ عاشق از بس احترام و عظمت معشوق وصال را نظر ندارد اگرچہ از بہر لحظہ می سوزد اما دور باش ادب مانع طلب مقصود می شود کار بجائے کشد کہ محروم ماند بسا باشد عاشق از معشوق حظ وصال جوید و آن موجب رد و طرد او گردد گاہے چنین ہم باشد کہ معشوق دو چیز پیش عاشق آرد در ہر دو اعتبار اگر اعتبارے رعایت میکند بحسب دوم اعتبار ماخوذ میگردد و کذالک العکس چنانکہ ابلیس و آدم ابلیس را فرمان شد کہ سجدہ کن

ابلیس را دو کار پیش افتاد سجده کند یا نکند اگر سجده کند شاید این مواخذه کنند
ترا با ما دعوی عشق و محبت چه باشد که سجده پیش غیر ما کنی و جبهه خویش پیش
او سائی و اگر نکند گویند بفرمانی ما کردی اگر ترا در دوستی ما صدقے بود فرمان
ما بایستے بجا آوردن این حالت مشکل ترین حالات عاشق باشد بسا باشد
میان عاشق و معشوق در افتادے و گفت و گوے و دشنامے رود عاشق
و معشوق در عین وصال باشند هر یکے اخلاصے و اختصاصے سلامے
آرد هر یکے خود را فدائے دیگرے می سازد ولیکن میان این دو آشنا که
دعوی اتحاد و یگانگی می رود و ایم الله چندان بیگانگی است که از شرق
تا بمغرب دور تر باشد معشوق عاشق را وعدهٔ وصال کند و خلاف بازد
عاشق نسبتش بظلم نکند گوید همچنین بایستے میگوید وعدتنی و لا تیفی
عاشق خسپد تمنا کند خیال معشوق را بخواب بیند معشوق بدان راضی
نباشد عاشق را زحمتے شود و از زحمت نالد معشوق بر حرف صدق
او خطے درکشد عاشق همه روز خسپد و همه شب خسپد فراغ چشم کشاده
ندارد موجب دلش بیک خیال قرار گرفت و دماغ مسطوب از خواب
افتاد اگر بجنبانی بیدار شود عاشق را همه روز خور و خواب قرار نباشد
خوردنش چیزے خفتنش غنودنے قرارش چون دانه بر تابه عاشق حیات
را دوست دارد عاشق خود را مرگ مفاجات خواهد عاشق خود را
زحمتے طلبد عاشق خود را با صحت و تندرستی و با قوت طلبد عاشق
خود را آراستن باشد امیدمیدارد چنانچه او را امن دوست داشتم
یحتمل بنوعے باشد که او را از من تنگ آمدنی بنود عاشق همواره در سحر
و جادوے و طلسم مستغرق بود عاشق البته با کسان معشوق آشنائی

ن مرطوب

ودوستی ورزد با ہر یکے اختصاصے کند چنانکہ ایشان اورا از ان
خود دانند و در غم و شادی اویار باشد عاشق در کوے معشوق بسیار
تزویر کند عاشق مکر و حیلہ بسیار سازد عاشق صلاح و تقوی پیش گیرد
مگر معشوق از شر او امین شدہ نفسے با ہم شنید عاشق گہے دروغ
گوید یک ورد منزی خود در ادہ کند عائلہ ہمیں گوید اگر این دم مراد
من ہمن نشد ہمین دم میرم و شاید سالہا بخریدار اندیشش جز این
نیست عاشق خود را دیوانہ سازد بہیچ غرضے در کوے معشوق میگردد
اگر پرسند گوید دیوانہ ام عاشق را شر طیست سحر گاہے نالد و آہے
زند عاشق از خویش و خویشاوند بیگانہ است ورہ روی بیگانگی
معشوق نہ عشق عاشق نہ بدان آتش سوزد کہ خاکسترش شد
بباد ہوا پراگندہ نہ نہ کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ
جُلُوْدًا غَيْرَهَا **فرد**

اے شمع مپرس از و صالت ۔ می سوزم و می سوزم و می سوزم

عاشق را قوت ایستاد نباشد ہر بروے کہ ناوک عشق رسید بے شبہ
افتاد افتاد قابل ایستاد نیست عاشق کور یست و کریست عاشق
دینے دارد بر مذہبے رود مذہب او دین اور معشوق است عاشق
را رخسارہ زرد باشد چشم تر باشد لب خشک دم سرد سینہ گرم تن نزار و
خواب و خور کم عاشق بدرد عشق میرد بالعان راہ گویند فسوس مسکین
از در دبر نخورد عاشق فاسق نباشد فسق او بیفرمانی معشوق است
عاشق کاہل نباشد۔ عاشق چالاک و سبکروح بود عاشق عاقل ترین
مردمان باشد عاشق بلیشرم باشد عاشق در کنج خانہ در خلوت ماند

ن نمایہ

عاشق بر سر کوچہ و بازار نشیند عاشق در باد یہاد گو رہا و در غار ہا باغند
عاشق ذبول د خمول اختیار دارد عاشق مرد با آبرو باشد عاشق نام
و ننگ دارد کہ بغیر از معشوق پرداز دعاشق بشرف نسب نازد عاشق
خفتہ باشد و دلش نام معشوقہ ہر چہ یا واز بلند تر گوید کہ حاضران مجلس
بشنوند عاشق مسکین اگر با حترام گراید لعلہ یحجرم اگر با فتخام گراید لعلہ
یطرد عاشق دو جا عشق را بکمال خود دید قھر اینجا پیدا آید اشرفے
براخے و اخے براشرفے گلخن تابے عاشق ملک و محمود شاہ عاشق
ایاز عشق میدانے فراخے دارد چوگانے برقیاسے بر دست عاشق
دادہ است گوئی سبکی پیش داشتہ حریفے نہ کہ گوے از میان بروآن
شہسوار تنہا می بازد و در حال است بر می آید عاشق بے معشوق
نزید یا او یا خیال او یا یاد او عشق قوت از عاشق گیرد چیزے از وے
بادے بدو نگذارد و بدین کجا میسر شود با معشوقہ ہم ہمیں شیوہ می بازد
نہ عاشق ماند نہ معشوق ہر دو در حوصلۂ عشق نیست و نابود گشتند لحم
و دم شدند حسن از عشق پیش دستی نمودہ است عشق دعوی ثبوت
قدمی دارد اگر من نباشم ترا کے خرد او میگوید اگر من نبودم تو کجا برآئی
عاشق در باغ و صحرا رود نظارہ سروے و گلشنے ہم کند ہر کرا عاشق بیند
بنام معشوق خواند بادشاہ بر تخت سلطنت عدلے و فضلے قتلے و بذلے
با مضاے رساند وزیر بر عزۃ مسند مجلس ساختہ کارانی و کاردانی روان
میدارد دربان چوبے بدست گرفتہ در منعے و اجازتیست قاضی
بر سر محکمہ ہر حیلہ و رشوتے را دفع میفرماید مدرس فتشے پیش افگندہ
و چندے در فتیان نیز پیش او در سلمتائی دکا کلمی قصاب در ربر تید گوشت

ن آمد

ن رفتے

ن فریان

ودر وزن ودر فروختن آن غله فروش باغبان واکسابے دیگر همبرین شیم عاشق
را نظاره شو مسکین مجنون سر بر در لیلی نهاده هان دهان

نظم

دو هر دو جها هرچه شود گو شو گو — وز دور زمان هرچه شود گو شو گو

مشغول بحق باش ببرا ز دو کون — وز سود و زیان هرچه شود گو شو گو

عاشق را اگر وصال معشوق مقصود باشد این مقصود بدام او هم از کار او
برآید حکایت بخارو دختر بادشاه شنیده باشی بسیار باشد عاشق
چنانکه خنده معشوق را دوست دارد حیا تا خواهد که او از گریه او هم شود
و عاشق خواهد معشوق گرید و قطراتے که از چشمش افتد بدان وضعے و ناز
که بدان او چشم را پاک کند و سرخی که در رنگ رخسار در آن نرگس خونخوار
او پیدا آید همه سبب مزید ابتلا آن عاشق باشد عاشق خواهد بسیار
برین آرزو برد که معشوق بهمه خشم گرفته برون افتاده از دست رفته
بجنگ و بدشنام دادن و بطعنه الیتد عاشق آرزو برد که معشوق برمند
حسن سواری فرماید و ترکش ناز در کمر بند و جعد را در میان یک در آورده
بسر پیچیده رمحے گرفته راست بکشاد قوت خود سینه کشیده آمده بر
جگرش گذارد زهے ذوق عاشق گناهگار را معشوق شاید بسبب
عجز و شکستگی و بسبب درمندگی والتجاے او دوست هم گیرد عاشق
آرزو کند معشوق لگدے بر سینه اش زند بدین تمنا دعوے کرد معشوقه
گوید اگر تو مرا دوست داری من از تو ترا دوست ترا دارم اگر زخم گلے
بر سینه تو رسد زخم خواری بر دیده من باشد چون تو ادعم بسینه ات
لگد زدن عاشق برین آرزو میرد و بمراد نرسد عاشق در پے معشوق
رود و هیچ در پس او نمیرد داو در پے دل خود میرود او دل را بر در پے دل

خود دو ید اگر کسے از سر تو دستار برد تو در پس او دوی و در پس او نمی دوی
در پے دستار خود می دوی عاشق بشنیدن ہم مبتلا گردد چنانکہ بدیدن
چشم دید خبر بدل برود دل مبتلا گشت کذلک گوش شنیدہ حکایت بدل
رسانید دل عاشق شد عاشق وصال را بتمام و کمال فجاءۃ و جملۃ خواہد
معشوق حکیم اگر مرادش بیکبارد ہد دلش تحمل آن ندارد درین ساعت
این شہباز مقلوب کلوہ بر سر نہد و تصحیف قبا در بر کشد بما من لمان
گراید آسودہ و فارغ ماند و معشوق را بدین رضا نہ عاشق در ہوا مراد
چون شکرہ شہباز پرواز کند اعجوبۂ دگر صعوہ ازان طرف برد فالتقمہ
الحوت سازد عاشق را ہر کہ نشان خانہ معشوق پرسد اگر در مغرب
بود او نشان بمشرق دہد عاشق بمعشوق آن محرمیت سازد افتراق
و احتراق را صورت تصور نتوان کردن معشوقہ خواہد بمصلحتے کہ او داند
قدحے از خم اندوہ و غم چشاند عاشق را احضار آرد روے از و گرداند
جمال تجلی بدیگران بخشد زہے عذاب مصراع
ہر چہ خواہی بکن اے دوست مکن یار دگر
این تدبیر ہم باشد باوے حکایت کند غمازے سخن چینے را فرماید در گوش او
رساند کہ با دیگرے ساختہ است عاشق دوست معشوق را دشمن دارد
عاشق آرزو برد چند روزے بخشم رود پس آن نفسے بصلح و آشتی شدہ شکیبا
عاشق و ہم زدہ مرد نیست بہر چہ عاشق مبتلا است آن نیست جز عیب متلاشی
نیست عاشق را پرس گرفتاری تو با چیست عشق بیہودہ کاریست
و مرد عاشق بیہودہ کار یکے گوید گرفتار رفتار فلانم این رفتار بکدام
گرفتار در آید نہ آنکہ بیہودہ کاریست عاشق را پرتوے صورت قدس

زد او باوے نماند آمد و رفت این مرد از وخبر نبرد و ہیچ باقی ماند آن وہم
بجاے کشد جز جان از تن نبرد عاشق یقین داند خواہان کسے کہ دل
منست اگر انکار ورزد متضمن چند اقرار باشد و اگر خشمے نماید امیدواری
صلحے نماید ہم کہ شود لیکن من قبل از دور سلام علیکے بیش نبود این دم کہ
آن خشم پسِ فتنہ الصلح آمد ہر آئینہ رسم کار چنین آمد نیست از کنارے و دست
بوسے و پابوسے خالی نبود و ۱۷ قل من کل قلیل و زمین بوسی این خشم
با آشتی آورد آن بعد بقربت کشید آن ہجران بوصلت سید عاشق چنانچہ
خود را دوست دارد کسی را ندارد و عاشق خود خواہ باشد عاشق خود بین باشد عاشق خود نما
باشد پروبالے است کہ از عیوق گذرد عاشق گستہ دلے فروفتادہ کہ از
قعر قعیر گذرد عاشق در دریاے آشنائی میکند کہ ہرگز ساحلش نمی بیند عاشق
آشنائی کند اما دریا آشنا نشود عاشق در بند کسے نشود عاشق پند گوید دلے
خرابی فرماید عاشق پند گوید دلے در بند کند عاشق پند گوید ہر بندہ را بندہ
سازد عاشق پند گوید مردمان را درخندہ آرد عاشق پند گوید مردمان را گریہ
گراید عاشق پند گوید رند لوند را دلپسند افتد عاشق پند گوید زاہد و عابد را
ارجمند میکند عاشق پند گوید عارف و مقربے اینحویش و خویشاوند کند عاشق
پند گوید مردہ را زندہ کند عاشق پند گوید زندہ را گندہ سازد عاشق پند گوید
ہمہ را دلپسند کند عاشق پند گوید جان و جہان بران اسفند شود عاشق
را چندین ہم باشد کہ عشق با دیگرے بازد و اظہار میل و محبت و اختیار ملامت
از پے دیگرے بخشد میخواہد معشوقہ را بدین عیب طعنہ نرسد میخواہد کسے
داند کہ در جہان یکیست کہ شخصے بدو دل دادہ است خاطرش افتد
بعضے چگونہ کسے اوست عاشق را این سم قاتل بود بسا باشد خواجہ کنیز

خود را عاشق بود اعجوبہ کارے نیست این آنرا کہ می بباید پرستید پا گرفتن
فرمایند ابریق در خلا بر عاشق را استوار ندارند عاشق وزد باشد شب گذر
باشد عاشق تارک دنیا باشد عاشق طالب دنیا باشد عاشق خوبروے
باید عاشق خوشخوے باشد عاشق فصیح کلام باید عاشق شیرین زبان
باشد عاشق چرب زبانی بسیار کند عاشق شکر خدا بسیار بجا آرد عاشق در
محن و بلیات بسیار صبر کند عاشق مقامات سلوک را نکو داند عاشق گوید
او در دعوی عشق صادق نباشد کہ بر جفاے معشوق صبرے نکند دو کمی
گوید حرف صدق او در قدم عشق درست متنقش نشود اگر در بلاے معشوق
شکر نگوید معشوق میفرماید نام او از دفتر عاشقان صادق محو بود اگر تلذذ بایلام
و ضرب معشوق نکند محققے فرماید در دار الضرب صدق مُہر وجود او را سکہ بنام
او نزنند اگر در قہر و ظلم معشوق احساس شعورے باشد مرد عزیز بلند ہمتش
را ور ئیس ہر قوم ہر طائفہ را برد و بزمین زند بیچارہ رذیل کو ن خواری و زاری ۱۵
را پرتو عشق جلیلے عظیمے زد او آن کیست کہ حکایت برو نتواند گفت اینجا
تدبیرے چیست جز این -

من مات عشقاً فلیمت ہکذا لاخیر فی اموات بلا عشق

عاشق بے نیاز باشد عاشق با نیاز باشد عاشق غماز باشد بسیار باشد
عاشق مردک قوادہ صفت بود ہمہ روز با ہر یک ہمین صفت معشوق میکند از چندین
کہ او صفت پیش ایشان کردیک دوے را البتہ دغدغہ طلب بر سر افتد
این عاشق چنین ہم کند تماشا این بود معشوق پریشان و فاحشہ گردد امید دارد
میان آن چند ہوا پرست یکے او ہم باشد اما بعد ظفر بر مراد ہر یکے را خواہد قوت
عنقا را جل شود بعد ازین ہیچ راحتے در خود نیابد عاشق یکتا باشد عاشق

ہمت ندارد عاشق کہ گاہے خود را مستان سازد حضرت معشوق دست و پائے
اندازد اگر برضا رود نخ نخ ورنہ عذر باخود دارد ستم از خود چہ خبر و اگر نہ من کدام
کسم چہ کسم مرا با این حضرت چہ نسبت بے ادبی عاشق در حضرت معشوق بدان
ادب آید کہ پرندہ بر سرش نشست اگر چہ حرکتے کند پرندہ برود و بدین سکون
بدین قرار و وقار شرط ایستادن آن حضرتست عاشق مقام باشد ولیکن ہمہ وقت
دغا بازد عاشق را اگر مقامرت با معشوق افتد فرح و خوشی ورا خوش دغائے
می بازد چہ میکند می گذارد تا ہر بار او فرہ رود او را بدین بفرح سازد پس
آن او را با این ہمہ بجود در کشد عاشق گدائی ہم پیشہ گیرد ہر بارگاہ و بیگاہ
بر در معشوق بگدائی رود بآواز بلند با آہنگ لطیف مدح و ثنا و دعا را او
کند او گوید چیست و کیست گدائے پرکالہ رقعہ التماس دارد اگر تو وقتے این
گدائی کردہ باشی این سخن را ذوقے گیری عاشق لعاب شعوہ گرہم شود بازی
کند ہمہ بنظارہ شوند درین عربدہ نظرے تیزے بر مرادے یا اشارتے
و بشارتے لحظہ و غمزہ درست تر میسر آید عاشق پیش معشوق چو مردہ بود
پیش غسال این عاشق ازین معشوق با ہیچ برخورداری نیابد با ہمہ او برائے
او باشد عاشق ستمگر ہم باشد کہ گاہ گاہ ستمگری تدبیر کار ہم می شود عاشق
معشوق را بتر سازد ہم گوید تو بمراد من نہ ترا رسوا خواہم کرد او فرماید من آن
بدنام فضیحت نیم کہ بگفت ہم چو توئے گرد بدنامی بدامن حضرت ما رسد اما
این قدر باشد فرمایم ترا سنگسار کنند عاشق باشد بنامے با ثرے بگمانے
راضی شود بدان قرار گیرد چنانکہ از وے باز ماند این عاشق محروم باشد
از عین لذت وصال عاشق اقل الناس باشد ہیچ ذہن تو بدان رسید کہ
عاشق برای تدبیر وصال چہ شیوہ بازی کند و چہ تدبیرہا انگیزد کہ

جملہ عاقلان در تدبیر او عاجز باشند کمترین شیوہ ہا این است با معشوق آنچنان خود را می نماید کہ ہیچ غرض ندارد اگرچہ گویم جاے گفتار نیست این حکایتہا نیست کہ انموذجے و نمودارےیست ایمان داری رسول اللہ اعقل الانبیاء و اعقل الحکما است و خطاب مستطاب چیست بدان عاقل ولبیب نموده عاشق نظر ہیچ بر راستی معشوق نیست ہمین کژی بیند و آن دلبر دلبری او جز بدین کن سازی و شیوہ بازی نیست مسکین خوب طبع نکو و قوفے برین سر یافتہ است میگوید بیت

ہرگز نگار طرہ ہنجار نشکند — تا بار عشق پشت خرد زار نشکند

عاشق میدانی فراخی ندارد عاشق در مضیقے افتادہ است جنبیدن را مساغے نماندہ است عاشق با ول کار ہرچہ دستش رسد در تدبیر حصول مقصود تقصیرے نکند پس آنکہ البتہ ممتنع الحصول بیند بعد ازین میان دو چیز یک چیز پیش آید یا غیر آن و عذر آن صحرا و بیابان وادی بیدادے و کوہ پر اندوہ یا حجرہ در حجرہ سرداب روے سیہ کردہ افتادہ نخواہد روے کسی ببیند در دیدہ بر درد و توشدہ است غم بر غم در ہم گشتہ است ہمین تلخی و ہمین سوز قوت و غذاے اوست چنانکہ عاشقے ہا باشد بعد طلب و مقاسات مشتاق طریق بسر رسیدہ ہر آینہ باغ در باغ گشت صحرا و تماشا امصار امر و زہر دو یکے اند دوی در میان نماندہ است یا در صفہ و طاق یا در حجرہ و رواق یا سرداب ہمہ موافقت و درہا محکم بستہ رقیب مردہ دلالہ بیکار شدہ اگر بادے در جہان بر زد بلا ئیست بر دلش دیگر را میان این دو اگر حکیم خواہد کہ اثبات خلا عقلی کند جز باہمام این دو صحیفہ نباشد مساغ یک را عاشق معشوق را با زیور بالباسے

ن کژ

ن حجرہ

ن انضمام

زیبائے روشنے بیند چشم سر کشیدہ خواہد سوار و خلخال را در نغمات و الحان
طلبد ہمیرین قیاس باقی پیرایہ و لباس برہنگی اش ہوشد بیار آید نظارہ
کند عاشق بسیار خندد خندہ او گریہ بود گریہ او خندہ باشد عاشق معشوق را
باستغنا و جلالت و عظمت طلبد تا لذت عجز و زاری ذلت و مسکنت و بیچارگی
گیرد شنیدی بلال با عمر چہ گفت تو خواجۂ خواجگی شناسے ما غلامانیم ذوق
دل عبودیت ما دانیم عاشق آرزو دارد کہ ہمبستر معشوق باشد و اگر از آن
بستر بستر کند ہم زانوش شود و اگر از آن دور تر استانند ہم از دور نظارہ کند و اگر
از آن خانہ و از آن سرائے بیرونش کنند گوید بر در نشینم اگر از خانہ برانند و اگر از
بودن بر در بدر رکنند یکے از ساکنان کوئے معشوق باشد و اگر آن میسر نہ شود
یکے از مقیمان آن شہر ہم باشد جلا فرمایند ہر جا کہ باشد روے بکوئے معشوق
باشد و اگر آن میسر نہ شود یکے از مقیمان آن شہر باشد باسکان کویش
در سازد گاہ بیگاہ گذرے کند و اگر از آن شہر ہم جلا فرمایند ہر جا کہ باشد
روے بشہر معشوق آرد و اگر از انش ہم باز دارند از خیال وصال و از شہود
موہوم کہ بازش دارد حاصل سخن اینست معشوق بے عاشق نہ عاشق بے معشوق
نہ عاشق را دو حالت مبارک تر باشد گہے وصال گہے فراق ہم لذت
وصال بہ بغت کمال بعد افتراق ساعت آد ساعتین اینجا عاشق را
یک مشکلیست معشوق عاشق شود رود ہر ہوسے و آرزوے ہر نفسے کہ
داشت بقہر خویش راند عاشق را ممکن است کہ امتناع آرد اینجا کار بیچا ے
کشد کہ عاشق رہ گریز طلبد آن ہم میسر نہ جہان دل را خیال جمال معشوق
احاطتے و شمولے کردہ است کہ نفسے از آن فرجہ جستن میسر نہ عاشق از
نغمہ و الحانے و سرودے و فرغانہ خالی نباشد البستہ نظمے و نثرے بشنود

و یادش گیرد و بعضے از آنہا ور دو وقت خود ساز عاشقے چنین ہم کردہ است
صورت معشوق را بر صحیفہ نگاشت یا از گلے و سنگے و چوبے و زرے و نقرہ
صورت پرداخت و ہمہ روز و ہمہ شب نظر بدان دارد بدان تسلی کند عاشق
شب را دوست دارد کہ بزلف معشوق ماند عاشق شب را دوست دارد
از انچہ طرفے خفی میسر است عاشق شب را دوست دارد ہوا تاریک میان
دو نفرے چیزے رود کہ ہیچ یکے از ان شعور نیا بد میان این دو نداند کہ
یکے را با دیگرے چہ رفت و عاشق ہمہ وقت از دل بشنند خویش گلہ مند باشد
عاشق نو مسلمان است ہر چہ کند عذر پیش آید کہ ہمہ از سر نادانگی بود ہنوز
شریعت عشق را تعلیم نکردہ است مسائل دلداری نیاموختہ است ہنوز
کودک است باش تا بالغ شود بمبلغ رجال رسد عاشق را با معشوق
جملہ ہم شود خورد و بزرگ کہ و مہ آشنا و بیگانہ دوست و قرابت بجمع آمدہ
با ہمہ اعزاز و اکرام با ہمہ آراستگی بحلی فاخرہ و طیب و روائح بار و شانیہا
و مشعلہا و شمعہا و چراغہا افروختہ گرد آوردہ و از ہمہ حرکات و سکنات
او را باز داشتہ بیارند در بر عاشق نہند تحفہ دگر ہر یکے دستکے و دفے
میزند و خندہ میکنند و نغمہ و سرودے برمیآرند خنجب و استار را درہم
بہم میگیرند او را اہتمام او بدومی سپارند خنجنین ہست آہ کسے را بود
و یا شد و شود اللّٰہم تمنا عاشق مزید حیات او جز بجمال معشوق
نباشد عاشق میرد و مردنش جز بدرد و سوز نبود یکے عاشق بر جمال
مطلق شود یعنے ہر جا کہ خوبے و خوبروے شوخے و شنگے و ہر جا کہ بلغے
و صحرائے و ہر جا کہ صفائے و روحے بیند الستد یک نظرے تیزے
گمارد و قوتے تمامے و حظے مرتبتے شناسد چنانکہ نظر بازان گویند بیک

ن بلند

ت آروان

لحظ شش ماہہ قوت گرفت عاشق پیشہ جوان باشد بلکہ عیان عنفوان و اگر میان
عاشق پیرے بینی بدانی کہ او در عاشقی پیر شدہ است استاد جوانانست
عاشق رقص بسیار کند و دوران پا کوفتن و تیز گشتن و آہ زدن و سینہ کوفتن بسیار
در دوا و را تسلی و درمان باشد عاشق مبتلائے سماع باشد و اگر میان عاشق
و معشوق چیزے درمیانست عاشق سماع شنود سماع عاشق را رہ صلاح
آموزد عاشق را سماع ہمچون روغنے است بر تا بہ سوزان روزے باشد
میان عاشق و معشوق سلام علیک گفتے و شنیدے نالہ و آہے درمیان
نگنجد عاشق کمر شکستہ باشد اگر معشوق تکیہ ندہد ہمین کہ دو تو شود عاشق
آرزو دارد کہ معشوق استعمال مخذرے کند ساعتے بخوشی و خرمی گراید
مگر درین اجابت سوالے شود امیدے بر آید عاشق خواہد کسے معشوق
او را پیش او سبے گوید و عیبے کند تدبیری سازد مگر دلش صبرے تواند کرد
و جانش تسلی تواند گرفت عاشق را حجت نظارہ است مردم بتجربہ
گفتند ہر قطرہ خون کہ از عاشق بر زمین چکد درست نقشے بنگشتہ
معشوق بر آید چہ باشد عاشق با معشوق یکے شد لحم و دم گشت و اگر این
باشد از ان نقش این مفہوم شود کہ من فلانم تا آنکہ نام بنام اتحاد است لحم
و دم بلحم و دم اجتماع است عاشق نام معشوق سرودے بند و غزلے
بگوید انکو تدبیریست این بسیار خوبان خوب طبیع رام دام شدہ درین دام
افتادہ اند عاشق خود را مردہ سازد دندان بر دندان نہد دم گیرد افتد

ت آزمودنی

آزمونے می کند کہ بدانی کہ چہ حد چہ اندازہ با من دارد دلش خواہان
من ہست یا نہ بود من شادمان و بفوت من غمگین ہست یا نہ عاشق
خود را بستم رنجور سازد امید دارد کہ معشوق بعیادت آید لقاء الخلیل

شفاء العلیل است گفته اند وے آن علت از خلت باشد عاشق اگر
در وصال البتہ بستہ ببیند سفر گزیند در سفر درد کم نمی شود ولیکن مشقت
سفر معاد لامی شود تمام او را بدر دبودن نمی گذارد عاشق در فصل بہار
سودائے وصال معشوق بیشتر در سر شافتد شوق ہر روزہ ترقی برود و قلق
و اضطراب از حد احتساب گذرد عاشق در بہار دیوانہ ہستے پر خمار باشد
و در ہوائے ابر و باران نیز ہمین صورت بطنازی و شیوہ بازی موج
عشق درین دو فصل بعیوق رسد و عاشق را در تغلیبات دارد عاشق
افسانہائے عشق و اسمار محبت بسیار گوید و شنود عاشق شب یلدا
قصدے در ستے بپیوند و غزلیتے صحیحے کند در خفا یاد رزو یا معشوق
ہمہ خلے جوید در اپشت اوجز تبقلب ہیئت بدان باشد سینہ میگرداند
بر زمین می زند پس آن سینہ بالا میکند پشت بر زمین میزند ہم برین
تقلب و اضطجاع از رہ نادانے در آید ہمہ خس و خاشاک و خار را
بر سینہ و سر گیرد پس آنکہ در آید آن اگر مقصودئے میسر شد فَقَدْ فَازَ
فَوْزًا عَظِیْمًا ۔ و اگر نہ ہم ازین در آمد و برون شد اینچہ کار ہا
سر زد و چہ غرضہا بر آید و چہ نامے با نگے پیش دوست او او را باشد
دام عشق را ملوا خی باید عاشق با معشوق گوید و فادارم من
حسب و نسبم پدر من چنین کسے و مادر من چنین کسے جد من چنین
کسے من در عمر خوردم و از بسیار جوانان خوبتر و چالاک تر و زیباترم
عاشق معشوق را گوید قدرے سرمہ در چشم کش او گوید دریغم آید
میل در چشم رود آن پلک بر پلک نہیم لیکن این از تو محقق شد کہ ترا
نظر بر حسن ما نیست تو مبتلا ز زمانہ تو مردک صورت پرستی عاشق خود را ستم

ن آمد

و میرد لیز

در محبت و شفقت دارد بزور خویش سینه میکوبد مقراض دست گرفته لب خود دمی برد و اگر پرسیش چه زاد گوید معشوق بجلال و جمال بزدری بزاری نموده است مرا تاب آن نه بخود باز آیم مگر او را بر من رحم و شفقت افتد مرا بمن گذارد عاشق راه امید داری کار خود را قصه نکند و اگر نه ازین حدیث حادثه ظاهر شود خلاف مراد او باشد و اگر باوے کسے و هم امیدے می پردازد حسد و غیرت کم نکند عاشق را هیچ حجابے غلیظ تر و سیاه تر و دور دارنده تر از مقصود او جاه نیست جاه خواه از ان بادشاه خواه پیغامبر خواه شیخ مرشد این سه قوم باسوز درد میزند و هرگز نیدا نکند اگرچه ان زورآرد که البته بر مجنون اظهار طلب مرادے کند اما بصفتے که خود هم از ان طلب لذتے نگیرد این سه طائفه با عین عشق اند عشق ایشان را خورده است ایشان عشق را خورده اند تعز زو تمکین نقد وقت ایشان است بود و جود ایشان عین شهود عشق است عاشق معشوقه را شرمنده خواهد عاشق معشوقه را منت خواهد عاشق معشوقه را احتیاج خواهد عاشق شیر مرد باشد عاشق شجاع باشد عاشق خودکام باشد عاشق بسر انجام کار نه رسد عاشق پے عاقبت کسے باشد عاشق چون پیر شود سخت شکسته دل گردد عشق متعدی نیست لازم نیست یعنے دلے مرشخص را دوست دارد اینکه از دل او میلے و رغبتے طرف او بجنبد هرگز نباشد الا طال شوق الابرار الی لقائی وانی الیهم لاشد شوقا فرد

گر در ره عشق قدم بصدق نهی معشوقه باول قدمت پیش آید

عاشق مسحور هم باشد نشان مسحور چیست که موجب گرفتاری او هم بروے پیدا نباشد عاشق بیشتر جار باشد عاشق مرد اختیار باشد عاشق

مرد ہر کار باشد عاشق را حرف جز از لب و شوق نباشد عاشق از ہر کار بیکار باشد عاشق کبوتر باز باشد کبوتر را ہوای دل و ہد و آن نشان معشوقه باشد او میداند بدین ہوای دل کیست که پرواز کرده است ہمبرین و زن لعبت بازی ہم کن نشانیست میان این دو نفر تو ندانی که کبوتر می پرد این جان و دل شکسته ملنت که ہوای تو پر و بال گسترده است و عجب نباشد که ہمه درین طیران گسسته و شکسته افتد ناگہان چنین اتفاق ہم شود که کبوتر بربام معشوق فرود آید خواہد دانه و آبی آنجا چرد عاشق را اینجا یک تدبیر خوشی است می آید بر در می ایستد فریاد بر می آرد که کبوتر من اینجا فرود آمده است برای خدا باز دہید و چنانچه رسم معشوقست می ستیهد من نمیدانم بالله والله مرا خبر نیست کبوتر را اینجا چه گذر و در خانه من چه نسبت که فرود آید آخر الامر کار بدین کشد که بہمها صید بندی شود البته بہر بہانه آمد شد گفت و شنودی فتنی زدن یک را نشانه گردن گردانیدن اکنون نظاره کن عشقبازی فرتنتی شد بر مراد دل

ای محمد حسینی ہزیان گوی بسیار بیش گرفتی عنان سخن را

گرد آر زبان را در کش توسن نفس ہزیانی بسیار بیش گرفته است برین سخن ہم کار کن منتہای عشق بدینجا کشد عاشق زه روی نداند عاشق سر و کار نداند عاشق در بند دینی نباشد عاشق را از کسی ہیچ امیدی نباشد عاشق از بہشت و دوزخ نترسد عاشق خدا و مصطفی را نشناسد عاشق خود را گم کرده بود تو بدان اگر بقای وجودی تصور توان کرد بگو که ہیچ بود بیت

کی باشد ما نه ما جدا مانده　　من و تو رفته و خدا مانده

فَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا

تم الکلام من تصنیف سید محمد حسینی گیسو دراز

حافظ محمد حامد صدیقی

مہتمم اعزازی کتب خانہ روضتین گلبرگہ نے

انتظامی پریس حیدرآباد

میں چھپوا کر دفتر کتب خانہ روضتین گلبرگہ سے شائع کیا

ملنے کا پتہ:

مہتمم اعزازی کتب خانہ روضتین۔ گلبرگہ

قیمت کتاب ۔عہ

اینجا خطر ایمان است۔ المخلصین علی خطر عظیم ایمان بیان
است بیتے را وزن کنی حرفے و حرکتے و سکنتے بطرحے یا زیادتے موزون و
ناموزون خوانی میزان چوبے نہادہ اند تا از آن چہ زر کو وزن ہر چہ کم نقص
فرماید مروارید نام دو پلہ در ہر دو گوشہ آن چوب این پلہ را نیز ہر دو زبان فرود آر
چوب شمار کذلک شگاف ریسمان در ہر دو پلہ بہر گوشہ چوب آویختہ این
این میزان اعمال چنانچہ در میزان عروض نقصان و زیادت بیان شد
فکذلک درین میزان ہر چہ تر الله فی الله است زان تو ہمانست ترا از آن
خبر انشاء الله شو داگر بر کوہ شین عشق بر آمدہ باشی و تمام کار او را ادا
کردہ با آواز ہر چہ بلند تر و فصیح تر خوانی شعر

ولکم من جبال قد علا شرفاتها ذو الجهل جهل بزالوا الجبال جبال

ہمین آفتاب است ہر روز بصورتے دیگری نماید ہر روز برنگ دیگر بر می آید
الفقر سواد الوجہ فی الدارین کرا روشن نشدہ است والشفع و
الوتر رہ کار او را بستہ است تا آنجا کے میسر مسلک بود بسیر قدم خود بدت
آورد بیشتر رہ نیست ہر آینہ و تر ماند باز گشتن راہمت نگذارد بیشتر رہ
نہ ہر آینہ متردد بین قادرین ماند مصراع

از طرفے تو میکشی و از طرفے سلاسلم

گہے رہ بعین عشق میبرد و زمانے بقاف اگر چہ خیر الامور
اوسطها اما کار بیک رو یہ نیست طرفین لحظ ضروریست فاخلع نعلیک
انک بالواد المقدس طوی من میدانم ہمہ اعضا بچیزے پوشیدہ در پاہم چیزے
پوشیدہ ہمہ را ابر کنند کہ ادب است و این را بدر کنند کہ بے ادبیست و لیکن
رعایت از هلک علی غنمک و زوجک دارند فعلی ہمہ ادنیاک و اخرتک

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین

کتاب مستطاب

خظائر القدس

معروف بہ

رسالۂ عشق حقیقی

از تصنیفات ۸۰۳ھ

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین سید السادات

ولی الاکبر الصادق صدر الدین ابوالفتح

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

بسلسلہ مطبوعات کتبخانہ روضتین گلبرگہ شریف

باہتمام و توجہ خاص جناب معلی القاب نواب غوث یار جنگ بہادر دام اللہ اقبالہم

صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف و میر مجلس کتب خانہ روضتین

و بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام، اے۔ سی، ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

در انتظامی پریس کیسری بلڈنگ حیدرآباد دکن طبع گردید